

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ

جلد

52

ایڈیٹر

میر احمد قاسم

فائلنگ

قریبی نور علی

مستور احمد

ہفت روزہ

سیدنا
طاہر نمر

بدر

The Weekly BADR Qadian

Postal Reg.No.PB/0154/2003/TO2005

شمارہ

51-52

شرح چندو

سالانہ 200 روپے

برقی نمبر

بدر قادیان

20 روپے

40 روپے

بدر قادیان

10 روپے

يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ

أَرْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً

مَرْضِيَّةً ۝ فَادْخُلِي فِي عِبَادِي

وَادْخُلِي جَنَّتِي ۝

اے نفس مطمئنہ اپنے رب کی طرف لوٹ جا راضی

رہے ہوئے اور رضا پاتے ہوئے جس میرے بندوں

میں داخل ہو جا اور میری رحمت میں داخل ہو جا

(الہم 31-28)

28 شوال / 6 ذیقعدہ 1423 ہجری 23/30 فتح 1382 ہش 23-30 دسمبر 2003ء



میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں
اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ (الحج الموعود)



حضرت مرزا اسد اللہ خان
خلیفۃ المسیح الخامس اربعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں (خلافت 2003ء)



حضرت مرزا قاسم احمد قادیانی
مسلم موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (1835-1908)



حضرت الحاج حکیم مولانا نور الدین
خلیفۃ المسیح الاول (خلافت 1908-1914)



حضرت مرزا قاسم احمد
خلیفۃ المسیح الرابع (خلافت 1982-2003)



حضرت حافظ مرزا اسد احمد
خلیفۃ المسیح الثانی (خلافت 1982-1985)



حضرت الحاج مرزا بشیر الدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی واسطی الموعود (خلافت 1914-1985)



سیدنا حضرت امیر مرزا قاسم احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام خلیفۃ المسیح الرابعی
(18 دسمبر 1928ء - 19 دسمبر 2003ء)
ظہور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مبارک کوٹ پہنا ہوا ہے



خلافت کا سلسلہ دائمی سلسلہ ہے جو قیامت تک منقطع نہیں ہوگا

اللہ کا یہ وعدہ ہے کہ وہ اس جماعت کو قیامت تک دوسروں پر غلبہ عطا کرے گا

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

﴿ارشاد باری تعالیٰ﴾

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْلُبَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ حَتَّىٰ اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيَسْلُبَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ أَمْوَالَهُمْ وَمَن بَعْدَ عَوْلِهِمْ
أَمْوَالَهُمْ وَيَسْلُبَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ أَمْوَالَهُمْ وَمَن بَعْدَ عَوْلِهِمْ (النور آیت ۵۶)

ترجمہ اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور اعمال صالحہ بنالانے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دیگا۔ جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا۔ اور ان کے دین کو جو اس نے ان کیلئے پسند کر
ہے تحلیات عطا کرے گا۔ اور ان کے خوف کی حالت کو اس میں بدل دے گا۔ وہ ہمیری عبادت کریں گے۔ اور کسی چیز کو ہمیشہ نہیں بنائیں گے۔ جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے۔ وہ نافرمان قرار دیئے جائیں گے۔

﴿ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم﴾

تكون النبوة فيكم ما شاء الله ان تكون ثم يرفعها الله تعالى ثم تكون خلافة على منهاج النبوة ما شاء الله ان تكون ثم يرفعها الله تعالى ثم تكون ملكا عاصا فتكون
ما شاء الله ان تكون ثم يرفعها الله تعالى ثم تكون ملكا جبرية فتكون ما شاء الله ان تكون ثم يرفعها الله تعالى ثم تكون خلافة على منهاج النبوة ثم سكت۔ (مسند احمد جلد ۵ صفحہ ۳۰)
یعنی اسے مسلمانوں میں یہ نبوت کا دور آس وقت تک قائم رہے گا۔ جب تک کہ خدا چاہے گا کہ وہ قائم رہے۔ اور پھر یہ دور ختم ہو جائے گا۔ اس کے بعد خلافت کا دور آئے گا۔ نبوت کے طریق پر قائم ہوگی
اور گویا اس کا تہہ ہوگی (اور پھر کچھ وقت کے بعد یہ خلافت بھی اٹھ جائے گی۔ اس کے بعد کائنات والی (یعنی لوگوں پر ظلم کرنے والی) کا دشاہت کا دور آئے گا۔ اس کے بعد جبری حکومت کا دور آئے گا۔ جو خواہ ظلم
کے طریق سے استیجاب کرے مگر وہ جمہوریت کے اصول کے خلاف ہوگی۔ اور پھر اس رنگ کی حکومت اٹھ جائے گی۔ اس کے بعد پھر دوبارہ خلافت کا دور آئے گا جو ابتدائی دور کی طرح نبوت کے طریق پر قائم
وہی۔ اس کے بعد راوی کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔

﴿ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام﴾

یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے۔ اور جب سے کاس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو ظہور دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ مَخْصِبُ النَّبِیِّ
غَلِبَتْ قُوَّتُهُ وَرُفِعَتْ رُؤُسُهُ۔ اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ نشاء ہوتا ہے کہ خدا کی جنت میں پوری ہو جائے۔ اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ نبیوں کے ساتھ ان کی چنانچہ ظاہر کرتا
ہے۔ اور جس راستہ بازی کو وہ دنیا میں پہلانا چاہتے ہیں اس کی تعمیری انہی کے ہاتھ سے کرتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا۔ بلکہ ایسے وقت میں ان کو قیامت دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف ہے
تو رکھتا ہے چنانچہ ان کو نبی اور مصلح اور مصلح کا موقع دے دیتا ہے۔ اور جب وہ اپنی نصیحت کر چکے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہتھیار اپنی قدرت کا دکھاتا ہے۔ اور ایسے اسباب پیدا کرتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر
ناممکن تھے اپنے لئے کمال کو پہنچتے ہیں۔ غرض دوسری قدرت ظاہر کرتا ہے۔ (۱) ازل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہتھ دیکھتا ہے۔ (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا
ہو اور دشمن زور میں آجاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا۔ اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت برباد ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تڑپ میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور ان کی بد قسمت
مذہبوں کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جماعت تک مبر کرتا ہے خدا تعالیٰ اس کے اس مجاہد کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابو بکر
رضی اللہ عنہ وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت ﷺ کی موت ایک بے وقت موت تھی مگر نبی اور بہت سے ہادیہ تھے ان کا زمانہ مرنے والے ہونے کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اکر اکر اس کے
بارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو تاج پور دے دیا۔ اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا۔ وَلَيَسْلُبَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ أَمْوَالَهُمْ وَمَن بَعْدَ عَوْلِهِمْ أَمْوَالَهُمْ۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے
دین گئے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا۔ جبکہ حضرت موسیٰ معراور کسان کی راہ میں پہلے اس سے جو نبی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچا دیں فوت ہو گئے۔ اور نبی اسرائیل میں ان کے مرنے
کا ایک بڑا ماتم برپا ہوا۔ جیسا کہ قرآن میں لکھا ہے کہ نبی اسرائیل اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰ کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا۔
سلیب کے واقعہ کے وقت تمام جواری خنجر ہو گئے۔ اور ایک ان میں سے مرنے لگے۔

سوائے عزیز و اقارب قریب قریب سے سنت اللہ ہی ہے کہ خدا تعالیٰ وہ قدرت رکھتا ہے کہ وہ تمام لوگوں کی دھمکیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دے۔ اس لئے تم
نی اس بات سے جو میں تمہارے پاس بیان کی گئی ہے مت ڈرو۔ اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے، کیونکہ وہ دائمی ہے
کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت جس کی آگاہی تمہارے دل میں نہ جاوے گی۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو پہلے تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا
ایزین احمدی میں وعدہ ہے۔ اور وہ وعدہ ہمیری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیروں میں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پھر میری
نی کا دن آوے تب بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور قادر اور صادق خدا ہے۔ وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور
دن ہیں جن کے نزول کا وقت ہے۔ پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک جسم
ت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت قہرانی کے انتظار میں اٹھتے ہو کہ دعا کرتے رہو۔ اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اٹھتے ہو کہ
میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو۔ اور تمہیں دکھادے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ (الوصیت)

”جس طرح سے پہلے سیدہ سے خادم دین پیدا ہوئے اسی طرح اس سے بھی خادم دین ہی پیدا ہوں گے“

منصب خلافت پر متمکن ہونے کے بعد

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا اراکین مجلس انتخاب سے پرسوز تاریخی خطاب

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے خلافت کے نہایت ہی باہرکت منصب پر متمکن ہونے کے معاً بعد مورخہ ۱۰/ احسان ۱۳۶۱ ھش (۱۰/ جون ۱۹۸۲ء) بروز جمعرات بعد نماز ظہر مسجد مبارک دیوبند میں اراکین مجلس انتخاب خلافت سے جو نہایت ہی پرسوز خطاب فرمایا وہ ذیل میں من وعن درج کیا جاتا ہے (ادارہ)

آپ تو میری تعلیم سے غافل ہو گئے ہیں آپ کی میرے دل پر نظر نہیں۔ آپ شاہد قاضی کی باتوں کا علم نہیں جانتے۔ میرا دل میرے دل کی باتوں تک دیکھتا ہے کہ میرے اندر ہوں گے تو انہیں قبول نہیں فرمائے گا۔ اگر افسانہ اور پوری وفا کے ساتھ تقویٰ کو نہ نظر کرتے ہوئے میں نے کوئی ٹھیکہ کیا تو اس کے حضور صرف وہی پہنچے گا۔ اس لئے میری گردن کمر دہن سے آگاہ ہو لیکن کائنات کی سب سے بڑی طاقت وحشی کے حضور جگہ جگہ ہواں کے ہاتھوں میں آئی ہے۔

یہ کوئی معمولی بوجھ نہیں

میرا سارا وجود اس کے حضور سے کاپ رہا ہے کہ میرا دل بھ سے راضی رہے، اس وقت تک زندہ رہے جس وقت تک میں اس کی رضا چاہنے کا دل ہوں اور توفیق عطا فرمائے گا کہ ایک لمحہ بھی اس کی اطاعت کے بغیر میں نہ سوچ سکوں، خدا کر سکوں وہم و گمان بھی مجھے اس کا پیرا نہ ہو۔ سب کے حقوق کا خیال رکھوں اور انصاف کو قائم کروں جیسا کہ اسلام کا تقاضا ہے کیونکہ میں جانتا ہوں کہ انصاف کے قیام کے بغیر احسان کا قیام ممکن نہیں اور احسان کے قیام کے بغیر وحشت کا معاشرہ وجود میں نہیں آ سکتا جسے ایسا، ذی القربی کا نام دیا گیا ہے اس لئے سب دعا کریں۔

چتراس کے کرشمی بیت کا آغاز کروں میں چاہتا ہوں کہ حضرت چوہدری محمد تقی رحمہ اللہ خان صاحب سے درخواست کروں کہ مجاہد کی لڑائی میں آئے تھے شریف لاکر پہا ہاتھ دو رہیں۔ میری خواہش ہے میرے دل کی تنہا ہے کہ وہ ہاتھ جس نے سیدہ حضرت اقدس ساجدہ علیہ السلام کے ہاتھوں کو چھوا ہے وہ پہا ہاتھ جو جو میرے ہاتھ پر آئے۔ حضرت چوہدری محمد تقی رحمہ اللہ خان صاحب سے میں درخواست کرتا ہوں کہ شریف لاکر پہا ہاتھ اس کے بعد بیت کا آغاز ہوگا۔

”مجھے تکراری صاحب (مجلس شوریٰ) نے اصرار فرمایا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ (اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے) ان کے تمام قاصد کو کامیاب کرے تمام ملک کامیابی کی بنیادیں انہوں نے رکھی ہیں سب کو ان کو کھلے روضے باری تعالیٰ کے جذبے سے معمور ہو کر پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔“ (۱۲ کتاب ہوائی آپ نے سے پچھتے خطاب فرمایا اور اس کے بعد بیت لی۔

میں سوائے اس کے کچھ نہیں کہنا چاہتا کہ اپنے لئے بھی دعا کریں اور میرے لئے بھی دعا کریں۔

رَبِّنا وَلا تُخْزِلْنا مَلا عَظْمَنا لَنا بِه. وَاعْظِ عِزًّا وَاعْظِ لَنا وَارْحَمْنا اِنَّ عَظْمَنا لَفَاضِحٌ نَافِلِی

القوم الکفرین (البقرہ آیت ۲۸۷)

یہ دعا دراصل اتنی تھی ہے، اتنی ہی دعا ہے اور اتنی ہی دعا دینے والی ہے کہ اس کے ساتھ حضرت مرزا کا سر مرگ پر آفری سانس لینے کے قریب یہ فقرہ ذہن میں آجاتا ہے۔

اللَّهُمَّ لَیْلِ وَلَا عَلَی

یہ درست ہے کہ خلیفہ وقت خدا بناتا ہے اور ہمیشہ سے میرا ہی پر ایمان ہے اور میرے دم تک، اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اس پر ایمان رہے گا۔ یہ درست ہے کہ اس میں کسی انسانی طاقت کا دخل نہیں اور اس لحاظ سے ہمیشہ خلیفہ اب میں نہ آپ کے سامنے، نہ کسی کے سامنے جواب دہ ہوں۔ نہ ہر امت کے کسی فرد کے سامنے جواب دہ ہوں۔ لیکن یہ کوئی آزادی نہیں کیوں کہ میں براہ راست اپنے رب کے حضور جواب دہ ہوں۔

خدا کی تقدیر کے تحت منصب خلافت پر متمکن ہونے کے بعد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا اراکین مجلس انتخاب خلافت سے پرسوز تاریخی خطاب

آپ سے درخواست ہے دعاؤں کے ذریعہ میری مدد فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دے کہ آپ لوگوں کے لئے دعا کر سکوں۔ جو عہد ابھی کیا ہے اس پر پورا اتر سکوں۔

میری گردن اب خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ براہ راست خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

اللہ تعالیٰ مجھے محض اور محض اپنے فضل سے ان کاموں کو کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو اس کی رضا کے کام ہوں۔

سیدنا حضرت صاحبزادہ مرزا سرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خلافت خاندان کے نہایت ہی باہرکت منصب پر متمکن ہونے کے فوراً بعد مورخہ ۲۲ مارچ ۲۰۰۰ء بروز منگل بعد نماز مغرب و عشاء مسجد لعل لندن میں اراکین مجلس انتخاب خلافت سے بیت لینے سے قبل رات دن جگر پچاس منہ پر جو فقرہ، جامع اور نہایت پرسوز خطاب فرمایا وہ ذیل میں من وعن درج کیا جاتا ہے۔ (سیکوری مجلس شوریٰ، انتخاب خلافت)

حضرت مرزا سرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔ سب سے پہلے آپ نے تشہد اٹھو اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کی۔ سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے دوران آپ نے ﴿اٰهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ، صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ﴾ کے الفاظ میں مزید فرمائے۔ بعد ازاں فرمایا:

”آج جس کام کے لئے یہاں مجھے لایا گیا ہے فقہا اس کا علم نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ رحمہ اللہ تعالیٰ کے علم و عرفان کو آپ سنتے رہے، وہ دیکھتے رہے۔ خاکسار میں تو کسی بھی قسم کا علم نہیں ہے۔ بہر حال یہاں کیونکہ قواعد میں کسی قسم کی مہذرت کی اجازت نہیں اس لئے خاموشی سے اس کو قبول کرنے کے سوا ہرگز نہیں۔ آپ لوگوں سے یہ درخواست ہے کہ اگر خدا کو حاضر ناظر جان کر اس یقین کے ساتھ کہ خاکسار یہ فریضہ ادا کر سکتا ہے خاکسار کو اس مقصد کے لئے اس کام کے لئے مقرر کیا ہے تو آپ سے درخواست ہے میری مدد فرمائیں دعاؤں کے ذریعہ۔ نہایت عاجز انسان ہوں۔ دعاؤں کے بغیر یہ سلسلہ چلنے والا نہیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی توفیق دے کہ آپ لوگوں کے لئے دعا کر سکوں۔ اور آپ لوگوں سے بھی درخواست ہے کہ دعاؤں سے دعاؤں سے، بیت دعاؤں سے میری مدد کریں۔ اب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے الفاظ میں ہی ایک فقرہ اور کہتا ہوں کہ میری گردن اب خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ براہ راست خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے محض اور محض اپنے فضل سے ان کاموں کو کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو اس کی رضا کے کام ہوں۔ آمین۔“

(بحوال فضل اعظمی لندن ۱۸ دسمبر ۲۰۰۰ء)

منظوم کلام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

نہ وہ تم بدلے نہ ہم۔ طور ہمارے ہیں وہی
فانصہ بڑھ گئے۔ پر غریب تو سارے ہیں وہی
آکے دیکھو تو سہی بزم جہاں ہیں۔ کل تک
جو تمہارے ہوا کرتے تھے تمہارے ہیں وہی
بھٹیپوں میں انہی یادوں سے وہی بھٹیں گے کہیں
وہی گلیاں ہیں، وہی صحن، چوہارے ہیں وہی
وہی پیلے، وہی رونق، وہی بزم آرائی
ایک تم ہی نہیں، مہمان تو سارے ہیں وہی
شام غم، دل پر شفق رنگ، دھمکی زخموں کے
تم نے جو پھول بھلائے مجھے پیارے ہیں وہی
صحن گلشن میں وہی پھول بھلا کرتے ہیں
چاند راتیں ہیں وہی، چاند سارے ہیں وہی
وہی بھرنوں کے مٹھر گیت ہیں مٹھوس خیر
نیکیوں رُود کے گل پوش کنارے ہیں وہی
نئے برستی ہے بُلّا، بیجو کہاں ہے ساقی
بھری برسات میں موسم کے اشارے ہیں وہی
بے بسی ہائے تماشا کہ تری موت سے صوب
رجشیں مٹ گئیں، پر رنج کے مارے ہیں وہی
تم وہی، تو کرو کچھ تو بھلاؤا غم کا
جن کے تم پارہ تھے وہ خدا تو سارے ہیں وہی
میرے آگن سے قضاے گئی چن چن کے جو پھول
جو خدا کو ہوئے پیارے، ہر سے پیارے ہیں وہی
تم نے جاتے ہوئے پکوں پہ سجا رکھے تھے
جو گلاب بھی مری آنکھوں کے تارے ہیں وہی
منظر کوئی نہیں ہے لب ساحل ورنہ
وہی طوفاں ہیں، وہی ناز و رکاوٹ ہے وہی
یہ ترے کام ہیں مولا، مجھے دے صبر و شہادت
ہے وہی راہ کہن، بوجھ بھی بھارے ہیں وہی

(۱۹۹۶ء)

اسے مجھے اپنا پرستار بنانے والے
جوت اک پریت کی ہر غم میں جگانے والے
سُرخِ ہریم کی آشاؤں کو دھیرے دھیرے
مٹھ بھرے شریں مدھر گیت سنانے والے
اسے محبت کے امر و نہی بھلانے والے
پیار کرنے کی کھٹے ریت سکھانے والے
غیمِ فرقت میں کبھی اتنا دلانے والے
کبھی دل دھاری کے عجولوں میں بھلانے والے
دیکھ کر دل کو بھٹکا ہوا ہاتھوں سے کبھی
رک جھری لوریاں دے دے کے ٹھانے والے
کیا ادا ہے ہرے خالق ہرے مالک ہرے مگر
چُھپ کے چھوڑ دی طرح رات کو آنے والے
براہِ گریوں کے لیروں میں ٹھکانا کر کے
بے ٹھکانوں کو بس ڈالا ٹھکانے والے
مجھ سے بڑھ کر مری بخشش کے بالوں کی تلاش
کس نے دیکھے تھے کبھی ایسے بھانے والے
تو تو ایسا نہیں محبوب کوئی اور ہوں گے
وہ جو کھلاتے ہیں دل توڑ کے جانے والے
تو تو ہر بلا سب زہ سے پلٹ آتا ہے
دل میں ہر صحت سے پہل پہل مرے آنے والے
مجھ سے ہی تو کبھی کہہ دھیتِ شریفہ
رُوحِ بیابان سے رُوحوں کو بلانے والے
اس طرف بھی جو کبھی، کاشفِ اسرار، نگاہ
ہم بھی ہیں ایک تمنا کے چھپانے والے
اسے ہرے درد کو سینے میں بسانے والے
اپنی پکوں پہ مرے اٹک سمانے والے
خاکِ اوردہ، پراگندہ، زبوں حالوں کو
کھینچ کر قدموں سے زانو پہ بٹھانے والے
میں کہاں اور کہاں حرفتِ تنکایت آقا
ہاں یونہی بولے اسے اٹھنے میں سنانے والے
ہوا اجازت تو ترے پاؤں پہ سر رکھ کے کہوں
کیا ہوئے دن تیری غیبت کے دکھانے والے
یہ نہ ہو روتے ہی رہ جائیں ترے دے کے فقیر
اور نہ ہی نہیں کے روانہ ہوں لڑانے والے

ہم نہ ہوں گے تو بھی کیا؟ کوئی کل کیا دیکھے
آج دکھلا جو دکھانا ہے دکھانے والے
وقت ہے وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
کوئی ہیں یہ بڑی تحسیر بٹھانے والے
جھین لے ان سے زمانے کی غناں مالکِ وقت
بننے پھرتے ہیں، کم اوقات، زمانے والے
چشمِ گردوں نے کبھی پھر نہیں دیکھے وہ لوگ
اُسے پہلے ہی تو تھے آکے نہ جانے والے
کُن رہا ہوں قدیم مالکِ تقدیر کی چاب
اُسے ہیں مری بگڑی کے بننے والے
کرو تیاری! بس اب آئی تمہاری باری
یوں ہی ایام پھرا کرتے ہیں باری باری
ہم نے تو صبر و تحمل سے گزاری باری
ہاں مگر تم پہ بہت ہوگی یہ بھاری باری
(۱۹۹۶ء)

مرے درد کی جو دو اکڑے، کوئی ایسا شخص ہوا کرے
وہ جو بے پناہ اُداس ہو، مگر جگر کا نہ جھگڑ کرے
مری چاہتیں مری قہر تیں جسے یاد آئیں قدم قدم
تو وہ سب سے چُھپ کے بائیں شبِ بیٹھ کے اُدھار کرے
بڑھے اُن کا غم تو توڑ کھوڑے وہ میرے غم کے خیال سے
اُنہیں ہاتھ اپنے لئے تو میری مرے لئے ہی دُعا کرے
یہ قسم عجیب و غریب ہیں۔ یہ جتنوں کے نصیب ہیں
مجھے کیسے خود سے جدا کرے، اُسے کچھ تاؤ کر کیا کرے
کبھی طے کرے یونہی سوچ سوچ میں وہ فراق کے خاسے
مرے پیچھے آکے دے دے۔ مری آنکھیں تو نہ بٹھا کرے
بڑا شور ہے مرے شہر میں کسی انہی کے نزول کا
وہ مری ہی جان نہ ہو کہیں، کوئی کچھ تو جا کے پڑ کرے
یہ تو میرے دل ہی کا مکس ہے جن نہیں ہیں پوری آرزو
کو جنوں ہے مجھے یہ بتا دے تو پھر جو چاہے خدا کرے
بھلا کیسے اپنے ہی مکس کو یوں رفیقِ جان بنا سکوں
کوئی اور ہو تو بتا دے، کوئی ہے کہیں تو صدا کرے
اُسے دھونڈتی ہیں گلی گلی۔ مری خلوتوں کی اُداسیاں
وہ طے تو بس یہ کول کر، امرامولی تیرا بھلا کرے
(۱۹۹۶ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے متعلق میری یادیں

حضرت مرزا داکٹر احمد صاحب ناصر اعلیٰ دامبرمقامی قادیان

دیکھ اور ایک کھنکھ اور سندھ میں حضورؐ وہاں اور
ابو صاحب اور خاکسار کا بیان کے ہمراہ ایک سیر
زمینوں پر جانے کا اہتمام ہوا۔ ان دنوں وہاں
گھوڑے نہیں لگے گھروں اور گھوڑوں کا استعمال ہوتا
تھا۔ مجھے یاد ہے کہ کم دنوں گھوڑوں پر چڑھ گئے اور
ان کو بچھڑانے کے لئے کافی ایڑیاں لگائیں۔ نتیجہ
یہ ہوا کہ وہ بک گئے اور ان میں سے کچھ گر گئے۔

گوئی دارالحدیث میں ابا جان کی گھوڑیاں ہوتی
تھیں مجھے یاد ہے جب چوہدری محمد طہر اللہ صاحب
قادیان آئے تو وہ بھی گھوڑ سوار کی کرتے تھے۔ ہم
لوگ بعض دفعہ قادیان کے قریبی گاؤں تھلوال تک
گھوڑوں پر چلے جاتے تھے۔ ہماری والدہ ام طاہرہ کو
بچپن میں اپنے بھائی میں گھوڑ سوار کی کا بہت شوق
تھا۔

حضرت مرزا امیر احمد صاحب کی والدہ محترمہ
ام طاہرہ کی بیماری کے وقت آپ میڈیکل کالج
لاہور میں کنگل ہیز کے زیر علاج تھیں اس سلسلہ میں
لہا عرض لاہور میں قیام رہا۔ ان کے لئے باقاعدہ
دعاؤں کے اعلان ہوتے رہے۔ حضورؐ کا ان دنوں
بیمار کا احسان ہونے والا تھا۔ حضرت میر محمد
اسامیل صاحب رضی اللہ عنہ کو ایک خواب میں
حضرت ام طاہرہ ایک سرخ لہاس لباس میں ملیں
ایک چھت پر نظر آئیں اور آپ کی زبان پر یہ فقرہ
جاری تھا۔

سرخ پوش بلب بلب بام نظری آید
ند بزدلی نہ بازی نہ بزدلی آید
بہر حال خدائی نظیر کے مطابق آپ کی
وفات ہوئی آپ کا جنازہ قادیان لایا گیا اور حضرت
ام طاہرہ کے مکان کے چلے پر آئندہ میں مغربی جانب
رکھا گیا۔ تدفین کے لئے لے جانے لگے تو خانہ
کے سارے افراد جو موجود تھے سب نے یکے بعد
دیگر سے عرض کی کہ بیٹی کو بوسہ دیا اور ایک بار
انگوٹوں کے ساتھ رخصت کیا۔

حضرت سیدہ ام طاہرہ کی وفات کے بعد ابا
جان نے حضرت سیدہ امیر احمد سے شادی کی
چونکہ ان سے کوئی اولاد نہ تھی حضورؐ نے ابا جان کی

میرے بہت ہی پیارے بھائی سیدنا حضرت
مرزا طاہرہ خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی
حیات طیبہ کے حقائق چھ نکری ہوئی یادیں جو
میرے ذہن میں نقش ہیں اور ہمہ دلی خواہش پر قریب
کرد ہوں۔

ہم عمری کے لحاظ سے بچپن میں ہمارا اکثر
وقت کھینے گزارا جس میں بچپن کی کھیلیں، شرارتیں
اور کھلے واقعات آج تک یاد ہیں۔ جہاں تک
حضورؐ رضوانہ کا سوال ہے آپ بچپن سے ہی ملتی جلتی
کسل جسمانی ورزش کرنے والے متوجہ اصحاب
والے اور مختلف کھیلوں میں حصہ لینے والے تھے۔

پھر عمری تک ہم بھائیوں کی تعلیم تو ایک ہی
سکول تقسیم الاسلام سکول میں ہوئی۔ بعد میں خاکسار
کو مدرسہ احمدیہ میں اور حضورؐ کو تقسیم الاسلام سکول
میں داخل کروایا گیا۔ بچپن میں ہی ابا جان
(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رضی اللہ عنہ) کے خاص
ارشاد پر خاکسار کو اور حضرت مرزا امیر احمد صاحب کو
غلام رسول صاحب افغان کے زیر نگرانی جو یہ سکھائی
گئی۔ چنانچہ کئی ماہ تک ہم نے ساتھ ساتھ اسے سیکھا
۔ مسجد مبارک میں ہم نے خان صاحب سے قرآن
کریم مجید سے سیکھا۔ چنانچہ اسی کا اثر ہے کہ بعد
میں خاکسار کو بھی صحیح رنگ میں قرآن مجید کا تلفظ ادا
کرنے کی توفیق ملی۔

بچپن میں کئی مرتبہ ہم لوگ پرندوں اور دیہاتی
پرندوں کے کنارے لئے چلا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک
مرتبہ ہم دونوں ابا جان کے ہمراہ دریائے جہلم پر
دیہاتی پرندوں کے کنارے لئے گئے اور چھوٹی کشتی
میں بیٹھ کر دریا کے کنارے پر بنے ہوئے آبی
پرندوں کے گونگولوں کو تلاش کرنے لگے۔ ابا جان
نے دونوں پر غائر نگاہیں میں سے ایک گر گیا اور ایک
ڈنڈی ہو گیا ابا جان نے مجھے اور حضرت مرزا امیر احمد
صاحب کو اٹس لائے کی ہدایت فرمائی۔

آپ کی طبیعت میں بہت سادگی تھی۔ ربوہ
میں باقاعدہ مسائل سواہی کیا کرتے تھے۔ مسجد
مبارک ربوہ میں جنوں کی حفاظت کے لئے آپ کا
محبوب طریق دیکھا کہ ایک جتنا مسجد کے باہر رکھ

وفات کے بعد حضرت سیدہ امیر آبا کا بہت خیال
رکھا۔

حضور جب قادیان تشریف لائے تو خواہش
تھی کہ اس کمرے میں ٹھہریں گے جہاں آپ کی
والدہ محترمہ اور ابا جان کا قیام ہوتا تھا۔ میری بیوی
امت القدوسی بیگم نے کمرہ کی مناسبت سے حضورؐ کے
چنگ کو سیٹ کیا لیکن جب تشریف لائے تو فرمایا
جہاں ابا جان اور امی کا کمرہ ہوتا تھا وہیں بچا نہیں۔

جب قادیان تشریف لائے تو گھر میں فوفو
کھینچا گیا۔ اس میں میری بیچیاں اور حضورؐ کی بیٹیاں
بھی شامل تھیں۔ میں قادیان میں موجود تھا لیکن
کاموں کی وجہ سے شامل نہ ہو سکا اور حضورؐ کی بیگم
صاحبہ اپنی بیماری کی وجہ سے شامل نہ ہو سکیں۔ چنانچہ
نہنن جا کر جب حضورؐ نے فوفو کھینچا تو اس فوفو پر
نوٹ دیا کہ اس میں تین آدھ ہیں اور نہ بھائی دیکھ۔

اور نوٹ دیا کہ آدھ دیکھو مگر کبھی۔ جب حضورؐ کی وفات
کے بعد میں نہنن گیا ہوں تو فوفو کھینچی تھی جس کا ابا
جان کی بار بار آپ کا ذکر کیا کرتے تھے۔

مہاراجہ چاند کے چچا راجہ کبیر سنگھ کی
درخواست پر بعض امور میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ
نے ان کی بہت مدد کی تھی۔ ان کے دو بیٹے راجہ
گلاب سنگھ اور راجہ شیر سنگھ حضورؐ کے بڑے سے مختلف
دوست تھے۔ یہ دونوں بھائی تقسیم ملک سے پہلے
ایک بار جب قادیان آئے تو ان کا قیام حضرت
چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے گھر اور ان کا
کھانا حضرت ام طاہرہ کے گھر پر ہوتا تھا۔ تقسیم ملک
کے بعد میرا بھی ان سے تعلق رہا۔ ان کی بیٹیوں کے
میری بیٹیوں کے ساتھ بہت قریبی مراسم تھے۔ ان کی
ایک بیٹی مالو کا سسر گوند پٹھانیا آف ہے سسر ہا جلال
کی خواہش تھی کہ حضور جب قادیان سے ایلوڑی
تشریف لائیں تو راستہ میں ان کے مکان پر مقام
ہے سسر ضرور ٹھہریں۔ لیکن بعض وجوہ کی بنا پر حضورؐ کا
دوسرا طریق ہو گیا تھا۔ البتہ دہلی میں حضورؐ راجہ گلاب
سنگھ صاحب کے گھر ان کی دعوت پر تشریف لے گئے
تھے۔ حضورؐ سے ان کے اسے قریبی تعلقات تھے کہ
انہوں نے حضورؐ کی تصویر اپنے گھر میں لگائی ہوئی تھی
اور دُش پر حضورؐ کے خطبات سنتے تھے۔

☆
حضورؐ بڑے مہمان نواز تھے۔ ربوہ میں
حضورؐ کا اپنا مکان بن گیا تو سارے اکثر بڑے
اور احباب کو مدعو کرتے رہتے تھے۔ خاکسار
بھی ربوہ جاتا تو بعض دفعہ مجلس مجالس میں شمول
توفیق بھی ملتی تھی۔

☆
ایک معاملہ میں حضورؐ نے خاکسار کی
طرح تربیت فرمائی کہ خاکسار نے ایک دوست
خواہش کی کہ کھانا چیزیں خرچہ چاہتا ہوں وہ
آئیں جب وہ لے آئے تو انہوں نے اس کی
وصول نہ کی اور تحفہ دینی چاہی۔ حضورؐ نے فرما
حضرت صالح موعودؑ کا طریق تو یہ تھا کہ کسی کو
چیز لانے کے لئے کہتے اور وہ آپ کی خواہش
چیز لاتا تو کسی چیز کو آپ خود کے طور پر قبول
کرتے بلکہ اس کی قیمت ادا کر کے وصول کرتے

☆
حضورؐ کی طبیعت میں مزاج کا دور بہت
ایک بار حضورؐ کی بہن امت الکیم بیگم صاحبہ نے دو
کی تو تاریکی کی ہوئی ایک مصلیٰ جو عمارت
سوئی سے ملتی ہے اور اُتر کر آگے نہ ہوتی تھی وہم
ہے وہ مصلیٰ میری بہن امت الکیم صاحبہ نے توڑنے
کوشش کی تو توڑ نہ سکی وہ مصلیٰ امت الکیم صاحبہ
دعاؤں میں ہی ملتی تھی کہ حضورؐ نے اپنا چاہا تو آپ
پر اور ایک ہاتھ نیچے غور سے نہ کر فرمایا کہ اگر
اس طرح دیا جائے تو ٹوٹ سکتی ہے۔

☆
یادوں کا مجموعہ بہت ہے لیکن اس موقع پر
ہی عرض کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ حضورؐ رضوانہ تعالیٰ
اپنے فضل سے جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں
مقام عطا فرمائے۔ اور حضورؐ کے مقاصد کو ہمیں آتے
بڑھانے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

☆☆☆
درخواست و دعا
خاکسار اور اہلبیت کی صحت و تندرستی دینی
دنوی ترقیات، مقبول خدمات دینیہ کیلئے،
خاکسار کی شادی کو کافی عرصہ ہو گیا ہے ولاد
نوعت عطا ہونے کیلئے احباب سے دعا جرات دعا
درخواست ہے۔

(قریبی حضرت اللہ قادیان کا کتب خانہ ربوہ دہلی)

اعلان نکاح

میرے پوتے مرزا ناصر الدین بن مرزا بشیر الدین کا نکاح محرمہ 03-10-25 بعد نماز عصر بکرم مسجد
مرزا محمد امیر ناصر اعلیٰ قادیان نے ہمراہ آصفہ صاحبہ بنت کرم مرزا احمد صاحب آف بکرمی 5000 روپے (پانچ سو روپے)
میرزا محمد ملک قادیان میں بڑا۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو برکات سے مالا مال کرے اور اس رشتہ کو برکت و شرف
حاشائے باعانت بدر۔ 501 (خاکسار مرزا محمد و بی بی قادیان)

خطاب کا سلسلہ شروع کیا جو اگلے سال اور ہجرت کے

کرنے سے زیادہ اچھے ہیں۔

۱۹۸۸ء کو صدر نے اہل حق کو پیغام

۴۰

(10) 23/30 دسمبر 2003ء

لندن میں ہفتہ میں ایک نواز حضرت مغرب دریں القرآن ارشاد فرماتے رہے۔ یہ درس انگریزی میں ہوتا تھا اور سورت فاتحہ سے شروع ہوا۔ اگلے سال ۱۹۸۵ء میں حضور ہر ہفتہ اور اقرار دریں دیتے رہے۔ ۱۹۸۵ء سے ہر جمعہ اور اتوار کو درس ہوتا رہا۔

عالمی درس القرآن

۲۷ دسمبر ۱۹۸۳ء سے حضور نے احمدیہ تبلیغ میں ۱۵۵ عالمی درس القرآن کا سلسلہ شروع فرمایا۔ یہ درس ہفتہ میں ۱۲ دن ہوتا رہا اور سورت آل عمران کی آیت ۱۳۵ سے شروع ہوا۔ ۱۹۹۲ء میں ۱۲ دسمبر کو سورت آل عمران کے چھ دنوں میں ارشاد فرمایا اور ۲۰۰۰ء تک سلسلہ جاری رہا۔ اس میں ہفتہ وار اور کے دن سولہ گات کا موقع بھی دیا جاتا رہا۔ حضور نے آخری درس ۱۵ دسمبر ۲۰۰۰ء کو ارشاد فرمایا اور سورت انفال کی آیت ۲ تک جاری رہا۔ ہر سال درس کے آخری دن حضور عالمی ناٹک ریمارکس کرتے رہے۔

اس درس میں غلات اور عمومی تحریکات کے علاوہ حضور نے شیروں اٹھنے کوئے مسکن پر سیر حاصل فرمائی فرمائی۔ ان میں غلام رشتہ، شان نزول، لغات، طب، مورتوں کا مقام وغیرہ شامل ہیں۔

نیز آپ نے مشرقی چین اور شیعہ علماء کی طرف سے کئے جانے والے اعتراضات کے رد میں اور سخت جواب دیئے۔
"قرطاس ایمینی" کا جواب

حکومت پاکستان نے اپنے خلائات تو انہی کا جواز بیان کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کے خلاف قرطاس ایمینی شائع کیا تھا لیکن قادیانیت، اسلام کے لئے مبین لغو۔ حضور نے ان سے بنیاد اور اہل کائنات کا جواب غلات جمعہ کے ذریعہ 25 جنوری ۱۹85ء سے شروع کیا۔ 31 مئی 1985ء تک جاری رہا۔ یہ غلات اب "وصف الہامی" کے نام سے کتابی شکل میں شائع ہو چکے ہیں جو جماعت کے علم کلام میں بہت اہم حیثیت کے حامل ہیں۔

جلسہ سالانہ برطانیہ

۲۶، ۲۷ مارچ ۱۹۸۸ء کو جماعت برطانیہ ۱۹ دن جلسہ سالانہ اپنے معمول کے مطابق منعقد ہوا جس سے حضور نے انتہائی خطاب فرمایا اس کی حاضری سبھارچی، اگلے سال یہ جلسہ ۲۵ تا ۲۷ مئی ۱۹۸۹ء کو منعقد ہوا۔ یہ پہلا جلسہ تھا جو برطانیہ کے سنے مرکز اسلام آباد میں منعقد ہوا۔ مرکزی جلسہ سالانہ پہلے پہلی بار جلسہ برطانیہ میں منعقد ہوئی۔ ہر ہفتہ حرکت کی وجہ سے یہ جلسہ مرکزی حیثیت اختیار کر گیا۔ ۱۹۸۵ء کے جلسہ میں ۳۸ ممالک کے ۵ ہزار احمدیوں نے شرکت کی۔ ۲۰۰۰ء میں حضور کے دور کے آخری جلسہ برطانیہ میں حاضری ۱۹۳۰۰۰ تھی جس میں ۲۳ ممالک کے نمائندے شریک ہوئے۔ ۲۰۰۱ء میں برطانیہ میں پہلی ہوائی پارٹی کی وجہ سے مرکزی جلسہ برقی میں منعقد ہوا جس کی حاضری ۲۸۹۰۰ تھی۔

ان سالوں نے جماعت کی تعلیم و تربیت اس کے باوجود اس کی وحدت اور عالمی سطح پر جماعت کے شخص کو اجاگر کر کے شہرت پیدا کرنا اور اس کے سلسلہ ۱۹۹۰ء سے پہلے تبلیغ و تبلیغ کے درجہ تک عالم میں پھیلنے سے ہیں اور کوئی گھر گھر پہلے کا سفر ہوتا ہے۔ حضور کے دور پر ہر خطاب الہامی و دائمی اور دنیا خیر اور دنیا بھری حق و حق کی ماحولی اس میں جسکی نمایاں خصوصیات ہیں۔ حضور جلسہ پر کڑی کی گئے کے غلات کرتے رہے جو ملی دنیا کے بھی نمایاں

تقریباً سال سے جوشی کا جلسہ بھی جماعت مرکزی جلسہ بن چکا ہے اور حضور کی ہر ہفتہ حرکت کے ساتھ جلسہ سالانہ کے تمام مناظر اس میں بھی دکھائی دیتے ہیں۔ یہ جلسہ بھی شروع سے آخر تک اہم ملی اسے پڑھایا جاتا ہے۔

امیران راہ موصی

حضور کی ہجرت کے بعد خلائات تو انہی کی آڑ سے کر پاکستان میں ہزاروں احمدیوں کو غلات میں ماضی کی ماحول بن سکوں احمدی گرفتار ہونے ان کے لئے جماعت میں امیران راہ موصی کی اصطلاح رائج ہوئی۔ جن احمدیوں کے خلاف پاکستان میں غلات درج ہوئے ہیں ان میں ۲۰۰۰ء تک ان کی تعداد ۱۲ ہزار سے زیادہ ہے۔ نیز ایک مقدمہ تمام اہل راہ کے خلاف درج ہوا جس میں تقریباً ۵۰۰ ہزار افراد ماضی ہیں۔

حضرت علیہ السلام اربع رجب اللہ تعالیٰ جمہا احمدیہ اور امیران کی تحلیف کا احساس کر کے ہمیشہ دکھ غلات رہے۔ ان کے لئے بے پروا رہا نہیں کرتے رہے اور ہجرت کوئی کے موقع پر گھوڑا کار میں ان کے لئے دعا کی تحریک فرماتے رہے۔

ان امیران میں ایک بہت نمایاں کردہ امیران ساہیال کا ہے۔ ۲۶ اکتوبر ۱۹۸۲ء کو ساہیال کی احمدیہ مسجد پر درپردہ شیعہ کے طلبہ نے گھر علیہ طمانے کے لئے حملہ کیا۔ احمدی چمکے کہ نہ جہان کی کاروائی کی جس پر کارواں احمدیوں کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا۔

۱۶ جون ۱۹۸۵ء کو خصوصی فوجی عدالت نے حکم کر دیا اس سربراہ صاحب نے فری سلسلہ خادم کھر حکم جمع الدین صاحب کو کمرے موت اور چار دیگر احمدیوں کو موت مانت سالانہ کی سرانجامی۔

دعاؤں کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے حضور کو ان کی رہائی کی خبر دی۔ چنانچہ دسمبر ۱۹۸۵ء میں سراسر صحت کے دونوں قیدیوں کی سزا ختم ہو گئی اور ۱۰ دسمبر ۱۹۸۵ء کو ان کی رہائی ملی جس میں آئی کی حضور کی دعاؤں نے ان کی موت کے سنے سے بچایا۔

۲۷ جون ۱۹۸۲ء کو چار امیران ساہیال لندن پہنچے حضور کی طرف سے شہرہ آفاق ہوا اور حضور نے انہیں گئے گا کہ جتنے کو خط لکھنا چاہیں۔ کرم الہاس سربراہ صاحب نے بعد میں جوشی بھی کر حضور سے ملاقات کی سعادت پائی اور اب ہیں بطور ملی سلسلہ ماتہ مراجمہ سہ ہے ہیں۔ حضور نے شہداء کے لواحقین اور امیران راہ موصی کے لئے ۱۳ مارچ ۱۹۸۶ء کو سہ سالانہ خلائات کا حکم فرمایا۔

۲۴ دسمبر ۱۹۸۵ء کو حضور نے امیران کی خاطر ماری دنیا میں امیران کی ہجرت کے لئے غلات کی تحریک فرمائی جس کے نتیجے میں کثرت سے امیران کی رہائی اور اہل غلات کے کام آگیا۔

افضل ربوہ کی بندش اور افضل اعتراف کا اجراء

۱۲ دسمبر ۱۹۸۳ء کو حکومت پاکستان نے خلیہ اسلام پر کس روئے کو کھنکھانہ کے لئے سربراہ اور ان کے نائبین کو روئے کا دیکھ کر پیش منسوج کر دیا گیا جس نے شیعہ کی کھوپڑا کرنے کے لئے فروری ۱۹۸۵ء سے لندن سے ملت روزہ "بھڑکا"

اور ہوا۔ پھر اپریل سے ماہنامہ خالد، انصار اللہ، صباح اور تحریک جدید کے مجسمہ ہجرت کے ذریعہ انہیں سربراہ کی پہچانی جاتی رہی۔ خلیہ ان کی ہجرت کے بعد ۲۸ دسمبر ۱۹۸۵ء سے روزنامہ افضل دوبارہ جاری ہوا لیکن بے پناہ قانونی پابندیوں اس کے راست میں رکھیں۔ تقریباً ۱۰۰۰ غلات اس کے اپنے شہر پر پتلا پتلا کے خلاف درج کئے گئے اور انہیں ۱۹۹۳ء میں قریب ایک لاکھ روپے کی محنت میں ہجرت کرنی پڑی۔ ان حالات میں حضور نے لندن سے ہفت روزہ افضل اور افضل کا ایڑا کس کا منسوجا پر چھ لائی ۱۹۹۳ء میں مصر عام پر آ پکارا۔ ۷ جنوری ۱۹۹۳ء سے اس کی مسلسل اشاعت جاری ہے۔

Friday the 10th

۲۸ دسمبر ۱۹۸۳ء کے خطبہ میں حضور نے فرمایا کہ چند دن میں دنیا میں Friday the 10th کے الفاظ درج رہا تھا۔ آپ کو ایک گزری دکھائی گئی جس پر ۱۰ دسمبر کو صرف میں چمکے ہاتھ۔

اس دنیا کے نتیجے میں حضور کی زندگی میں بہت سے نئے دن ماضی (مشی قری) کو اپنے آپ نے جب خدا تعالیٰ کے قریبی نشان ظاہر ہوئے۔

ان میں خصوصیت کے ساتھ حضور کا پہلی کا پہلی حال ہے جب ۱۰ جون ۱۹۸۵ء بروز جمعہ حضور نے تمام سامعین کو پہلی کے لئے فرمایا جس کے نتیجے میں خلیہ انہی اور حضور سامعین کی ہلاکت ہوئی۔

اسی طرح ۱۰ دسمبر ۱۹۸۵ء بروز جمعہ جبکہ چاند بھی ۱۰ جون ۱۰ دسمبر ۱۹۸۵ء کو گزری کی جو تاریخ عام میں بہت بڑے غلات کا نشان بنی۔

کپیٹورس پر پریس اور انٹرنیٹ

لنچر کی بوجھ ہوئی ضرورت اور اشاعت کے بعد یہ غلاتوں سے ہم آہنگ ہونے کے لئے حضور نے ۱۲ جون ۱۹۸۵ء کو غلات کی کتاب کے کپیٹورس کے لئے ذہن لاکھ ڈیوڈ اور اس کے بعد کپیٹورس کے امیران کو وقت کی تحریک فرمائی۔ ۶ مئی ۱۹۸۵ء کو اس کا افتتاح ہوا جس کا نام حضور نے رجم پر پریس ماضی اور حرکت سے لے کر شائع کر دیا۔

مرکز سلسلہ راہ میں غلام الہامی پاکستان نے ۱۹۹۰ء میں غلات کی کتاب کا کپیٹورس فرمایا۔ ۱۹۹۳ء میں روزنامہ افضل نے بھی کپیٹورس فرمایا۔ اللہ کے فضل سے تمام جماعتی مرکزی رسائل اور جیسے کپیٹورس کتابت کے ذریعہ شائع ہوتے ہیں۔

پاکستان میں حضور کی اجازت سے احمدیہ کپیٹورس فرمایا۔ کے لواحقین بنیادوں کی جواب ایک مضبوط ادارہ ہے اور سالانہ کثرت کے ساتھ ساتھ کس قسم کے طلبہ پر کرم چمکے رہا ہے۔

دوب ساحت

جماعت کی آفتل دوب ساحت جنوری ۲۰۰۰ء سے انگریز پر قائم ہے اس پر جماعت کے معلق تمام ضروری سب کے علاوہ افضل راہ، افضل اعتراف اور عربی لکھ سلسلہ سوسائٹی، مکی مسجد ہے۔ نیز ایم ایس کے تمام شریعتی مکی دھرمی اور کس کی۔

فضل عمر ہسپتال کے توسیعی منصوبے

حضور نے کئی بار اس غرض کا اظہار فرمایا کہ فضل عمر ہسپتال راہ فرما سے دنیا میں اہل درج کا ہسپتال بن جائے۔

جائے۔ چنانچہ آپ کے دو غلات میں ہسپتال کی عمارت اور سہولتوں میں بہت وسعت پیدا ہوئی۔ ۱۳ اکتوبر ۱۹۸۵ء کو ہسپتال کے تعمیراتی مرنے کا افتتاح ہوا۔

۱۳ جنوری ۱۹۸۵ء کو قواب محمد الدین یادگار سنگ بنیاد رکھا گیا۔ قواب صاحب نے دیوہ کی زمین کی خریداری میں بہت اہم کردار ادا کیا تھا۔

۲۴ مئی ۱۹۹۱ء کو فضل عمر ہسپتال کی جدید لیبارٹری کا افتتاح ہوا۔ جس میں اب جدید ترین مشینری نصب کی گئی ہے۔

۸ دسمبر ۱۹۹۲ء کو ہسپتال میں نئے داروں اور نوزاد ہسپتال کا افتتاح ہوا۔ جنوری، فروری ۱۹۹۲ء میں شعبہ رینجیاتی کی کئی عمارت اور دو نئے شیروں I.C.U اور C.C.U کا افتتاح ہوا۔

۲۱ اگست ۲۰۰۰ء کو ہسپتال میں واقع مسجد یادگار کو زمین کو افتتاح ہوا۔

قیام نماز کی جدوجہد

حضور کے دل میں نماز کے قیام کا بڑے خاص ارادہ ہوا۔ مسندوں کی طرح موزن تھا اور کئی اہل غلام موصوفہ آپ نے غلات کا سلسلہ جاری کیا۔

۸ دسمبر ۱۹۸۵ء کو حضور نے قیام نماز سے متعلق غلات دیئے جو ہر ماضی فرمایا کہ زلی تعلیمیں برا کس مالک کا ایک اجلاس کی قیام نماز پر غور کرنے کے لئے منع کر دیں۔

۱۹۸۵ء میں پہلی کا پہلی کے بعد حضور نے ۱۶ جون ۱۹۸۵ء کو ایک دن کی قیام نماز کی طرف توجہ سے دو جلدائی۔

۱۶ سال بعد ۱۹۹۰ء میں حضور نے سورتہ فوجی دینی غلات کا طویل سلسلہ شروع کیا۔ جو "ذوق عبادت" اور "دعا" کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ حضور نے چھ اور کلاں میں بھی دو قیام نماز کے جلسوں اور جلسہ اسرار شروع کئے اور ان میں کوئی اس سے استفادہ کی جائے فرمائی جس پر سنے کی تحریک

یکم جنوری ۱۹۸۵ء کو حضور نے ہر ماضی ممالک احمدیوں کو جمعہ پر سنے کی خاص تحریک فرمائی خواہ دوری جوشی لکھا ہے یا عقلی و چاند ہے۔

ایک اور موقع پر حضور نے فرمایا کہ ہر جمعہ جمعہ ہر وقت چاند چاند ہے۔ چنانچہ شیروں کو کس نے ذکر کیا کہ فرمائی۔ انہیں اس تحریک پر ایک لکھتہ تعالیٰ نے ان کے لئے بہتر کسانیں پیدا کر دیئے۔

وقف جدید

وقف جدید سے حضور کا ہر فضل تھا۔ غلات کے میدان میں داخل ہونے کے بعد آپ کی سب سے وراثہ روزنامہ وقف جدید تھی جس کی ہجرت کے آپ نے خون نیت کیا کہ باقی تھا۔

منصب غلات پر فائز ہونے کے بعد آپ کی "ریسٹ اس تحریک کو حاصل ہوا۔ اور اس میں بھی ہر شہر و دست دہائی ہوئی۔ ۲۲ دسمبر ۱۹۸۵ء کو حضور نے ہاٹھ کر کے ان اعلان فرمایا چنانچہ ۲۰۰۰ء میں اس تحریک کے ۱۱ ممالک کے ۳۰ لاکھ ۸۰ ہزار سے زیادہ سال ہو گئے تھے اور ۵۵ لاکھ باڈے سے زیادہ موصی ہ

عزیز کے کئے فسادوں کے ساتھ مقابلہ۔ جماعت کی حوصلہ شکنی
 جی جی سامنے کی تحریک حضرت مسیح موعود رضی اللہ عنہ نے
 فرمائی تھی اور اس کی تائید کے لئے ۱۹۰۶ء میں حضرت
 علیحدہ (۱۸) لاکھ سے صدمہ سارہ جی صوبہ کی بنیاد بھی تھی۔

۲۲ مارچ ۱۹۸۹ء کی شام کو حضور نے مصلیٰ اللہ علیہ
 لگے جانے والے نعش کا سروے کیا کہ آن کے تقریرات کا
 آقا کیا۔ ۲۳ مارچ کو حضور نے مصلیٰ اللہ علیہ کے سامنے
 لوہے احمدیہ لہرایا اور دعا کروائی۔ حضور نے اس موقع پر
 واضح پیغام جاری کیا جو کل عالم میں شہرہ کیا۔ جی جی کا خاص
 لوگو (Logo) تیار کیا گیا۔

۲۴۔ درمچ کو حضور نے قادی صدی کا پہلا جیسا جہاد قرار دیا۔
فرما پھر اربعہ اور پانچویں سیکھی جہاد پر لیکن قن نامیا۔
حضور نے فرمایا کہ قادی صدی کے آثار پر اللہ تعالیٰ نے مجھے
السلام علیکم ورحمۃ اللہ کا فتح عطا فرمایا ہے۔

حضور نے تیس سال پہلے اور شریعت پر لٹکا کر اور فرمایا
قادی سال حضور نے جہادی تقریبات کے سلسلہ میں پہلا
سفر آخر لٹکا کر اکتے فرمایا اس کے بعد پہلے کے مختلف
ممالک، کینیڈا، امریکہ، گوئٹے مالا، فجی، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ،
جاپان اور ہانڈو کے اور فرمایا اور صد سال پہلوس کے خطاب
فرمائے۔

اس سال لندن کے جلسہ سالانہ پر ۶۳ سالک کے
۳۴ برس امروہوں نے شرکت کی۔ کئی گھنٹوں کے بعد
تہنیت کے خطاب میں مسز موزین نے شرکت کی۔ اس
جلسہ میں حضرت مولوی محمد حسین صاحب کھانی حضرت مسیح موعود
حضور نے جلسہ پر اہلایہ ہزاروں امروہوں نے تاملی بننے کی
سعادت حاصل کی۔

اس سال ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء سے ۲۳ مارچ ۱۹۹۰ء تک ایک لاکھ پچیس سو تیرے جو بارخ احمدت میں ایک سنگ

اسلام اور عصر حاضر کے مسائل
۲۴ فروردین ۱۹۹۰ء کو خواتین کو تین روزہ کانفرنس
لندن میں پیمبر رحمتی میں منعقد کیا جائیگا
Islam's response to the
contemporary issues
پیمبر رحمتی میں منعقد کیا جائیگا

خلیج کا بحران

عراق پر امریکی حملے کے تناظر میں حضور نے سہ ماہی۱۵۲۱ سنہ ۱۹۹۱ء، غلبت جملہ دشمنوں کے جوہر میں لکھا: "خلیج کا بحران نئے نظام جہاں میں امریکہ کی "The Gulf Crisis and new World Order" اور برائے "سکونت الخلیج وال نظام الدیاسی الجدید" کے عنوان سے شائع ہوئے عرب دنیا کے موجود حالات میں بھی یکساں ہیں کہ جہ جہ میں قائم ہے۔

حضور کا سفر قادیان

۱۹۹۱ء کا سب سے اہم واقعہ حضور کا سفر قادیان تھا۔
۲۵ جنوری ۱۹۹۱ء کو، جس جگہ کہ انہوں نے داخلہ قادیان کا آغاز کیا ہے
اور وہ سفر چلتے چلتے قادیان میں ختم ہو کر فرما دیں۔ جلسہ کی حاضرین
۲۵ جنوری

حضور کو ممبر کو دہلی پہنچے اور ۱۹ جنوری کو ممبر کو دہلی
قادیان میں ۱۹ جنوری ۱۹۹۱ء کو ۲۵ جنوری کو ممبر کو حضور نے جلسہ
ملاقات سے خطاب فرمائے۔ ۲۵ جنوری ۱۹۹۱ء

راہب قادیان تھے۔

(بیاد حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ)

(شامكتر فضل الرحمن بشير .

خصوصی درخواست
احباب جماعت سے پاک
امیران راہِ حلال کی جلد از جلد باعز
تلف مقامات میں طوٹ افراد جماع
مدت کے لئے درجہ دہندہ درخواست
تعمیل اپنے فضل و کرم سے ان جماع
وہابان میں رکھے اور ہر شے سے چمائے
نہج ملک کی تعمیل و نمو دیکھ کر

آپ کے دروں القرآن اور قرآن کے سرِ مہم قرآنی کے
 ٹھکانے ملتے ہوئے سمندر ہیں۔
 آپ کی نمازوں اور دعاؤں نے کتنے ہی گمراہوں کے
 دل میں روشن کر دیے۔ آپ کی مجلس اور افتاء غمخوار کے ہاتھ
 تھے آپ کی ہر دعا، نصیحت، جماعت کے سرِ کا تابع اور
 تھکا تھکا ہونے والی ہر مسرت، فضلِ اللہ ہیں آپ کے جانے سے
 ہر نماز، جمعہ، چاندنی اور کئی ہر ہے آپ کی روایت ہے

صاحب فکر و آگاہی

آپ نے سیکڑوں غریبی چٹاوت دیے۔ سیکڑوں
خلوت اپنے اچھے سے کچھ۔ ہر عوام اور ملک کا بھی ایک
شر پارہ ہے۔ اور ایک ہلکا آپ اور آپ کے لئے ہے۔

ترجمہ القرآن

وَبِيعْ مَكَانَكَ كَالْيَاوَدِ

دورہ انڈونیشیا

درس حفظ القرآن

مرکز سلسلہ یو ایس میں درست فطرت کے قریب سے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ سے وابستہ

میری ذاتی یادیں

(صاحبزادی فائزہ نعمان)

{جلوسالانہ برطانیہ ۲۰۰۲ء کے موقع پر
محترمہ صاحبزادی فائزہ نعمان صاحبہ سلمہا اللہ بنت
سیدنا حضرت مرزا امیر مصلحتہ آج ابراہیم نے جلسہ
مقام مستورات میں حضور مراد اللہ سے وابستہ ذاتی
یادوں پر مشتمل جو خطاب فرمایا ازل میں اسکا مشن حد یہ
تاریخیں ہے۔ (مدیر)}



اللہ تبارک و تعالیٰ آج مجھے اس بابرکت جلسہ پر
آپ سے بات کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ اس موقع
سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں چاہتی ہوں کہ آج آپ
کو کئی انجینی اور خوبصورت یادوں میں اپنے ساتھ
لے کر جاؤں جو میرے پیارے آپ کی یادیں ہیں، جن
سے آپ کا یہی وہی روحانی رشتہ تھا جو میرا حق یعنی

ایک انتہائی محبت کرنے والے شخص کا آپ کا رشتہ۔ یہ
بات کہتے ہوئے میں سمجھتی ہوں کہ اس میں ذرا بھی
مبالغہ نہیں ہے۔ خلافت کے بعد مجھے ہمیشہ یہ احساس
ہوتا تھا کہ آپ بتائے ہوئے رہے کرتے ہیں شام کا چائیاں
سے بھی زیادہ دیر چائیاں پیتی کرتے ہیں۔ مجھے یقین
ہے کہ اس وقت آپ کا دل بھی میرے ساتھ جیسا کہ وہی
دوسرا ہوا۔ مجھے کبھی خوشی ہے کہ میں اس وقت
کی شخصیت کو بطور ایک بے نظیر آپ کے سامنے
پیش کی کر سکتی ہوں یا نہیں۔ میرے پاس نہ وہ الفاظ
ہیں اور نہ میری ذہنی استعدادیں اس مقام کو چھو سکتی
ہیں جو حضور کا اصل مقام تھا۔ میں تو اپنے سادہ الفاظ
میں آپ کو چند واقعات بتانا چاہتی ہوں۔

آپ کی پیدائش یا جو میرے ذہن میں آتی
ہے وہ یہ کہ ایک خوبصورت، مہربان اور مسکراتا ہوا
وجہ باہم میں رفتی کا خداتہ بکڑے ہوئے گھر میں
داخل ہوتا ہے تو وہ چھوٹی سی بھائی ہوتی جا کے ان
سے ٹپٹ جاتی ہیں۔ ان کو خوب ملم سے کہیں کہیں اس
گھر کی روٹیں اور تمام خوشیوں کا بیج ہے اور یہی چاہتی
ہیں کہ ان کے آنے سے ہمارے دن کا وہ حصہ شروع
ہو جائے گا جو زندگی سے مہر ہے۔

حضور کی شخصیت شروع سے ہی بیشار
خوبیوں اپنے اندر لے ہوئے تھی۔ ایک بہت چھوٹا بچہ
بھی جس کا ہم ابھی ایسا نہیں ہوتا کہ خوبیاں کا پوری
طرح اندازہ کر سکتے، لاشعوری طور پر آپ سے متاثر ہو
جاتا تھا۔ مجھے یاد ہے جب میں بہت چھوٹی تھی تو ایک
خیال میرے دماغ میں بہت مضبوطی سے بڑ پکڑ گیا تھا
کہ میرے پاس بہت خاص شخصیت ہیں، بلکہ مجھے لگتا تھا
کہ میرے پاس جیسا انسان ساری دنیا میں اور کوئی نہیں۔
جب میں شہری کرکٹ کھیلنے کا خواہش ہوا کہ واقعی
میں اسکا یہ نظیر خوبیاں جس جواں خیال کا باعث بنیں
جب سے میں نے ہوش سنبھالا، آپ کا بہت باندی
سے ملازمت دار کرنے والا ہوا۔ ہر جگہ آپ کی بہت باندی
خوبصورت تلاوت قرآن کریم ہمارے گھر کو روٹیں۔

پ کے پاس اپنے گھر اور بھئی بچوں کے لئے بہت
مہربان و مہربان ہوتا تھا کیونکہ آپ کی جماعتی مصروفیات
خلافت سے پہلے ہی آپ کی زیادہ تر توجہ اپنی طرف
کھینچ لیتی تھیں مگر جب بھی آپ گھر ہوتے اور ان کے
پاس وقت ہوتا تو ہمارے ذہن اور گھر کے مطابق ہر چیز
ہم سے Share کرتے۔ ہمارے ساتھ مل کر کھیلتے
بھی تھے۔

ہماری ہر دلچسپی کی بات میں حصہ لیتے۔
مجھے بچپن سے شاعری سے لگاؤ ہے۔ حضور نے خود مجھے
بہت سے شاعری کی غزلیں سنائیں۔ ہر شعر پر ایک
نک کہ اس کی تشریح بھی کرتے۔ بعض دفعہ شعر سے
زیادہ اس کی توجہ خوبصورت ہوتی اس طرح میرے
شرقی کو ان کی توجہ اور بے حد دلچسپی سے ابھارتے
تھے۔ اس موقع پر مجھے بچپن کا ایک واقعہ یاد آ رہا ہے جب
میں بہت چھوٹی تھی تو چونکہ مجھے شاعری کا شوق تھا
میں نے ایک شعر لکھا جو میری عمر کے لحاظ سے بالکل
بچوں والا تھا۔ گھر میں آپ کو سنائی تو آپ ہنس پڑے۔
میری بہن شکی جو میرے ساتھ کھیل رہی تھی اس کی بھی
بہت پسند آیا اور خوش ہوئی کہ میں نے شعر لکھا ہے۔ اس
نے کلمہ سے میرے کمرے کی دیوار پر جس پر سلیڈ
پینٹ سے لکھا ہوا شعر لکھا۔ آپ کو گرائے اور یہ شعر پڑھا تو
بہت خوش ہوئے، کلمہ اور اسے بہت اچھے لگائے کیا۔
میرے بعد ہمارے گھر پینٹ ہوئے تھے تو آپ نے اسی
سے کہا کہ اس دیوار کو پینٹ نہیں کروانا۔ مجھے یاد ہے
جب تک ہمارا نیا گھر نہیں بنایا گیا پانچ چھ سال بعد تک
وہاں وہ دیوار پینٹ نہیں کروائی، مجھے اب بھی دیوار
پر لکھا ہوا وہ شعر یاد آتا ہے۔

میں زینبوں پر جاسے ہوئے اپنے ساتھ
لے کر جاتے۔ وہاں فسطوں کے حلق اور زینبوں کی
دیکھ بھال کے بارے میں ہمیں بتایا کرتے۔ شاکہ ایک
عام انسان چھوٹی بچیوں سے ایسی گفتگو غیر ضروری
خیل کرے لیکن آپ ہم سے ہر وہ بات کرتے تھے جو
آپ کی زندگی کا حصہ ہوتی تھی۔ کیونکہ آپ کو یہ نکتہ
خوب معلوم تھا کہ بچے کے ذہن پر ہر چیز نقش ہو رہی
ہوتی ہے اور اپنے وقت پر باہر آتی ہے۔ یہ بھی آپ کی
ترتیب کا ایک اندازہ تھا۔ رات سونے سے پہلے میں
کاپیاں سناتے تھے جو ہمیشہ قرآن کریم سے اخذ کی
ہوتی تھیں۔ میں نے بچپن میں سب نبیوں کے
واقعات جو قرآن کریم میں آئے ہیں حضور سے کہنا ان
کی کل میں سے ہیں۔

بچوں کی تربیت کا کیا خوبصورت انداز تھا۔
میں ہیضت آپ نے خلافت کے بعد اسی ماؤں کو کی
کہ بچوں کو کہنا ان کی کل میں قرآن کریم کے
واقعات سنایا کریں۔ یہ بات جہاں ان کے دل میں
قرآن کریم کی محبت پیدا کرنے کی وہاں وہ خوبیاں بھی
پیدا کرے گی جو قرآن نے انھیں عظیم اسلام کے
واقعات کی صورت میں مثال کے طور پر ہمارے سامنے
پیش کی ہیں۔

حضور کی حیثیت میں ساری اور بچی
اکساری آپ کی شخصیت کا خوبصورت اور نمایاں پہلو
تھیں۔ آپ ہمیشہ اپنے ذاتی کام خود کر لیا کرتے تھے۔
گھر میں کام کرنے والوں کی موجودگی کے باوجود کئی
کام اپنے ہاتھ سے کرنا عادت تھی۔ خلافت سے

پہلے ہیصل دفعہ اپنے کپڑے بھی خود دھو بیٹھے تھے
۔ خلافت کے بعد مصروفیت کی وجہ سے ایسے کام تو نہیں
کرتے تھے مگر اپنا ہاتھ یا دیکھنا ہونے کے لیے خود ہی
دھو لیتے تھے۔ حسب ضرورت ہر قسم کا کام کر بیٹھے،
چیزیں بھی مرت کرتے۔ میں نے بار بار آپ کو گھر کی
چھوٹی چھوٹی چیزیں خود مرت کرتے دیکھا ہے۔ آپ
نے ایک دفعہ مجھے بتایا کہ جب میں انگلیٹھ میں پڑھا
تھا تو میں نے ساری ساری رات مزدوری کی ہوئی
ہے۔ ہماری ساری مزدوری کی طرح اپنی کمر پر
لا کر دوسری جگہ کھل کر لیا کرتا۔ یہ بھی بتایا کہ بعض دفعہ
آپ کو سخت کرتا تھا کہ گھر کا کاروبار چھوڑا جائے مگر ابھی میر
وی کام کرنے پہنچ جاتا۔ آپ کی اکساری اس لحاظ سے
غیر معمولی تھی کہ آپ نے آنکھیں علیحدہ وقت کے گھر
کوٹی ہوئی تھیں۔ کاپیاں کا تمام ماحول ان بچوں کے لئے
محبت سے بھرا ہوا تھا اور ایسے ماحول میں تاب اسکاں
تھا کہ اپنی ذات کو برتر سمجھنے کا احساس پیدا ہو جاتا مگر
اس کے برعکس میں نے ایسی اکساری کی اور میں نہیں
دیکھی جیسی آپ تھی تھی۔

حضور کو ہر قسم کی صلاحیتوں کا اہتمام
اور ان سے استفادہ کرنے اور کچھ نئے لگانے کا خاص
ملکہ حاصل تھا۔ خواہ وہ فاضل کی معمولی اور کم کم بچہ ہی
کیوں نہ ہو۔ مجھے یاد ہے بچپن میں آپ اپنی اداک دیکھنا
شروع کرتے تو آپ کے قریب میں ساتھ بیٹھنے کی
خواہش میں، میں آپ کے ساتھ بیٹھ جاتی اور آپ کے
کا خداتہ کو سمجھنے لگتی۔ اس پر حضور نے مجھے کہہ کر تم
میری پرانیعت بیکری بن جاؤ۔ جس طرح میں
بتاؤں، میرے کا خداتہ ترتیب سے لگاؤ۔ رو۔ جو۔
اس کے کہ مجھے کا خداتہ جھپٹنے پر ذہن کر رکھا دیا
جاتا مجھے اپنا پرانیعت بیکری کی بیکر کر خوش کرو۔
بلکہ ایک احساس ذمہ داری بھی پیدا کر دے۔ میں نہیں
کہہ سکتی کہ کیا میں واقعی آپ کی بیکر ہو کر رہی تھی جو
صرف کا خداتہ، دھڑا دھڑا بیکر نہ ہی میں مصروف
رہتی کہ حضور رات کو گھر میں موجود نہ ہوتی تو پیار سے
آواز دے کر بلائے کہ آج میری پرانیعت بیکری
کہاں ہے؟

حضور نے ہمیں خود میرا بھی سکھایا۔
ہمارے بچے زینبوں پر چھوٹا سا سونگ پول بھی
بنایا کہ ہم باہر جگہ میں آرام سے تھری کے لطف
اندوز ہو سکیں۔ گھوڑ سواری بھی حضور نے خود ہمیں
سکھائی۔ ہمارے ساری کرنے پر بہت خوش ہوئے۔
ایک طرح آپ کی خواہش تھی کہ ہم ننانہ بازی بھی
کریں۔ بلکہ اس میں مہارت بھی پیدا کریں۔ یہاں
تک کہ سائیکل چلاتا بھی آپ نے مجھے خود سکھایا ہوا ہے۔
یہ بات کرنے سے میری مراد یہ ہے کہ آپ نے ہم میں
بھی یہ احساس پیدا نہیں ہونے دیا کہ ہم لڑکیاں ہیں
اور اس وجہ سے ہمیں سرگرمیوں میں حصہ لینا ہمارے
لئے مناسب نہیں ہے۔ پردہ کی حد میں رہتے ہوئے
ہر ممکنہ سرگرمی کو نہ صرف پند کرتے تھے بلکہ یہ خواہش
رکھتے تھے کہ ہم اس میں حصہ بھی لیں۔

مجھے یاد ہے جب میری بہن سونا کی
پیدائش ہوئی تھی تو ظاہر ہے چونکہ ہمارا بھائی نہیں تھا
اس لئے آپ کو کونفری خواہش تھی کہ بھائی ہو۔ ہمیشہ مجھے ناز
کے لئے اٹھاتے ہوئے کہتے تھے بھائی کے لئے دعا

کرنا لیکن جب سونا پیدا ہوئی تو پلے سے بے حد خوشی کا اظہار کیا اور اس کی کھانسی تم کھیں اس سے ہو۔ تو اپنی بیٹی کی پیدائش پر بہت خوش ہوں۔ یہی فرمایا اس کے حقیقہ پر دیکھو زنجیروں کا تاکہ لوگ یہ نہ کہیں کہ بیٹی پیدا ہونے پر مجھے ایسی خوشی نہیں ہوئی جیسی بیٹا پیدا ہونے پر ہوئی۔

ایک اور پہلو جو مجھے اپنی شخصیت کا بہت اہم حصہ سمجھتا ہے وہ مجھ سے نفرت ہے۔ آپ نے مجھ سے ہی ہمارے دلوں میں جگ سے محبت پیدا کرنے کی ہر گز کوشش کی۔ یہاں تک کہ آپ ناہنہ کرتے تھے کہ ہم ایسی کہانیاں سنیں یا سنیں جو فرضی ہوتی ہیں۔ ہمیشہ یقین رکھتے کہ سچے واقعات میں جو لطف ہے وہ مجھ سے لکھوں اور افسانوں میں نہیں ہو سکتا۔ لیکن سچ بولنے کے لئے ہمارے دل کا ایک بہت بڑا اعجاز یاد آیا۔ آپ مجھ کو کہتے تھے میری بیٹیاں مجھ سے نفرت نہیں کرتیں۔ یہی بات جس وجہ سے دل میں مجھ سے نفرت پیدا کرتی تھی۔ سچ بولنے پر ہمیشہ اپنی ہمت افزائی کرتے تھے کہ اس شخص میں مجھے ایک لطیفہ یاد ہے۔ پتہ نہیں کہ میں یہ خیال پیدا ہو گیا تھا یا کئی غلطی تسلیم کرنا داناں سچ ہے۔ چاہے وہ غلطی سرزد نہ ہوئی ہو۔ ایک دفعہ میں نے اپنی شوخی نے کوئی شرارت کی۔ تم گھر آئے تو پوچھا کہ کس نے یہ حرکت کی ہے۔ ہم دونوں نے اس بات پر اصرار کرنا شروع کر دیا کہ تم شرارت میں نے کی ہے، میں نے کیا ہے۔ ہر دلی بات پر آپ بہت ہنسے اور اپنی کوجا کر تیار کر دوں کہ میری ہیں کہ شرارت میں نے کی ہے۔ بعد میں ہمیں سمجھا یا کہ سچ حقیقت میں کسی عمل کے ہونے کو کہتے ہیں۔ غلطی کو ماننا سچ کے زمرہ میں نہیں آتا۔

مجھے یاد ہے بچپن میں تم ہمارا خیال بھی رکھتے تھے جو کلاماں کا حصہ سمجھا جاتا ہے۔ میری بڑی بہن بچپن میں دوسری وجہ سے تیار ہو جایا کرتی تھی۔ بعض اوقات تم اس لئے ساری ساری رات جاگتے۔ یہی میری آنکھ کھلتی تو کھینچ د شکی کو گود میں اٹھائے ٹکڑے ہیں۔ اسی کی رات کے بعد اپنی بقیہ زندگی میں ہم آپ کے ساتھ ساتھ ہمیں مل کر گزارا کرتے تھے۔ اس وقت میری چھوٹی دونوں بہنیں ابھی غیر شادی شدہ تھیں۔ ان کا بے حد خیال کیا۔ ان کی شادی کے موقع پر مجھے بار بار یاد کرتے کہ دیکھو کوئی بھی کی نہ رہے۔ جو یہ چاہیں اور جس طرح چاہیں ان کے لئے کرو۔ یہ آپ کا مصروفیات کے باوجود شادی کی تمام تقریبات کے ہر پہلو پر نظر رکھی اور بعض معاملات جو صرف خواتین کی دیکھنی کے کچے جاتے ہیں ان میں بھی حصہ لیتے رہے۔

اپنی شخصیت اتنی ہر گز کی گھٹتی ایک قسم کی ہے کہ اس کا احساس ہر بار ہے کہ میں آپ کی ذات کا کونسا پہلو بیان کروں اور کون سا چھوڑ دوں۔ ایک انتہائی پیار کرنے والا دل جو خدا نے آپ کو دیا تھا جو ہر گز دور کی تکلیف پر نہ صرف تڑپ اٹھتا تھا بلکہ اسے دور کرنے کی بھی ہر گز کوشش کرتا تھا۔ یہ دل غرباء کی محبت اور ہمدردی سے لبریز تھا اور ان کے کردار و فنون کے

لئے آپ کے دل میں ایک خاص تڑپ تھی جو معاشرے کے ظلم و زیادتی کا شکار ہوتی تھی۔ ہر سانس اور ہر سریش میں آپ کو بے چین اور بے قرار کر دیتا تھا اور یہی بے قراری ان کے لئے مسیحائی کا پیغام بن جاتی تھی۔

غرباء سے آپ کو شروع سے ہی ایک پیار بھرا لگاؤ اور ہمدردی تھی۔ آپ اس سے بے حد شفقت کا سلوک کرتے تھے۔ بعض دفعہ غریبوں کی ہمدردی ہمارے دلوں میں پیدا کرنے کے لئے اپنے ساتھ ان کے گھروں میں لے کر گئے اور یہ سمجھا کر دیکھو وہ کزور لوگ ہیں جو ہماری طرح کے ہی انسان ہیں۔ وہی خدا ان کا خالق ہے جس نے ہمیں بھی پیدا کیا ہے۔ مگر ان کی عمر و میوں کی وجہ سے اپنے آپ کو ان سے بہرہ نہ لے سکتے تھے۔ ان کے اپنے اندر کوئی کرنے کے لئے اس مظلوم طبقے سے محبت سے جیسا آؤ اور جن نعمتوں سے خدا نے ہمیں نوازا ہے ان کا بھی ان نعمتوں میں ایک حق سمجھو۔ (خدا تعالیٰ نے بھی ہماری اسماک میں ضرورت مندوں کے لئے حق کا ہی لفظ استعمال کیا ہے، جسے کہیں) (خدا تعالیٰ نے بھی ہمیں جب بھی پاکستان کی حضور نے مجھے بعض گھروں میں جانے کی خاص طور پر ہدایت کی اور ان کے لئے حکمت بھرائے۔ میں خود انہیں جانتی بھی نہیں تھی اور یہ ایسے لوگ ہوتے تھے جو بعض وجوہات کی بناء پر ہی ہمدردی اور پیار کے مستحق بن جاتے تھے۔ خلافت کے بعد تو تم نے ہر امر میں سے بے اندازہ محبت کی۔ اسی نے مجھے ایک دفعہ تیار کرنا کہ تم روزانہ اس طرح دو رو کر اور تڑپ تڑپ کے دعائیں کرتے ہیں کہ مجھے کئی دفعہ ہدایت نہیں ہوتا۔ دل چاہتا ہے کہ میں کو روک دوں کہ اس کا اپنا چال پر مجھ نہ ملیں۔ (اور یہ گرجے ڈار کی آدمی رات مجھے تعالیٰ کے حضور ہوئی)

مجھے یاد ہے کہ جب میری بیٹی بچپن میں تیار ہوئی۔ تم نے اس طرح میرا اور میری بیٹی کا خیال رکھا کہ میں بھی بھول نہیں سکتی۔ نہ صرف مسلسل دعاؤں میں لگے رہے بلکہ رات کو بھی کئی دفعہ مجھے آتے اور مجھ سے بیٹی کا حال پوچھتے۔ ضرورت ہوتی تو دعا پڑھتے بھی تبدیل کرتے جاتے۔ ایک دن مہنتل سے تھوڑی دیر کے لئے گھر آئی تو مہنتل اور مسلسل پریشانی سے گلا بالکل بند تھا اور شدید درد تھا۔ تم نے مجھے کہا تم تھوڑی دیر کے لئے بیٹھو میں خود تمہارے گلے پر مندل کے تیل کا ساہج کرتا ہوں کیونکہ یہ غریب کا نہ دیتا ہے۔ میں نے شرم سے انکار کیا مگر آپ نے بہرہ دہی مجھے بتا کر اپنے ہاتھوں سے تیل کا ساہج کیا۔ یہ خلافت کے بعد کا واقعہ ہے جب کہ آپ کی زندگی بے انتہا مصروف ہو چکی تھی۔

حضور کے پیار کا اعجاز بہت اونگھا اور دل پر تھا۔ آپ نے حضور کے صریح شاہد پر دعا ہو کر میرے چچے آکر دے دیے۔ میری آنکھیں سویر چمکا کر۔

ہماری آنکھیں سویر کر پڑنے ہوئے میں نے آپ کو بار بار دیکھا ہے۔ آپ دے پاؤں آگے آنکھوں پر ہاتھ رکھتے اور اس وقت تک انتظار کرتے کہ دوسرا

لو جو ملے کہ باہر کھینے دارا کون ہے۔ آپ کو پہنچنا کچھ مشکل تھا۔ اس لئے پیار کا اظہار آپ کے سون کر سکتا تھا۔

اللہ نے آپ کو بے انتہا زرخیز ذہن اور نور فرست سے بھی نوازا تھا۔ بعض دفعہ گھر میں آتے تو ایک نظر میں اندازہ کر لیتے کہ اس وقت داخل کیا ہے اور اس کے مطابق باتوں باتوں میں نصیحت بھی کر دیتے۔ حیرت ہوتی تھی کہ شاید آپ جہاں سوچو وہیں ہوتے وہاں بھی سب کچھ دیکھ لیتے ہیں۔ ربوہ میں سس میج کی سیر پر تم کے ساتھ چلا کرتی تھی۔ ایک دن ہم دونوں خاموش تھے۔ پچھلے جیتے آپ نے اچانک پوچھا میں بتاؤں کہ تم کیا سوچ رہی ہو؟ میں ہنس پڑی اور آپ کی طرف دیکھنے لگی۔ آپ نے جلد ہی بتا دی کہ میں اس وقت سوچ رہی تھی۔ میری بیٹی حیرت میں تبدیل ہو گئی۔ حضور اس حیرت سے بے حد خوش ہوئے اور مجھے پچھرا بھی کر دیکھا میں نے سچ بتایا ہے۔

اپنی شخصیت کا ایک اور نمایاں وصف یہاں نوازی تھا۔ یہاں لوگوں کا بے حد اکرام کرنے والے تھے۔ ہمارے گھر کے دروازے ہر طرح کے لوگوں کے لئے کھلے رہتے۔ یہاں کی آمد کا بے حد بے حد خوشی کا موجب تھی۔ جلسہ سالانہ کی تیاریاں میں اتنا اجتماع ہوتا تھا جس طرح کسی گھر میں شادی یا دیگر تقریبات کے لئے ہوتا ہوگا۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ آپ نے سارا گھر یہاں لوگوں کے لئے خالی کر دیا اور خود میں گھنٹہ گھنٹہ لگا کر وہاں کھل ہو گئے۔ عام دنوں میں بھی حضور کی یک کوشش ہوتی تھی کہ ہر آنے والے کو سچے دل کے مطابق ضرورت تو مع کی جائے۔ بعض دفعہ اگر گھر میں کام کرنے والا موجود نہ ہوتا تو خود ہی ان کے لئے سب انتظام کر لیا کرتے تھے۔ کھانا بھی خود بنا لیتے تھے۔ تم کی یہاں نوازی اس حد تک بڑی ہوئی تھی کہ اسی بچپن کے لئے تم نے کچھ لکھ لکھ کر اپنے دلیے عشق اور سنسٹ سٹاپ پر اپنے آدمی بھانے ہوئے ہیں کہ جو ربوہ پہنچے اس کو کچھ کر سیدھا آپ کے گھر لے گئے۔

یہاں مجھے ایک بات اور یاد آئی کہ کواٹھ تعالیٰ نے بہت لطیف اور تیز حس مزاج سے نوازا تھا۔ بعض دفعہ آپ مزاج کے رنگ میں بہت خوبصورتی سے فصاحت کر دیا کرتے تھے۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ ہم سنگ روم میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے کافی خواتین موجود تھیں۔ حضور تشریف لائے تو ہمیں دیکھ کر وہیں آگئے۔ آپ کی آمد پر سب خاموش ہو گئے۔ تشریف فرما ہونے کے بعد فرمایا آپ سے ایک بات پوچھوں؟ میں نے آپ خواتین میں سے بات تو نہ کی۔ یہ کہہ کر آپ میں ایسی صلاحیت پائی جاتی ہے جو ہم مردوں میں نہیں ہے۔ وہ یہ کہ آپ اکٹھا پوچھتی ہیں اور انکھا ہی سنتی ہیں۔ سب خواتین ایک وقت بول بھی رہی ہوتی ہیں اور کچھ بھی رہی ہوتی ہیں جبکہ مردوں میں یہ دستور ہے کہ ایک بولتا ہے اور دوسرے سنتے ہیں اور اگر نہ ہوتا تو ایک دوسرے کی بات سمجھ نہیں سکتے۔ یہ کہہ کر ہم سب ہنس پڑیں۔ اس کا جواب ہم کیا دیتیں؟ فصاحت کا اثر کئی دیر چلا؟ لیکن یہ

ضرور ہوا کہ چند دن بحث و مباحثہ را آہستہ آہستہ زبیں اور حریف سے کیا جاتا رہا۔

تم کی ذات کے بعد ایک احمدی بیٹی نے مجھ سے عام روش سے بحث کر ایک عجیب سوال کیا کہ سب حضور کے بے حد قریب رہی ہیں کیا آپ کو بھی حضور کی شخصیت میں کوئی کردار پہلو محسوس ہوا۔ یہ سوال ایسا تھا جس نے مجھے کچھ سوچنے پر مجبور کر دیا۔ میں نے بعد میں اسے جواب دیا کہ میں نے آپ میں کمزوری کا پہلو تو نہیں دیکھا لیکن آپ کی ایک چیز جو ہمیں بہت تکلیف دیا کرتی تھی وہ یہ تھی کہ آپ بیٹی چاہاں پر بے انتہا ظلم کرنے والے تھے جو حقوق خدا کی ہمدردی میں اپنی جان کے ہر حق کو پس پشت ڈالنے والے انسان تھے۔

اب میں سمجھتی ہوں کہ آپ کا کچھ ذکر بخیر ایک روحانی باپ کے بھی کریں۔ جس طرح شروع میں میں نے کہا تھا کہ مجھے ہمیشہ احساس ہوتا تھا کہ تم جتنا پیار مجھ سے کرتے ہیں شکر خدا اس سے بھی زیادہ ہر احمدی بیٹی سے کرتے ہیں۔ آپ نے اپنی خلافت کے بعد نہ صرف ان بچیوں کی تربیت فرمائی بلکہ ان میں خدا کی راہ میں اپنا وقت اور اپنی تمام صلاحیتیں صرف کرنے کی ایک ذمہ دہی ہونے والی مانی پیدا کر دی۔ آپ احمدی خواتین کے دلوں میں جھانک کر ان کے دکھوں تک بھی پہنچے اور ہمیں جس طرح ایک باپ کا دل بے چین ہو کر بھی خدا کے حضور تڑپ کر دکھوں کا مدد امانت لگے اور عملاً کوشش کی کہ ہم اس طرح آپ نے دیا ہمیں بھی کس اور ملی کوشش کو اپنی انتہا تک پہنچا دیا کرتے تھے۔ آپ کی دلی کنیت آپ کے ہی اظہار سنا کر بیان کرتی ہوں۔ اپنی ایک لقم میں آپ ایک بیٹی کی زبان میں خود اپنے آپ کو کاغذ ہو کر فرماتے ہیں۔

آپ کی بیٹیاں ہیں اور بھی جو انہیں، فیروں کے ظلم سختی ہیں اپنے ماں باپ سے بھی چھپ چھپ کر راز دل آپ ہی سے کہتی ہیں رات بیدار میں اپنے رب کے حضور ان کے ظلم میں بھی آپ روتے ہیں جن کے ماں باپ اور کوئی نہ ہوں ان کے ماں باپ آپ ہوتے ہیں۔ آپ نے زندگی گزارنی ہے ساری دنیا کے بوجھ اٹھائے ہوئے آپ سے مانگتے ہیں مرمز دل سب کے ہاتھوں سے ظلم کھائے ہوئے آپ جب بھی ان بچیوں سے کوئی کام لیتے تھے تو وہ کام کرنے والیاں آپ کی خاص توجہ اور محبت کی حقدار بن جاتی تھیں۔ آپ ہر کام تمام تفصیل سے خود جانتے اور بہت پارک بیٹی سے ان کی تربیت کرتے اور ان کو کھاتے۔ بعض دفعہ بار بار غلطیاں کرنے پر بھی آپ بڑی ہمت اور حوصلہ سے ان کی اصلاح فرماتے یہاں تک کہ وہ کام کو سمجھ کر آپ کی خطا کے مطابق اسے پانچے تک پہنچا دیں۔

مجھے یاد ہے آپ جب بھی کسی بیٹی سے کام

لے تو اس دوران اس کا بیحد خیال رکھنے اس کے کمانے پینے اور ذہنی ضروریات پر بھی نظر رکھئے۔ ایک مرتبہ ایسی ہی ایک بچی جو آپ کے ساتھ کام کر رہی تھی اس کی شادی کا موقع آیا تو آپ نے شادی سے چند دن پہلے یاد کر رکھے کہ اس کا خیال ہے اس نے اپنی شادی کی سبب طور پر تیار کی تھی اس کی عمر یہ تھی کہ وہ نکاح ہو جائے۔ میں چاہتا ہوں کہ جو چیزیں اب تک چار نہیں ہو سکیں وہ پتہ کر کے تم خود ان کی شایگہ کر دو آپ نے خاص طور پر کہا کہ شادی کا جواز اس نے اب تک چار نہیں کر دیا۔ آپ کے کہنے پر جب میں اس سے مل کر تھیں چلا کر اسی شادی کا جواز اب تک نہیں بنا تھا اس وقت شادی میں چار دن شادی میں رہ گئے تھے مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے لئے بہت اچھا بنا چلا جواز مل گیا۔ اب بھی نہ بہت خوش ہوئے۔ اس بات نے مجھے بہت حیران کیا کہ جب وہ بتا رہی تھی کہ وہ جی تو تہا نے کیسے اعزازہ کر لیا کہ اس کے پاس شادی کا جواز نہیں ہے۔ بعد میں شادی کے باوجود خود اپنی عمر میں کر دئے اور اپنی کار میں اسے وضاحت کیا۔

یہ واقعہ میں نے مثال کے طور پر بیان کیا ہے بارہا میں نے آپ کو ایسے کام کرتے ہوئے دوسروں سے کراوے دیکھا ہے۔ یہ آپ کی محبت ہی تھی جس میں سوائے میں نے اپنے دل میں کوئی دیکھ کر نہیں دیکھا۔ کو چھوڑ کر دین کے کاموں کی طرف توجہ کی۔ آپ کی حوصلہ افزائی تو دل کی اور توجہ کا اعزاز اتنا بڑا تھا کہ جو کام مکمل طور پر سمجھا کر خود کر داتے اس کی پوری توجہ کرتے تھے آپ کو اپنا کوئی شخص نہیں بلکہ یہ تمام اس شخص کی محبت سے جس نے آپ کی مدد کی ہے۔ حضور نے اپنے دور خلافت میں ان بچیوں کی تربیت کے لئے ہر ممکن کوشش کی احمدی بچیوں اور ماؤں پر ایسی نظر رکھی جو شاندار ایک پیار کے والا باپ بھی اپنے بچوں پر نہ دیکھتا ہو۔ چنگیز خدا تعالیٰ نے آپ کو خاص فرستادہ اور دروازہ کھلی سے نوازنا خاص لئے آپ شہرے کے بازار کا گھر ہوئے سے پہلے ہی صورت حال کو ملاحظہ کیے اور پھر شہرے کے لئے ملی کوشش بھی کرتے آپ نے اپنی عمر بھر اور عمری نصیحتوں سے احمدی خیرات کی تربیت کا ہر حصہ ادا کیا۔ خدا تعالیٰ نے آپ کے دل میں عورت و ذات کی ایک خاص ہمدردی رکھی تھی۔ حضور نے خلافت کے شروع میں ہی جماعت کی خواتین اور بچوں سے ایک خاص محبت اور شفقت کا ماحول پیدا کیا۔ خواتین میں آپ کا پہلا خطاب ہی اپنے اندر ایک عجیب پیار ہے ساتھ اور بے شکلی کا اعجاز لئے ہوئے تھا۔ یہ خطاب آپ نے ۱۶ مارچ ۱۹۵۸ء کو رومہ میں بعد ازاں اللہ کے مقررہ تاریخ کے موقع پر فرمایا۔ آپ کی والدہ محترمہ کی فکر صدقہ جہیز کے کاموں میں مصروف رہتی تھیں۔ اس ماحول کو یاد کرتے ہوئے آپ نے فرمایا: ”مجھے یاد ہے میں کسی وفد یا شادی میں نہیں کرتا تھا شرم کے بارے میں باہر کوئی شک نہیں تھی۔ میں انھوں کی طرح بکریوں کا ہما مال بننے کوئے ہوئے۔ جلد بڑا ہوا۔ نگہ ہاتھ سے سنبھالی ہوئی۔ شرم آتی تھی کہ باہر کی طرح نکلتی۔“

اب دیکھیں ایسی باتیں تو شاندار انسان صرف اپنے بیوی بچوں اور قریبی دوستوں سے ہی شیئر (SHARE) کرتا ہے مگر آپ کو احمدی خواتین سے بھی دیوید محبت کا قریبی ملحق تھا جہاں بیٹی بھیلیں سے تھا۔ اسی وجہ سے ان سب کے دل بھی اس محبت کو محسوس کر کے آپ سے وابستہ ہی بے تکلف اور قریب ہو گئے جیسے صرف اپنے بہت پیاروں سے ہی ہوا جاسکتا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ جو انھوں نے مکمل کر اپنے دل کی ہر بات آپ سے کی اور ہر بوجھ آپ کے سامنے لگا دیا۔ اس قسم کی بے تکلفی پیدا کرنے کی ایک وجہ یہ تھی کہ آپ چاہتے تھے کہ اس کمزور طبقے کے مسائل کی کوئی جگہ نہ بھینکیں اور ان کی ذاتی کمزوریوں سے بھی آگاہ ہو سکیں کیونکہ جب تک تکلیف کی وجہ سے کام نہ ہو سکا تو اس کے لئے کوشش نہیں کی جاسکتی اور سبک دیا جاتا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ عام طور پر عورتوں میں جو کمزوریوں میں پائی جاتی ہیں آپ ان کی ہر شکایت کو سمجھ کر اس طرح جو کر کے سمجھتے فرمایا کرتے تھے۔ بارہا آپ نے اپنے ہر سے پورے خطبات عام گھریلو مسائل پر دئے اور عورتوں پر ہونے والی زیادتیوں کو آپ نے مکمل کر جماعت کے سامنے بیان کیا۔ کوئی بھی احمدی اپنی اپنے پر ہونے والی زیادتی کا اظہار آپ سے کرتی تو آپ کے دل کی ہے قیامت آپ کو مجبور کر دیتی تھی کہ آپ جماعت کے سامنے ایسے واقعات کہنے کو آئیں ان کے ازالہ کے لئے شفقت بھی کرتے تھے جہاں مناسب سمجھتے تھے۔

اپنی ہر سے آخری حد میں آپ نے فریب بچیوں کے لئے ”مریم کھانا“ کے نام سے ایک سیم چوری قربانی اور فرمایا کہ یہ سیم ان بچیوں کے لئے جاری کر دیا ہوں جو پھر نہ ہونے کی وجہ سے اپنے کمزور میں بے حد تکلیف اٹھاتی ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ کوئی بچی محسوس اس وجہ سے خوشیوں سے محروم نہ رہ جائے کہ وہ مناسب چیز کے بغیر آئی ہے۔

اس میں ایک عجیب بات یہ بھی ہے کہ حضور نے ایک موقع پر اپنی والدہ محترمہ کی سیرت کا مضمون بیان کرتے ہوئے اس بات کا اظہار فرمایا تھا کہ میں نہیں جانتا کہ آخری وقت میں میرا نام ان کے ذہن میں آیا تھا یا نہیں مگر میں یہ توقع ضرور رکھتا ہوں کہ آپ نے آخری سالوں میں انھیں ضرور یاد رکھوں گا۔ حضور کے کاموں میں یہ کام آپ کا آخری کام کام تھا جو آپ نے اپنی امی کے نام سے منسوب کیا۔ اللہ تعالیٰ نے کیا ہی خوب صورت اعزاز میں آپ کی وہ توقع زندہ رہنے والی تھی میں احوال دی۔ یہ آپ کا آخری کاموں میں اپنی والدہ کو یاد کرنا ہی تو تھا۔ اللہ تعالیٰ۔ یہاں یہ بھی ملاحظہ رکھیں کہ آپ کے دل میں عورت کے لئے جو خاص ہمدردی اور محبت کے جذبات موجزن تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خوش دلی کا آپ نے آخری کام کام بھی ہم عورتوں کی ہمدردی اور پیار سے لے لیا۔

اور یہی بہت ہی باتیں وہ ہیں میں رہی ہیں، بہت سے پہلو اس محدود وقت میں بیان نہیں کئے جاسکتے۔ لیکن آخری بات جو آپ نے کی ساری زندگی کا نچوڑ لگتی ہے وہ آپ کی خدا سے محبت تھی۔ تین سال قبل جب حضور بیمار ہوئے تو وطن کی شادی میں ابھی بکریوں

مذہب (۱۹)

کس طرح ان ساری مصروفیت کے ساتھ ہمیشہ ایشیا پیش نظر آتے اور پھر مزید حیرت اس بات پر ہوتی ہے کہ ان ساری مصروفیات کے ساتھ ساتھ حضور نے تالیف و تصنیف کا سلسلہ بھی جاری رکھا اور نہایت بلند پایہ علمی کتب تصنیف فرمائیں۔ مصروف انسان کو ایسی اوقات ایک چھوٹا سا مضمون لکھنا ہوتا اس کا وقت بھی نہیں ملتا۔ نیرت ہوتی ہے کہ حضور کس طرح ان علمی اور تحقیقی کاموں کیلئے وقت نکال لیتے تھے۔

قرآن کریم کا اردو ترجمہ، قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ پر مکمل نظر ثانی۔ مرکزہ آثار و کتب Revelation Rationality, Knowledge and Truth کی تصنیف۔ اور دیگر علمی اور تحقیقی کتب جن کی فہرست کافی لمبی ہے۔ جن لوگوں کو تصنیف کا تجربہ ہے وہ اندازہ کر سکتے ہیں کہ اس قدر

مذہب (۲۶)

کیا کرتے تھے وہ جلسہ سالانہ ۱۹۹۸ء کا بیان آئے اور احمدی ہو کر لوگ نے وہ شخص جو شراب کا عادی تھا وہ بھڑکتا نماز کا عادی بن گیا ایک ڈکٹن سکر نے ان کو ذلیل کرنے کیلئے گالیاں دینا شروع کیں اور گندے الفاظ استعمال کئے ان صاحب نے انکو سمجھا دیا کہ میں نے روزہ رکھا ہوں میں ہر گز کسی کا جواب نہ دے سکتا لیکن وہ باز نہ آیا آخر تک ان کے انہوں نے کہا کہ میری دعا ہے کہ اللہ تیرے من میں گندہ ڈال دے وہ شخص اس وقت درخت پر چڑھ کر پتے کاٹ رہا تھا آپ ایک دوہاں سے گر پڑا۔ اتفاق ایسا ہوا کہ اس جگہ قریب جہاں گور پڑا ہوا تھا۔ اور واقعی گندہ کی سے اس کی منہ بھر گیا اس کی پیکی جو درخت کے نیچے لڑی تھی اس نے کہا کہ اسی وقت اس احمدی نے سنبھالی ناگو۔

تاریخیں کریم اللہ تعالیٰ کی تائید نصرت کا یہ فیضان زمانہ وہاں کی قیدی سے ہالہ سے ہر زمانہ میں اور ہر جگہ مضمون جاری و ساری نظر آتا ہے یہ واقعات جہاں کا واقعہ خدا کی ہستی کا زندہ ثبوت پیش کرتے ہیں وہاں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی

حق۔ اس کے ممال سے آپ کی انہی ملاقات میں ہوئی تھی ایک دن کھانے کی میز پر وطن سے کہا میرے سب دانا مجھ سے مل چکے ہیں۔ یہ نہیں کہ میں جہاز سے میاں سے مل سکوں یا تیل سکوں۔ کیونکہ وہ مجھے لائنیں اس لئے جاتا بھی نہیں ہے۔ تم بس ایک ہفتہ میرے بارہ میں اس کو بتادینا کہ میں نے زندگی میں کبھی کبھار نہیں کیا مگر میں نے اپنے اللہ سے محبت بہت کی ہے۔ جب آپ سے کہہ رہے تھے تو آپ کی آنکھیں اسی محبت کے آنسوؤں سے نم تھیں۔ وہ بکریوں کوئی کمزور یا دانا میرے کالوں میں اب بھی کوئی نہیں تھا۔

میں حیرت سے آپ کو دیکھ رہی تھی کہ یہ دوزخ سے خدا کی محبت میں کچل کر بالکل بے لمس ہو چکا

ہندو یا یہ علمی تصنیف اور تحقیقی کام پر کتنی وقت نکالتے اور کس قدر محنت دیکر کہ ہوتی ہے۔ میں تو یہ بہت سوں کہ دنیا کے مصروف ترین دوزخ کا اپنی تمام تر مصروفیت کے ساتھ ان کتبوں کی تصنیف کرنا ایک غیر معمولی ہجارت کا کام ہے اور ان کتب کا فیض انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ جاری و رومی رہے گا۔

ایک سعادت زور وادوست تانہ عظیمہ خدا کے بخشش

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی شخصیت خلاقانہ و خیر اور کیرانہ اوصاف کا ایک حسین مرتع تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے شمار خوبیوں سے نوازا۔ یہ ایک ایسا دستِ باب ہے جو ہمیشہ متلزل رہے گا اور اس کا بیان افراد تکرار کر چکا جائے گا۔ ایک خوشبو کی طرح جو ہر جہت میں پھیلی پھلتی جاتی ہے۔

جماعت کی حق۔ یہ کیسے ممکن تھا قابلِ تردید دلیل پیش کرتے ہیں۔

میں خلافت راہب کا دور نہایت باہرست دور تھا اور اس دور سے کلشن احمدی راہب کی ہمارے کینیت پیدا ہے۔ ہر شاخ و ثمرت اسی اللہ کے شریک ثمرات سے لڑی ہوئی ہے۔ اکلاف عالم میں طیارہ اڑا رہی ان شغل میں میرا کر کے کیلئے جہنم کے جہنم آ رہے ہیں۔

اب جہت ترقی کی راہ پر گامزن خلافت خضر اللہ تعالیٰ ہمارے دور میں داخل ہو چکی ہے۔ اس دور خلافت کے متعلق بھی جماعت کی ترقیات پر متشعل ہے شہر کی بلی بلیات ہیں جو۔ اپنے اپنے وقت پر پوری ہوں گی اور دنیا دیکھنے کی کس طرح خدا کے ہاتھ کا لگا ہوا یہ درخت ہر طرف اپنے سایہ کو پھیلاتے ہوئے ہے اور تمام دنیا اس کے سایہ میں میرا کر رہی تھی جاری ہے اللہ تعالیٰ ہمارے چارے امام سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کو پیش اپنی تائید نصرت سے نوازے اور آپ کے دور خلافت میں جماعت کو وحمت الی اللہ کے ہر میدان میں مقیم انشاء ترقیات خفا فرمائے۔ آمین۔

ہے۔ معلوم نہیں ہم بھی کسی اس مقام پر پہنچ سکیں گے کہ کسکس ہم نے زندگی میں کبھی نہیں کیا مگر خدا سے محبت تو کی ہے کمال خدا ہمارے دل اور ہماری روح بھی اسی محبت کی طرف کھینچے ہے جو ہماری زندگی کا اصل مقصد ہے، انسان کی تمام خوبیاں اور تمام صفات اسی محبت کے پائے سے زندہ ہوتی ہیں۔ ہم نے خود حضور کے رجوع میں ان خوبیوں کو زندہ ہوئے اور روح کو بکڑے ہوئے دیکھا ہے۔ خدا کے کہ ہم آپ کے فضل قدم پر چل سکیں جنہوں نے اپنی تمام طاقتوں اور صلاحیتوں کو ہماری ہجرت اور خدا کی محبت کو قائم کرنے کے لئے وقف کر دیا تھا۔



حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمۃ اللہ تعالیٰ کی دلربا شخصیت عالمگیر رابطہ، خدام کی حوصلہ افزائی اور انتہائی مصروف شب و روز

(محترم مولانا عطاء المحجب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن)

عالمگیر رابطہ، خدام کی حوصلہ افزائی اور انتہائی مصروف شب و روز

عالمگیر رابطہ، خدام کی حوصلہ افزائی اور انتہائی مصروف شب و روز

عالمگیر رابطہ، خدام کی حوصلہ افزائی اور انتہائی مصروف شب و روز

عالمگیر رابطہ، خدام کی حوصلہ افزائی اور انتہائی مصروف شب و روز

عالمگیر رابطہ، خدام کی حوصلہ افزائی اور انتہائی مصروف شب و روز

کروں۔ فرمایا نہیں مجھے اس کی کاپی دیں۔ جو میں نے اسی روز پیش کر دی۔ اس کے دو یا تین روز بعد حضور نے فرمایا کہ میں نے ویڈیو دیکھ لی ہے۔ اس کی کاپیاں کروا کے سب افریقہ میں بھجوائی جائیں۔ اس قدر حوصلہ افزائی ذرہ فوازی اور قدر دانی پر میں جذبات سے مطلوب ہو گیا۔ کبھی نہیں بلکہ اس کے چھ روز بعد حضور انور نے ایک مجلس (جو عالم درس القرآن انگریزی کی مجلس تھی) میں کھڑے ہو کر صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے اس مناظرہ کا بہت اچھے دیکھ میں ذکر فرمایا اور حضرت ابا جان مرحوم و مغفور کے شہور مباحثہ مصر سے ایک حد تک مشابہت کے رنگ میں اس مباحثہ کا ذکر فرمایا۔ الحمد للہ حضور کے ارشاد پر شیعہ سنی ہماری نے اس مناظرہ کی ویڈیو شپ افریقہ میں بھجوائی اور بعض مسلمان کرام نے بعد میں مجھ سے ذکر کیا کہ اس شپ سے ہم نے نیلے میدان میں ہر طرف فائدہ اٹھایا ہے اور اس کو بہت مفید پایا ہے۔ یہ سب حضور انور کی شفقت اور نظر کرم کی برکت ہے۔

قدردانی کا ایک اور اظہار یہ ہے کہ میں نے جامعہ مصر میں شاہد کلاس میں جو مقالہ لکھا تھا اس کا عنوان تھا "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا علم کلام۔" یہ سائنس کے رد میں "یہ مقالہ ہاتھ کے لکھے ہوئے قریباً ست سو صفحات پر مشتمل تھا اس میں علم کلام کی تفصیلی بحث کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کی خصوصیات اور بھران سب دلائل کا ذکر ہے جو حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے یہ سائنس کے خلاف اپنی کتب میں تحریر فرمائے یا زبانی ارشاد فرمائے۔ میرے مقالہ کے نگہبان میرے لبا جان حضرت مولانا ابو الفضل صاحب اور حضرت قاضی محمد نذیر صاحب فاضل تھے۔ ہر دو بزرگمان نے مقالہ کے بارہا میں بہت عمدہ راہکارا اظہار فرمایا تھا۔

۱۹۶۹ء میں خاکسار نے جاسٹ پاس کیا۔ اس کے لیے عرصہ کے بعد فروری ۱۹۸۹ء میں حضرت ملک سیف الرحمن صاحب مفتی سلسلہ نقشبندی لاہور تو ایک روز ان کے اس مقالہ کا ذکر آیا۔ آپ نے فرمایا بڑے شوق سے اس کا مطالعہ کیا اور اپنی رائے لکھ کر بھیج دی۔ اس عاجز نے تینوں بزرگوں کی آراء لکھ کر حضور انور کی خدمت میں بھجوا دی جس پر ازراہ شفقت و قدر دانی حضور نے چاہت فرمائی کہ یہ مقالہ فوری طور پر کتابی صورت میں شائع کر دیا جائے چنانچہ شہادت شاعت ربوہ کی طرف سے یہ مقالہ کمر صلیب کے نام سے کتابی صورت میں شائع ہو گیا۔ الحمد للہ اس کتاب کی اشاعت حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی قدر دانی، توفیق اور ہدایت کی برکت سے ہوئی۔ الحمد للہ حسن الجواز۔

حضور رحمہ اللہ تعالیٰ بہت ہی معصوم اور اوقات انسان تھے۔ جہاں تک میں نے آپ سے کو

قریب سے دیکھا ہے میں پورے دھوکے سے کہہ سکتا ہوں کہ ساری دنیا میں کوئی اس قدر معصوم انسان نہیں ملے گا۔ آپ نے وقت سے بھر پور استفادہ کیا اور ایک ایک لمحہ کو ایک کام میں صرف کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا تھا کہ ہفت الشیخ المسیح اللہی لا یستماع وقتہ کہ وہ بزرگ مسیح ہے جس کا وقت ہرگز ضائع نہیں کیا جائے گا۔ اور تاریخ گواہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے واقعی وقت کا ایک ایک لمحہ نہایت بھرپور طور پر خدمت دین میں استعمال فرمایا۔ میں اپنے مشاہدہ کی بناء پر یہ شہادت دے سکتا ہوں کہ معصومیت اور وقت کے بہترین استعمال کے لحاظ سے یہی کیفیت حضور کی زندگی کی تھی۔ آپ کے ہر روز کا ایک مہینہ پڑا گم سے ہوتا تھا اس سے اعزازہ کیا جا سکتا ہے کہ حج سے شام تک آپ کی مصروفیات کا کیا عالم تھا۔ آپ کا دن بہت مختصر تھا۔ تب سے شروع ہوتا اور رات بھی کافی دیر تک مصروفیات کا سلسلہ جاری رہتا آرام کا وقت بہت ہی کم ہوتا تھا۔ آپ کو خدمت دین سے بے پناہ مشغول تھا اور یہی آپ کا دن رات کا معمول تھا۔

آپ کی عادت تھی کہ وقت کے کسی لمحہ کو ضائع نہ کیا جائے۔ ایک بار جان فرمایا کہ جب میں ایک کام کرتے کرتے تھک جاتا ہوں تو میرا آرام کرنے کا طریق یہ ہے کہ میں کوئی دوسرا کام شروع کر دیتا ہوں۔ فرماتے تھے کہ کام کی نوعیت بدلنے سے بھی جسم کو آرام ملے اور تھکاوٹ دور ہوتی ہے اگرچہ کام کرنے کا سلسلہ بھر بھی جاری رہتا ہے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فضل سے میں ایک وقت میں دو تین کام تک وقت کر لیتا ہوں۔ خلج چائے پیچے ہوئے اخبار کے مطالعہ کے ساتھ ساتھ TV بھی دیکھ لیتا ہوں۔ یہ بھی وقت سے بھر پور استفادہ کا ایک دھڑلہ طریق ہے۔ ایک بار ایک اخباری رپورٹر نے آپ کا ایک تفصیلی انٹرویو جس میں سوال بھی تھا کہ آپ صبح سے شام تک کیوں کرتے ہیں جواباً جب حضور نے اپنی مصروفیات کا ذکر فرمایا تو رپورٹر ان فاضل کوئی کہ جہاں ہوگی کہ کس طرح صبح سے رات تک مجھے تک مصروفیات کا سلسلہ پھیلا ہوا ہے اور بس کام ہی کام نظر آتا ہے۔ یہ انٹرویو جب شائع ہوا تو یہ عجیب بات دیکھنے میں آئی کہ خبر دہانوں نے اس روز اس کام کے عنوان میں ایک فاضل تبدیلی کر دی۔ عام طور پر وہ عنوان یہ ہوا کرتا تھا کہ

A day in the life of. . .
لیکن حضور کے انٹرویو والے روز عنوان اس طرح تبدیل کر دیا گیا۔
A life in the day of Hazrat
Mirza Fahir Ahmad

(سنہ ۱۹۸۹ء میں لکھا گیا تھا)

اس ذرا سی لفظی تبدیلی کے ذریعہ اخبار نے ایک وسیع معنوں کو تبلیغ اعجاز میں بیٹ کر دیا اور حقیقت بھی یہ ہے کہ حضور کا ایک ایک دن زندگی سے بھر پور اور زندگی بھر کا ایک دن تھا۔ مجھے یاد ہے کہ حضور نے اپنی مصروف زندگی کا ایک پہلو ایک بار اس طرح بیان فرمایا کہ میں ملاقاتوں کے درمیان بھی کبھی قسم کی مصروفیات کو جاری رکھتا ہوں اس کی مثال یہ بیان فرمائی کہ جب ایک ملاقاتی داناں چائے کیلئے اٹھتا ہے اور کمرہ سے باہر جاتا ہے اور پھر دوسرا داخل ہوتا ہے اس معمولی سے وقفہ میں بھی میں بعض کام کر لیتا ہوں۔ مثال بعض خطوط پر اس وقت میں دھڑلہ کر لیتا ہوں۔ حضور کی مصروفیت کا ایک نقشہ میں نے یوں بھی دیکھا کہ آپ سڑک کے دوران بھی اپنے وقت کو بھرپور طور پر استعمال فرماتے تھے۔ غائب اسی وجہ سے آپ کو کار کا سفر بہت پسند تھا۔ اندرون ملک آپ ہمیشہ کار پر سفر فرماتے اور چارو پ جاتے ہوئے آپ نے ہمیشہ کار میں سفر فرمایا سفر چھوٹا ہوا یا لمبا مطلق ایسے ہوتا تھا کہ لندن مسجد سے بذریعہ کار روانہ ہوتے ہی کار میں آپ کا دفتر کھل جاتا تھا۔ اخبارات و رسائل اور ذرا کم کا مطالعہ شروع ہو جاتا اور خطوط کے ساتھ ساتھ دیانت دینے اپنے قلم کے مختصر جواب یا نوٹ تحریر فرماتے۔ لندن مسجد سے اسلام آباد تک کے مختصر سفر کے دوران بھی آپ کی مصروفیات اسی طرح جاری رہتیں۔ بعض احباب جماعت حضور کی خدمت میں اپنی گزارشات یا تلبیس وغیرہ شپ کر کے بھجواتے تھے۔ حضور پر کیٹ بھی دوران سفر لیا کرتے تھے۔ بفرس آپ ہر وقت اپنے آپ کو مصروف رکھنے اور زبان حال سے یہ فرما رہے ہوتے کہ بہترین وقت دہی سے جو خدمت دین میں کروے اور کسی مفید کام میں صرف ہو۔ آپ کو روزانہ بیٹنگولر خطوط موصول ہوتے۔ یہ سب خطوط آپ کے مطالعہ میں آتے۔ ایک ایک خط پر کوئی ہدایت یا نوٹ تحریر فرماتے اور بہت سے خطوط کے جوابات اپنے قلم سے بھی تحریر فرماتے۔ بے شمار ایسے خوش قسمت احباب ساری دنیا میں پیچھے ہوئے ہیں جن کو حضور نے اپنے ہاتھ سے لکھے ہوئے خطوط سے نوازا۔ آپ کا معمول تھا کہ جس خط کا خود اپنے ہاتھ سے جواب لکھنا مقصود ہوتا اس کو پیچھ ورکھ لیتے اور چھٹی دو مصروفیات کے درمیان ذرا سا وقفہ آتا اس میں یہ جوابات اپنے وسیع مبارک سے تحریر فرماتے۔ آپ کا مطالعہ بہت وسیع تھا۔ کتابوں کے مطالعہ کے علاوہ ساری دنیا سے موصول ہونے والے اخبارات و رسائل اور اخباری ترانوں کا بغور مطالعہ فرماتے اور ضروری ہدایات دیتے۔ جماعتی اخبارات و رسائل کا آپ بہت گہری نظر سے مطالعہ فرماتے ان کی حوصلہ افزائی بھی فرماتے اور اگر کسی

اصلاحی ضرورت ہوتی تو اس طرف بھی متوجہ فرماتے۔ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات میں ملاقاتوں کا سلسلہ ہے جو ہر روز جاری رہتا تھا۔ ملاقاتوں کا ایک حصہ دفتر کی ملاقاتیں ہیں۔ جماعت کے مختلف مرکزی اداروں اور شعبہ جات میں کام کرنے والوں سے ملاقاتیں۔ اسی طرح مختلف ممالک کے اہم اور جماعتی کارکنان سے ملاقاتیں۔ یہ ملاقاتیں حسب حالات بہت تفصیلی ہوتی تھیں۔ غیر از جماعتی احباب سے ملاقاتیں بھی ہوا کرتی تھیں۔ بعض اوقات ان مجالس میں ان کے سوالات کے جوابات کا سلسلہ بھی شروع ہو جاتا اور ملاقات کا کافی لمبا ہوجاتی۔ مختلف اخبارات و رسائل اور نشری اداروں کے کارکنان بھی آپ سے شرف ملاقات حاصل کرتے۔ جناب جماعت سے ملنے ملاقاتوں کا سلسلہ بھی ہر روز جاری رہتا۔ ان کیلئے باعوم شام کو وقت دیا جاتا ملاقاتیں کیلئے ہولت کا باعث ہوتا۔ یہ ملاقاتیں عام طور پر مختصر لیکن بعض اوقات تفصیلی بھی ہوجاتی تھیں۔

چند منٹ کی ملاقات میں ہی حضور جلدی جلدی سب افراد خاندان سے کوئی نہ کوئی گفتگو فرماتے اور ان کو اس طرح خوش کر دیتے کہ ملاقات کے بعد ہمارے آنے والوں کے چہرے خوشی و مسرت سے تھما رہے ہوتے۔ ایسے مناظر بھی دیکھ کر خوشی کے آنسو رواں ہوتے اور وہ اپنی خوش بختی پر ناز کرتے نہیں سمجھتے تھے۔

اس کے علاوہ ساری دنیا سے Fax اور ٹیلیفون کے ذریعہ بھی رابطہ ہوتا اور دعائیں کا سلسلہ دن رات جاری رہتا۔ یہ دفتر کی مصروفیات کی ایک ناقابل محاسبہ جھلک ہے جو میں نے اپنے مشاہدہ کی بناء پر پیش کی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حضور کی مصروفیات اس سے بہت زیادہ تھیں۔ ہنگامہ نمازیں کی مسجد میں ادائیگی اور اہمیت۔ خطبات جمعہ کی تیاری۔ خطبات۔ پیغامات اور MTA کے پروگراموں میں شمولیت۔ یہ ساری مصروفیات ایسی ہیں جن کا سلسلہ بڑی باقاعدگی کے ساتھ جاری رہتا۔ حضور نے دنیا کے بے شمار ممالک کے سفر اختیار فرمائے۔ ان سطروں میں بھی مصروفیات کا یہی عالم ہوتا تھا۔ انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں پر بس کے لوگوں سے ملاقاتیں۔ مجالس سوال و جواب۔ اقدار پر اور چاہنے کیا کیا دینی مصروفیات تھیں جو دن رات جاری رہتیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس مقدس وجود کو غیر معمولی قوت و رہت عطا کی تھی کہ ان سے پناہ مصروفیات کے باوجود آپ کے چہرہ مبارک پر ہمیشہ یکساں اور مسکراہٹ اور ایک پُرکشش نور دکھائی دیتا تھا۔ میں جتنا بھی حضور کی اس بھرپور اور مصروف زندگی پر غور کرتا ہوں میری حیرت و تعجب بڑھتی جاتی ہے کہ حضور

۴ (رفیق احمد حیات۔ امیر جماعت برطانیہ)

[illegible][illegible]

میرا وقت طعام الاحیاء کے ساتھ ختم ہونے کو
آ رہا تھا حضورؐ نے مجھے مختلف منصوبوں میں شامل کرنا شروع
کر دیا۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ جو لوگ ان لوگوں کو ان لوگوں کی
ایک قسم کی جانتی جائے جو کہ مختلف مذہبی مقبوضات پر متفق

مجھے یاد ہے کہ جب پہلے جلسہ میں نے گفتگو
 دینا شروع کیا تو اس وقت ڈان میں رہا اور اس کے حضور کی
 محبت میں میں سب ان کے اندر دوڑ گیا کہ جسے میرے لئے حضورؐ
 کی تسکین کا یہ ہے کہ ان کے اندر سے کتنے ہر زبان کو کھول دے
 کہ جو کچھ کہے ہیں۔ پہلی صف میں تین زبانوں کے تھے جن
 میں خود اس کے لئے یہ کونہ کھول جائے گی جس کے اندر اس
 زبانوں کے لیے یہ کونہ کھول دے گا۔ جب میں اس کے
 سامنے پہنچا تو حضورؐ نے فرمایا کہ: "اے خداوند
 دینا کہ یہاں سے تیری تعالیٰ کی قدرت اور شان ہے کہ اس نے دنیا
 میں اس قدر خلق رکھ اور ہر طرح جبرائیل زبانیں پیدا
 کی ہیں کہ اس کا جسے ایک تعالیٰ بھی نہیں آہ۔ اس دینا
 کیست کسی نے" "میں نے فرمایا کہ: "اے خداوند اس نے اسے
 اور اس حضورؐ کے کھلا کر بننے کے اور فرمایا کہ: "آپ کو کتنی
 زبان آتی ہے۔" یہ وہ صورت کلمات تھے جو میں نے

(21) 23/30 دسمبر 2003ء

(عبدالمعاجد مظهر۔ ایڈیٹل وکیل التبشیر۔ لندن)

۱۹۸۶ء میں کراچی کا سفر، اعلان کردہ پاس، ویسٹرن سودا،
ملادی، رڈورگ آئی لینڈ، برازیل بھائی لینڈ،
جیوان، نیپال، پوکولایہ پنجرہ
۱۹۸۷ء کوکرو (برازیلی)، اپانائگی، فن لینڈ، پرتگال،
Neuro اور اس لینڈ۔
۱۹۸۸ء ٹوکیو، ساؤتھ کوریہ، جزائر مالدیپ، کمبوڈیا،
سلون آئی لینڈ۔
۱۹۹۰ء مارش آئی لینڈ، ہانگویشیہ، Tokelau،
میکسیکو۔

۱۹۹۱ء۔ Ne Caledonia۔ نیو کالڈونیا۔
۱۹۹۲ء۔ Chuuk la Guam۔ چوکیو لا گوام۔ ٹیڈر شپ۔
۱۹۹۳ء۔ بحرہندہ کی کولمبیا اور پاکستان، بحرہندہ کی کولمبیا۔
۱۹۹۳ء۔ المانیا، بیلجیئم، فلپائن، جاپان، کیمپ ورڈ،
ناروے، ناروے۔
۱۹۹۵ء۔ کینیڈا، نیوزی لینڈ، لائوس، المانیا، Grenada۔
۱۹۹۵ء۔ مکیڈونیا۔
۱۹۹۶ء۔ Slovenia، El Salvador، یوگوسلاویہ،
قبرص۔
۱۹۹۶ء۔ شیل کینیا۔
۱۹۹۸ء۔ Nicaragua، المانیا، آسٹریلیا۔
۱۹۹۹ء۔ ایکویڈور، چیک، سلوواکیہ، چیک، Ecuador۔
۱۹۹۹ء۔ لاسوٹو۔
۲۰۰۰ء۔ مشرق وسطیٰ، بحرہندہ کی کولمبیا، سلاویہ، سلوواکیہ،
سلاویہ کی کینیڈا، یوگوسلاویہ، نیوزی لینڈ، یوگوسلاویہ، یوگوسلاویہ،
یوگوسلاویہ، یوگوسلاویہ، یوگوسلاویہ، یوگوسلاویہ،
۲۰۰۰ء۔ یوگوسلاویہ، یوگوسلاویہ، یوگوسلاویہ، یوگوسلاویہ،
۲۰۰۰ء۔ یوگوسلاویہ۔
۲۰۰۰ء۔ مساجد کی تعمیر
دورہ جہیز کے پہلے سال ۸۳-۸۵ء میں
مسیحی مساجد (مراکز کراؤ) جو دنیا بھر میں قائم ہوئے ان میں
کی تعداد ۲۰۰ تھی۔
۸۵-۸۶ء میں مسیحی مساجد ۳۰۰ سے ۲۰۰۶ء ہو گئی۔
۸۶-۸۷ء میں مسیحی مساجد ۳۰۰ سے ۲۰۰۶ء ہو گئی۔

مساجد کی تعمیر اور فیضانِ مکی مسجد کے حلقہ
ہونے کی راہدہر بھی جہت انگیز طور پر اضافی اجناس
کا اعزاز، صدر جہت کی تعلیم سالانہ کے جائزہ سے لگا
چسکا ہے۔
۱۹۹۹ دسمبر ۱۵۲۳ مساجد کا اضافی حوالہ۔
۲۰۰۰ دسمبر ۱۹۲۵ مساجد کا اضافی حوالہ۔
۲۰۰۱ مئی ۲۵ مساجد کا اضافی حوالہ۔
جہت سے ۱۹ سالوں میں مجموعی طور پر
کل ۱۳۶۷ مئی مساجد جماعت امیر کو دنیا بھر میں
عام کرنے کی فہرست فی انٹرنیٹ
"ان میں سے خدائاتی کے فضل و کرم سے
۱۱۰۶۵ مساجد اپنے ۱۵۰۰ اور متعدد ہی سہیت گاؤں
کے گاؤں امر کی ہونے کی وجہ سے جماعت کو حلقہ
مجموعی طور پر ۱۶۵۸ جماعتوں نے فہرست میں لگا دی۔"

روم کا رہائشی جنت شامل ہے۔ علاوہ ازیں ۱۲۵ کٹر
زمین لگتی ہے اور چار ملین ڈالر کی لاگت سے مسجد تعمیر
ہو رہی ہے۔

23/30 دسمبر 2003ء (22)

اور پتہ ترکی اتحاد ۶۷ سوئسکی ہے۔

..... (محمد حمید کوثر ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن وقف عرضی)

(23) 23/30 دسمبر 2003ء

خبر دیتے ہیں اور پھر انعام میں خدا تعالیٰ ایک دعوت دیکھتا ہے اور وہ آپ مبارک کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق

ایمان خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ

"میں کوئی نہیں کہ سداً الٰہی جی نہیں

ایہ صیحت پائی" یہ الہام حضرت مسیح موعود کو ہوا جی میں حضرت سیدہ نواب مبارک کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہوا تھا جس کا مطلب ہے کہ نام بھی مبارک ہے اور ان کی صیحت بھی مبارک ہے اور یہی نہیں ہو سکتا کہ یہ ان کی یاد کوئی صیحت ساتھ ہائی۔ یہ ان کے آنے سے متنبہ تھے تو چاہیں گی انھیں نہیں رہ سکتی۔

پس مسیحی لحاظ سے بھی اور الہامات کی روشنی میں بھی یہ خواہیں اور پھر جس ترتیب میں آئیں جی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی مبارک ہیں مجھے نظر آ رہا ہے کہ خدا تعالیٰ نے جلد جلد انشاء اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے ساتھ جماعت کو غیر معمولی تائیدی نشان دکھائے گا۔

حمید الرحمن بن جانا:

حضور ۲۰ دسمبر ۱۹۸۵ء کو دریچ ذیل روڈیا بیان فرمائی۔

جمہور ہفتی کی روڈیاں رات کو تھوڑی ہی نماز میں میرے ساتھ ایک ایسا واقعہ رونما ہوا جو بعض پہلوؤں سے حیرت انگیز ہے تھوڑی ہی نماز شروع ہوتے ہی مجھے یوں محسوس ہوا کہ (محسوس تو نہیں کہنا چاہئے) بلکہ ایک رنگ میں گویا ذکر کلمہ الرحمن بن گیا ہوں۔ ذکر کلمہ الرحمن صاحب جن کا میں اس وقت ذکر کر رہا ہوں وہ تو ایک symbol (علامت) کے طور پر آئے تھے جس پر پچھنے اور کفار کراہوں۔

ڈاکٹر حمید الرحمن صاحب ہمارے نہایت فاضل اور فاضل احمدی ہیں فیض الرحمن صاحب جو صوبہ سرحد سے تعلق رکھتے تھے ان کے صاحبزادہ ہیں اور امریکہ میں ڈاکٹر ہیں اور ڈاکٹر پروفیسر عبدالسلام صاحب کے داماد ہیں اور بہت نیک اور پاک حیثیت رکھتے ہیں۔ سلسلہ کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور قربانوں میں پیش پیش رہتے ہیں بڑے سادہ لوح و معشر انور ہیں چنانچہ وہ واقعہ کچھ اس طرح رونما ہوا کہ

تھوڑی نماز شروع ہوتے ہی وہ نماز گاہ میں نہیں پڑھ رہا تھا بلکہ میں اور ڈاکٹر حمید الرحمن ایک وجود میں کر پڑے تھے اور ہمارے درمیان کوئی تفریق نہیں تھی یہ واقعہ بتانا چاہتا تھا کہ کیا اور کدور کیا بلکہ حیرت انگیز بات ہے کہ تھوڑے ہی دوران جب میں سلام پھیرتا تھا تو یہ تصور غالب ہو جاتا تھا کہ کس وقت یہ واقعہ شروع ہوا تھا (غیر شعور کے پند نہیں لگتا تھا کہ کس وقت یہ واقعہ شروع ہوا ہے) اچانک میں اور ڈاکٹر حمید الرحمن ایک وجود میں کر

نماز پڑھ رہے ہوئے تھا چاکر کھڑے ہوئے اور خدا کو قاطب کر با تھا وہ حمید الرحمن تھا اور جسے روح طویل کر چکی ہے اس طرح میرے ساتھ حمید الرحمن کی نزوح گویا طویل کر گئی اور مجھے اس پر غور نہیں ہوا انہی نماز کے دوران بالکل احساس نہیں ہوا کہ کوئی عجیب واقعہ گزرا ہے بلکہ میں اس طرح جس طرح ڈاکٹر حمید الرحمن نماز کے وقت کھڑے ہوئے ہوئے اور اپنے حلق سے سچے ہوں کے کہ میں حمید الرحمن ہوں بالکل وہی کیفیت تھی میری جی میں ساتھ ہی احساس تھا کہ میں بھی ہوں اور اس عجیب اجتماع پر کوئی غور نہیں تھا اور جب وہ نکل کے درمیان وقفہ پڑتا تھا اس وقت اس طرف دماغ بھی نہیں جاتا تھا۔ یعنی اس وقت بھی اس میں نہیں ہوا کہ یہ کیا ہو رہا ہے یہاں تک کہ قریب ایک گھنٹے تک مسلسل یہی کیفیت رہی اور جب یہ کیفیت دور ہو گئی تو پھر اچانک مجھے خیال آیا کہ میرے ساتھ یہ واقعہ گزرا ہے۔

چنانچہ اس واقعہ پر جب میں نے غور کیا تو مجھے یہ تعلیم ہوئی کہ ایک تو جس وجود کو خدا تعالیٰ نے خوشخبری کیلئے چاہا ہے اس میں اس کیلئے بھی ہر حال ایک بڑی خوشخبری بھی ہے دوسرے انہیں جماعت کیلئے ایک عظیم الشان خوشخبری بھی ہے اور جماعت کی راہ بھی دکھائی گئی ہے۔ طیفہ وقت کے وجود میں دراصل ساری جماعت دکھائی جاتی ہے اور خوشخبری یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان کو ششوں کو قتل کر لیا ہے جو میں نے نمازوں کی اہمیت کو ادھار ہوں کے ذہن نشین کر دئے کیلئے پارہا کی ہیں۔

(حمید الرحمن صاحب رحمہ اللہ ۲۰ دسمبر ۱۹۸۵ء)

”قدر“ کے ایک نئے معنی

حضور نے ۱۰ جنوری ۱۹۸۶ء کو خطبہ جمعہ میں لفظ قدر کے معنی کے معنی میں ایک نئے معنی کا تفصیل سے ذکر فرمایا جو گذشتہ خطبے کے دوران تھا اللہ تعالیٰ نے آپ کو کلام اور دیگر تفصیل سے سمجھایا گیا اس کشف کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

گذشتہ خطبے میں میں نے قدر کو ایک نئے معنی میں بیان کیا ہے یعنی اس نے کھلیا دراصل میرے گوش میں یہ سننے لگے ہوئے موجود نہیں تھے بڑے بڑے بزرگوں کو گذشتہ خطبے کے دوران میں نے دوبارہ گوش دیکھو وہ ہاں صاف طور پر سنا لیا تھا چنانچہ میں نے بھی پڑھا اور ان کی محسوس کو بیان کیا لیکن پوری کوشش نہیں ہوئی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے دعا کی اور اس نے تفصیل سے بتائی کہ جسے جو بہت حیرت انگیز کلام تھا میں اور کئی کئی کے قلمی طور پر ثابت ہیں۔ (حمید الرحمن صاحب رحمہ اللہ ۱۰ جنوری ۱۹۸۶ء)

مالی نصرت کی بشارت

حضور نے ظہور میں صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ دیتے

ہوئے ۹ جون ۱۹۸۶ء کو اپنے ایک تارہ ریکا کا ذکر فرمایا جو آج بھی میرے قلم کے طور پر خطا ہوا تھا۔ جس میں حضور کی حضرت اماں جان سیدہ نصرت جہاں تک صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی اور انہوں نے بڑے پیار اور فرشتوں کی سی مسکراہٹ کے ساتھ ایک شعر پڑھا (جو حضور نے فرمایا تھا اس وقت یاد نہیں رہا) جس کا مفہوم یہ تھا کہ شیخ خودی اپنے پر دئے کے پاس آگئی ہے۔

حضور نے فرمایا اس روڈیا میں بہت ہی عظیم الشان خوشخبری ہے اہل پاکستان کیلئے بھی اور ساری دنیا کی جماعتوں کیلئے بھی اور یہ پیغام ہے ان کے نام بھی جو جماعت کی ترقی کے قدم بڑھنا چاہتے ہیں کہ ایک ملک میں جماعت کی ترقی کیلئے کئے گئے سارے کاموں کو دیکھ کر یہ ہو کر خدا سارے جہان میں اپنی نصرت میں لے کر آئے گا اور تمام جہانوں میں اس جماعت کو ظہور نصیب ہوگا۔ یہ خوشخبری تھی جو میرے خطبے خطا ہوئی اور جماعت کی امانت تھی جو میں جماعت کے سپرد کرتا ہوں۔

(حمید الرحمن صاحب رحمہ اللہ ۹ جون ۱۹۸۶ء)

ایران اور اسلام کی راہی

حضور نے فرمایا

جب مجھے یہ اطلاع ملی کہ ربی اہل نے موت کی سرگرمیوں کو ختم کیلئے نہیں رہے دی بلکہ یادہ معصوموں پر اس سزا کو پھیلایا دیا ہے تو انہیں دنوں میں بہت بے قراری سے دعاؤں کا سہارا لیا اور میں نے ایک روڈیا میں دیکھا کہ

ایسا غیر ملکی فضا میں ایک چارپائی پر میرے پاس بیٹھا ہوا ہے۔

اسی وقت میں نے سب کو بتا دیا اور پڑا خطوط کے ذریعہ بھی کئی دیکر دیا اور یہ امر ہو سکتی ہے مگر ایسا میری گردن میں چھائی کا پھندا نہیں پڑے گا اور میں سمجھتا ہوں کہ ایک کے سایہ میں یہ سارے بھی اللہ کے فضل سے شل تھے وہ ان کا سردار تھا وہ جماعت کا نمائندہ تھا اور خدا کے نزدیک اس کے وقت کی وجہ سے ایک مرتبہ تھا اور ہے۔ جس جو بات میں اس وقت نہیں سمجھ سکا تھا وہ بعد میں حالات نے روشن کی کہ وہ یہ تھی کہ کھلی ایک۔ ایسا اس کی خوشخبری میں تھی بلکہ ان سب معصوموں کی راہی کی خوشخبری اس ایک خوشخبری میں شامل تھی۔

(الفضل انجیل ۱۲ اگست ۱۹۸۶ء)

خدا سے تعلق پڑھا

حضور بیان فرماتے ہیں کہ

آج رات میری توجہ ایک روڈیا کے ذریعہ مبذول کر دی گئی تھی اس روڈیا میں خدا تعالیٰ نے مجھے بتایا کہ جماعت احمدیہ کو دراصل خدا تعالیٰ کے حضور دعا میں کہہ چاہئیں اور نیچے کے لحاظ سے اپنی

دعاؤں پر بھی توجہ کرنا چاہئے اس کا پس منظر یہ ہوا کہ کئی کئی ایسی اطلاعیں ملیں جن کے نتیجے میں معلوم ہوا تھا کہ ہماری دنیا کی بعض جماعتوں نے حکومت پاکستان پر اطلاع دیا کہ انہیں کیلئے غیر معمولی کارروائیوں کی ہیں۔

پس خدا تعالیٰ نے مجھے روڈیا میں یہ سمجھایا کہ یہ دنیا کی کارروائی کوئی حقیقت نہیں تھی کہ دعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اپنا حلق قائم رکھو اور اسے بڑھاؤ اور اسے مضبوط کرو خدا تعالیٰ اپنے فضل اور رحم کے ساتھ تمہارے حالات کو تبدیل فرمادے گا اور یہاں تک کہ تمہیں تازہ فرمائے گا۔

روڈیا میں میں نے حضرت بائی سلسلہ کو کام ایک خاص انداز سے پڑھا جس میں حضرت بائی سلسلہ پر خوشخبری دیتے ہیں کہ وہ بد بخت ہو گا جو خدا کے در پر مانگے جائے اور پھر وہاں لوٹے اور یہ کام کر کے ان کو ہمارے سامنے پڑھا جاتا ہے لیکن اس کام کے بعض ایسے سرے جو روڈیا میں مجھے یاد رہے ہیں اس بار پڑھتا رہا۔ ہمدانی کی حالت میں یاد نہیں رہے اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک پیغام تھا ان معصوموں میں سے ایک معصوم خصوصیت کے ساتھ جو بار بار ہوا ہے چارپائی پر ہوا اور دل پر فضا ہو گیا۔ اس کا مفہوم یہ تھا کہ خدا تعالیٰ اپنی قدرت مافیٰ القادوس سے جب وہ چاہے گا۔ حیرت انگیز قدرت کے کرشمے دکھائے گا۔ اس لئے دعاؤں کے ذریعہ اس پر توجہ کر کے ہونے اس کی رحمت کے قدوس سے چنے ہوئے اور امید رکھو کہ وہ اپنے فضل کے ساتھ حیرت انگیز قدرت کے نشان دکھائے گا اور پھر ایک معصوم جو خاص طور پر میں نے یاد پڑھا اور دو چار معصوموں کے بعد پھر وہ معصومانہ بان پڑھا جاتا ہے۔

ہوا مجھ پر وہ ظاہر ہوا کہ

اور ساتھ پھر وہ دوسرا معصوم بھی اس شعر کا کہ

فکھان الذی افترى اعداى

والا معصوم ہر دو شخص چن چاہیں یہ معصوم جو ہے

ہوا مجھ پر وہ ظاہر ہوا کہ

یہ تو اس کثرت کے ساتھ رات اپنی روڈیا میں منکھتا ہوا اور بار بار پڑھتا رہا ہوں کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ بار بار دوسرے معصوموں سے میری توجہ اس طرف مائل ہو جاتی ہے اس کی تفسیر میں نے یہ کی کہ حضرت بائی سلسلہ کو خدا نے مہدی بنایا ہے اور خدا کا ہادی کے طور پر آپ پر ظاہر ہوا ہے چنانچہ یہ بڑی عظیم خوشخبری اپنے اندر رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے دنیا کی ہدایت کے عظیم الشان سامان پیدا کرنے والا ہے۔

محمدری کی قربانی

اس کے ساتھ ہی میں نے ایک محمدری کو ذبح

کرنے سے متعلق بھی تھارہ دیکھا اور اسی حالت میں جب میں یہ شعر پڑھا ہوں ایک آدمی ایک خوبصورت چھتری لے کر آتا ہے یا چھترا ہے لیکن ذہن میں زیادہ چھتری کا تصور ہے جو بہت خوبصورت ہے داغ صاف ستری چھتری ہے اور اس کو ذرا کرنے کیلئے میری توجہ کو اپنی طرف نہیں کھینچا گیا بلکہ میں معلوم ہوتا ہے کہ مجھے اپنے حال میں مصروف رہنے دیا گیا ہے کہ سراسر سحر ہی اس طرح تھکا چھری لگا دی جاتی ہے جسم کے ساتھ اور چھڑک کر کیا جاتا ہے چاروں گوشوں میں سحر ہی اس گائے کی چھتری کو لے کر ذرا کرنے کیلئے لے جا رہا ہے وہ پاس سے گزرتا ہے اور چھری کو میرے بدن کے ساتھ کس کرتا ہے اور پھر آگے جا کر (میرے ذہن میں یہ ہے کہ کلاس نے اب اس گائے کو ذرا کرنا ہے لیکن وہ کسی انداز میں رنگ میں عسوں نہیں ہوتا بلکہ غوثی کے اظہار کے طور پر (یہ مضمون میرے ذہن میں آتا ہے کہ وہ گائے ذرا کی جائے گی مٹی غوثی کے اظہار کے طور پر نہ کہ کھینچنے کے رنگ میں لیکن چھری کس کرتا جو ہے یہ عموماً صدمے کے ساتھ متعلق رکھتا ہے اس سے ہو سکتا ہے کہ اس میں بیوقوفی پھیلے ہو ہو سکتا ہے جس لئے کبھی کبھی کر دیکھ بدل رہے ہوں اپنی ابتدائی حالت میں اور ظاہر ہونے کیلئے جاری کر رہے ہیں اس پہلو سے اس رویے کے ذریعہ خدا تعالیٰ کا یہ چہرہ ڈالا گیا ہے مقصود مطلب ہو کہ صدقات بھی دو۔ دو خائیں بھی کر اور اللہ تعالیٰ کے فضل پر مکرر ہو۔ (روزنامہ الفضل ۱۵ نومبر ۱۹۹۸ء)

نئی مغزوں کی فتح

مغز جان بڑھتا ہے جس کو ایک نرۂ میں میں نے دیکھا کہ جیسے ساحل کی بس ہوتی ہے ویسی ہی کسی بس میں اور میرے کچھ ساتھی سفر کرتے ہوئے ایک دریا کو عبور کرنے والے ہیں۔ اب یہ جو بس کس حالت کا سفر ہے یہ مجھے یاد نہیں لیکن میں معلوم ہوتا ہے کہ جیسے وہ بس میں لے کر پاس آکر پہنچے اس کے دامن میں ذرا لگی ہے اور کئی جگہ ہے کہ وہ بس خود آگے نہیں بڑھ سکتی۔ تو جیسے ایسے موقع پر مسافر باز کر چل قادی شروع کر دیتے ہیں اس طرح اس بس میں میں آتا ہوں اور کچھ اور بھی مسافر اترتے ہیں لیکن میرے ذہن میں اس وقت اور کوئی نہیں آ رہا۔ مگر یہ یاد ہے ابھی طرح کہ مبارک صلی اللہ علیہ وسلم صاحب جو ہمارے والدینہ ذریعہ تحریک جدیدہ کے کارکن ہیں وہ ساتھ ہیں اور جیسے انتظار میں اور کوئی منتظر نہ ہو تو انسان کہتا ہے کہ میں اس انتہائی لیے ہیں۔ میں اور وہ ہم دونوں دریا میں چھلانگ لگا دیتے ہیں میرے ذہن میں اس وقت یہ خیال ہے کہ ہم خود آسا تیر کر واپس آجائیں گے لیکن مبارک صلی اللہ علیہ وسلم

سے قہر سے سے دور دو ہاتھ آگے ہیں اور وہ مجھے کہتے ہیں کہ میں اب اس طرح ہی دریا پار کرتے ہیں تو میرے ذہن میں یہ خیال ابھی دریا پار کر رہا ہے کہ وہ اپنے جیسے وہ یا سندھ طغیانی کے وقت جا کر تھا ہے اگرچہ کناروں سے چھلانگ نہیں لیکن لہا لب ہے اور بہت ہی بھر پور اور قوت کے ساتھ بہہ رہا ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ نہیں ہم یہ کبھی نہیں گئے کہ نہیں تو مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں کہ نہیں ہم کہتے ہیں اور میں کہتا ہوں کہ نہیں گئے ہیں۔ لیکن مجھے حیرت ہوتی ہے کہ اگرچہ میں کوئی ایسا تیرا نہیں گھراس وقت تیرا کی غیر معمولی طاقت پیدا ہوتی ہے اور چھ ہاتھوں میں بڑے بڑے فاصلے طے ہونے لگتے ہیں یہاں تک کہ جب میں مڑ کے دیکھتا ہوں تو وہ پچھلا کر وہ بہت دور ہو جاتا ہے اور پھر وہ چار ہاتھ لگانے سے ہی وہ اپنی دریا بھی عبور ہو جاتا ہے اور دوسری طرف ہم کنارے لگتے ہیں اور تعجب کی بات یہ ہے کہ اگرچہ مبارک صلی اللہ علیہ وسلم دیکھا میں اپنے آگے دکھائی دیتے ہیں مگر جب کنارے لگتا ہوں تو پہلے میں لگتا ہوں پھر وہ لگتے ہیں اور اس طرح ہم دوسری طرف پہنچ جاتے ہیں اور کھینچتے ہیں ہاتھ لہا لب ہے کہ اس طرح یہاں سے ہاتھ لگ کر دوسری طرف نکالنے کے لئے ہاتھ لگا کر کھینچتے ہیں۔ میں انہیں کہتا ہوں یہ دریا یہاں ختم ہو گیا اور پھر کچھ دیکھنا تھا جو عام طور پر دستور کے مطابق انسان کے ذہن میں آتی نہیں اس لئے روکا تم ہوئے کہ مجھے پھر نہیں لگتا کہ یہ دریا اپنی ہی بات تھا کہ یہ ایک ذرا رخ پیغام ہے جس میں اللہ تعالیٰ کسی نئی منزل کو فتح کرتے ہوئے ہیں۔ تو پھر میری دے رہا ہے اور اگرچہ ایک جھڑا اس کا بھی تک مجھ پر داغ نہیں ہوا کہ وہ ساتھی جو ہیں ان کو ہم کیوں پیچھے چھوڑ گئے ہیں اور ہم دونوں گئے لیکن جاتے ہیں لیکن میری ذہن پر یہ تاثر ضرور ہے کہ اس میں کوئی انداز نہیں تھا بلکہ تو پھر میری کمرہ بازی کی موجوں نے اگرچہ میں کو تو رک دیا ہے لیکن ہمارے سفر کی راہ میں وہ حائل نہیں ہو سکتیں تو اللہ تعالیٰ اس روکا کو بھی جہاں تک میرا تاثر ہے اور یقین ہے کہ جہاں سے توقع سے بڑھ کر ہنسنے والے اور مصافحت کے حق میں اس کی اچھی تصویر ظاہر فرمائے۔ (روزنامہ الفضل ۱۵ نومبر ۱۹۹۸ء)

محترم ملک سیف الرحمان صاحب کا وصال

حضور نے فرمایا: ایک اور درویش جس میں انداز کا بیہوشی تھا اور خوشخبری کا رنگ بھی دیکھی تھی۔ وہ اگرچہ میں اپنے بعض دوستوں کے سامنے بیان کر چکا ہوں لیکن مصافحت کے سامنے عاجز ابھی تک بیٹھ نہیں کی۔ جب حضرت ملک سیف الرحمان صاحب کا وصال

ہوا تو جس دن اس کی اطلاع ملی اس سے چھلک رات میں نے روکا دیکھی کہ اقبال کی ایک مشہور غزل کے دو اشعار میں پڑھا ہوں اور حامل اس میں درد کی کیفیت ہے اور اقبال کی یہ وہ غزل ہے جو مجھ میں کالج کے زمانہ میں مجھے بہت پسند تھی لیکن چونکہ مدت سے پڑھی نہیں اس لئے خوب میں کوشش کر کے یاد کر کے شعر پڑھتا ہوں اور پھر آخر یاد آجائے ہیں اور وہ رواں ہو جاتے ہیں اور وہ شعر یہ تھے

تما نہیں ذوق تماشا وہ تو رخصت ہو گئے
لے کے اب تو وعدہ دے اور عام آیا تو کیا
آخر شب رہے کے قابل قہر کی سی کی ترپ
موج دم کوئی اگر بلائے پام آیا تو کیا
تو بہت ہی دردناک اشعار ہیں۔ اور جب آٹھ کھلی تو میرے دل پر بہت ہی اس بات کا گہرا اثر تھا۔ اور اسی کیفیت کی قیاس معلوم ہوتا ہے کہ سلسلے کے کوئی بزرگ جن کا خدا کے نزدیک ایک مرتبہ ہے رخصت ہونے والے ہیں جو انتظار کی راہ دیکھتے دیکھتے میرے جانے سے پہلے دھماکا پانچاں کے لئے دوسرے دن صبح جب ملک سیف الرحمان صاحب کے وصال کی اطلاع ملی تو اس وقت لاہور کے دوست جو پھر کئی عید بعد اللہ صاحب اور ان کے ساتھ دو اور دکانا تھے مجھے پہلے پہلے پہلے آئے ہوئے تھے۔ ان سے میں نے بیان کیا کہ بعد میں نہیں لے کر کہا کہ میں تنگ فال ہے کہ طوڑ پر لینی اگرچہ تنگ فال کا اطلاق پوری طرح تو نہیں ہوتا مگر ان معنوں میں تنگ فال کے طور پر کہ گویا انداز میں پکا ہے۔ اور جو ہونا تھا وہ پکا ہے اس خواب کے مضمون کو ملک سیف الرحمان صاحب کے وصال پر لگا رہا ہوں۔ اگرچہ وہ اس عرصہ میں ملے رہے ہیں لیکن جس رہے کے انہیں تھے خواب میں جیسا کہ میرے ذہن پر اثر تھا کہ اس سے پہلے کوئی انسان رخصت ہونے والا ہے یہ ان پر صادق آتا ہے اور دوسرا خیالی یہ تھا کہ ملک صاحب کو خواہش تو بہر حال یہی ہوگی کہ میں بھی رلوہ چوں اور پھر رلوہ میں دیکھی ہو اور اس تخریب میں شمولیت ہو تو اس خیال سے اگر اس پر اطلاق ہو جائے تو کوئی ہیرا از قیاس بات نہیں۔

آپ کو میں یہ روایت کرتے ہوئے اس ذہنی تحریک کرتا ہوں کہ اللہ کرے کہ یہ انداز کا چلو یہاں تک ہی نہ آئے جو دوسرا پہلو ہے دایمی کا اس کے آثار جلد از جلد ظاہر ہوں اور اللہ ہے فعل کے ساتھ ایسی حالت میں لے کے جانے کہ کم سے کم تکلیف کی خبریں ملیں۔ اب کے بعد خدا کرے یعنی میں تو دعا کے گھم گھم پہلے کہہ رہا ہوں کہ ظاہر ہر چیز ناگہن بھی ہو تو دعا کے ذریعہ ممکن ہی نہ سکتی ہے یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ اب کے بعد ایسی تک کوئی فوت ہو رہا ہے جو سلسلہ ہے وہ جاری رہے گا لیکن دعا

کرتے وقت یہ کہتے ہیں کہ حرج ہے کہ کوئی بھی نہ ہو۔ اس لحاظ سے میں آپ کو کہہ رہا ہوں کہ اگر کم سے کم لوگ اگر فوٹ ہو سکیں کا مقصد یہی ہے تو کم سے کم لوگ اس عرصے میں وفات پائیں اور کم سے کم لوگوں کے متعلق پھر یہ دردناک مضمون صادق آئے کہ

تما نہیں ذوق تماشا وہ تو رخصت ہو گئے
لے کے اب تو وعدہ دے اور عام آیا تو کیا

(فضائل ۱۵ نومبر ۱۹۹۸ء)

ایک غزل کا پس منظر

حضور نے غزل آپ کیلئے کا پس منظر بیان کرتے ہوئے روایا کا ذکر کیا کہ

”رہا جو چھلکے دنوں دیکھی جس کے نتیجے میں میں نے ایک غزل بھی غزل تو جماعت تک پہنچ گئی ہے لیکن اس کا پس منظر نہیں پہنچا۔ اس لئے میں وہ بھی بتا دیا جاتا ہوں۔ مجھے دنوں میں نہ سوچا کہ دیکھ میں چونکہ وہ دنوں میں نہیں ہو سکتے اس لئے کہوت کے ساتھ جماعتوں میں ملے کے جائیں اور اللہ کے فضل کے ساتھ جو پڑھیں مل رہی ہیں بہت ہی بھر پور ملے رہے پاکستان میں سوئے ہیں۔ اور دوستوں کے بڑے اطمینان کے خلاف رہے ہیں کہ بڑی مدت کے بعد دل کی منتظر دور کوئی اور جواس طے میں لطف آیا اگرچہ یہ سالانہ جلسہ تھا اور وہ رلوہ کی کیفیت نہیں تھی مگر میرے لئے یہ ہونے کے باوجود بہت ہی زیادہ ایمان افروز اور تسکین بخش تھا۔ چونکہ میں عموماً طے کے موقع پر کئی نظم پیش کیا کرتا ہوں میں نے ایک غزل بھی پیش کی جس کا عنوان تھا۔

”غزل آپ کیلئے“ وہ عام دستور سے کچھ ہٹی ہوئی ہے اور شاید ششہ والوں سے تعجب بھی کیا ہو مجھے یہ کہ اس بھی اس طرز پر غزل کیلئے کیا گیا مقصد ہے تو چونکہ ایک خواب کے نتیجے میں یہ لکھی گئی تھی اس لئے وہ خواب آپ کو بتاتا ہوں۔

میں نے روایا میں دیکھا کہ کوئی عزیز ہے وہ میرے لئے ایک معرہ پڑھتا ہے اور وہ معرہ خواب میں بالکل موزوں ہے یعنی یا قاضی باذن معرہ ہے لیکن اٹھنے کے بعد پورا دیکھیں رہا لیکن آخری حصہ اس کا یاد رہا جس کے مطابق پھر یہ غزل لکھی گئی۔ مضمون اس کا یہ تھا کہ لوگ آجکل کے زمانہ میں افتاء کے زمانے میں ایسے اپنے شعر لکھ کر بھجواتے رہتے ہیں انہیں کہتے رہتے ہیں تو اجازت ہو تو میں بھی کہوں ایک غزل آپ کیلئے۔

غزل آپ کیلئے کہ لفظ بیہوشی میں جو رہا دیا میں دیکھے گئے تھے اور یہ کیوں میں کیا الفاظ تھے اس کی تفصیل یاد نہیں رہی چنانچہ ”آپ کیلئے“ کو

بہشتی صفحہ: (۵۸) پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی عظیم تحریک دعوت الی اللہ اور ہندوستان میں اسکے شیریں ثمرات

ظہیر احمد خدام
ناظر دعوت الی اللہ
بھارت

نوازا کہ جماعت اپنے سالانہ بجٹ میں اردوں
کروڑوں میں داخل ہو چکی ہے۔ انفرادی لحاظ سے بھی
اور جماعتی سطح پر بھی اس سال دسویں سال میں اللہ تعالیٰ نے
غیر معمولی طور پر اضافہ فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح
الرابع نے 1993ء سے جب سے عالمی بیعت کا
ایک نیا نظام شروع فرمایا۔ جماعت ہر سال کرشمہ کے
مقابل پر رقم ہوتی چلی گئی۔ یہ ایک اہم عظیم الشان
روحانی قدم ہے جب سے دینی بنی ہے کبھی بھی ایسا
واقعہ نہیں ہوا کہ چار بجھل میں اس کی واضح پیشگوئی
پائی جاتی ہے مگر اس آواز کے زمانہ میں بھی کیا واقعہ
روشن نہیں ہوا اور اصل یہ سچ بھی کہ زمانہ کیلئے مقدمہ
اور خلافت راجہ کے بارگاہ دور میں اس کا آغاز ہوا۔
1993ء سے اب تک کی ہر سال ہونے والی بیعتوں
کی تفصیل اس طرح ہے۔

204308	1993
421753	1994
847725	1995
1602721	1996
3004585	1997
5004591	1998
11905909	1999
40000000	2000
80000000	2001

بھارت 14,29,91,520
عالمی بیعت کا نظارہ تو دیکھ
آنے والے دور کا تارہ تو دیکھ
ہن رہے تازہ زمین و آسمان
اک نئی دنیا کا نظارہ تو دیکھ
قارئین کرام! اس عداود شہر سے بخوبی اندازہ
لگایا جاسکتا ہے کہ دور خلافت پر بیعت میں اس قدر تیزی
کا ساتھ جماعت احمدیہ کی طرف مومنوں کی غلبہ قیام
ہوا، اس تعلق سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا
ایک بصیرت افروز اقتباس ملاحظہ ہو۔

۱۲ اگست ۱۹۸۰ء کو خلیفۃ المسیح فرماتے ہیں۔
”اب جبکہ ہم ہزاروں سے لاکھوں اور لاکھوں
سے کروڑوں میں داخل ہو رہے ہیں یا دیکھیں کہ کچاس
لاکھ پر ہمارا قدم رکھا نہیں ہے میں امید رکھتا ہوں اور
پوری طرح اُمید ہے میں اس بارے میں منصوبہ بنا کر
جماعت کے سربراہوں سے جو مختلف سکول سے آنے
ہیں گفتگو کر چکا ہوں ہرگز بیعتوں کو اللہ تعالیٰ ہمیں اگلی
دفعہ ایک کروڑ ہونے کی توفیق عطا فرمائے جب ہم
ایک کروڑ ہو جائیں گے جیسا کہ مجھے ہماری امید ہے
ہم کو خوش ضرور کریں گے اللہ تعالیٰ اس صورت میں
اگلے سال کے دو کروڑ بیعتوں اس طرح اگر یہ سلسلہ
بڑھے تو چار سالوں میں تمام دینی آخرت کے
قدموں کے نیچے ہوگی اور یہ منصوبہ وہ ہے کہ کھنڈ خورش
نہی پڑتی نہیں ہے یہ قرآنی تعلیمات پہنچی ہے اور ان
تعلیمات پر عمل درآمد کے نتیجے میں جب ہم ملت سے
منصوبہ بناتے ہیں اور ہر سال اس کی پیروی کرتے ہیں

ہو گئے اور شکر و امتنان کے جذبات سے سرشار ہو کر وہ
اپنی جگہ گاہوں کو آسودگی سے ترک کرنے لگے
دوسری طرف جب دشمن دین میں کون کی مصلحت پائی
ہوئی نظر آئے لگیں تو وہ غیظ و غضب میں مبتلا
ہو گئے۔ دشمنان دین کی قدیم ملت کے موافق وہ اس
الہی نواز کو جھانسنے کیلئے ہر قسم کے چھکنڈے استعمال
کرنے لگے۔ مگر ان سب مخالفت حالات کے باوجود
جماعت احمدیہ کا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھا۔ مسیح
فطرت لوگوں نے مخالفت پر دو گیندہ کی پرواہ کئے بغیر
حق و صداقت کی آواز پر لبیک کہا اور لوگ جوتی در جوتی
آغوش احمدیت میں آئے۔
قارئین کرام خلافت راجہ کے بارگاہ دور میں
بالخصوص ہجرت لندن کے بعد جماعت احمدیہ اپنے اوپلو
بالخصوص امام کی قیادت میں تبلیغ دعوت الی اللہ کے میدان
میں جس برق و تیزی کے ساتھ آگے بڑھی۔ اعداد و شمار
کی روشنی میں جب ہم اس کا جائزہ لیتے ہیں تو یہ چٹا
ہے کہ جماعت احمدیہ کو اس قابل عرصہ میں حاصل
ہونے والی عظیم الشان ترقیات تمام تر حساب کتاب
کے اندازوں اور انگلوں سے بالکل باخبر آتی ہے جس
طرح سے اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ و وعید حاصل الذہین
التہجواک فوق المنہجس کشفوا الی یوم
القیامۃ کے تیرے مومنین کو تیرے منکرین پر قیامت
تک بخش دیگا۔ گاہ کے موافق یہ ساری قوم کو تیرے پر تیر
شعبہ ہائے زندگی میں غلبہ بخشا۔ اسی طرح سچ بھی
سے اللہ تعالیٰ نے سبکی وعدہ کیا ہوا ہے اور یقیناً وعدہ
پورا ہوگا اور اس کے قطعی ثبوت یہ دیکھ رہے ہیں۔

جماعت احمدیہ کو ان فاعلم میں نہ صرف مدد کی
لحاظ سے طلبہ صعب ہو رہا ہے بلکہ جائیداد و املاک کے
لحاظ سے سہ اور دشمن ہاکسز کے لحاظ سے تعلیمی طبق
مراکز کے لحاظ سے غرض ہر پہلو سے جماعت کے قدم
آگے بڑھ رہے ہیں۔ دشمن احمدیت کے ذریعہ
پاکستان میں باغیہ دہشت میں یا دنیا کے بعض دور ملک
میں شہریدہ کی جانے والی چند مساجد کے مقابل پر اللہ
تعالیٰ نے دنیا ہمیں ہزاروں مساجد سے نوازا۔
پاکستان کی جنگوں میں پابند سلاسل بعض ایسروں کی
قریبائیوں کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے ہزاروں لاکھوں
افرو کو شکر اور برکت کی آسیر سے نجات دلا کر
جماعت احمدیہ کے ذریعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی
داخل فرمایا۔ پاکستان میں اگرچہ احمدیوں کی دوکان میں
لوٹ کی گئی مگر جلا دیئے گئے تو اللہ تعالیٰ نے ساری
دنیا میں جماعت احمدیہ کو اس قدر راجہ و بادشاہ کے

میں بچائی ہے اور آج ہزار ہا سینوں میں یہ لوہل رعی
ہے اس کو سمجھنے نہیں دینا! اس کو سمجھنے نہیں دینا
خدا نے واحد و یک کی قسم اس کو سمجھنے نہیں دینا اس مقدس
امانت کی حفاظت کر وہ خدا سے ذوالجلال والا کرام
کے نام کی قسم کہ کہتا ہوں اگر تم اس بیعت کے شکنجے سے
روکے تو خدا اسے کبھی سمجھنے نہیں دے گا یہ یوں پابند ہوگی
اور پیلے کی اور سیدنا سیدہ روشن ہوگی چلی جائے گی۔ اور
تمام روئے زمین کو گھیر لے گی اور تمام تاریکیوں کو
انہاں میں بدل دے گی۔
چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے دور خلافت
میں جماعت احمدیہ کو عظیم الشان ترقی نصیب ہوئی اور
ہر ترقی کسی افاق کا نتیجہ نہیں بلکہ خدا کی عطا کردہ ایک اہل
حصہ ہے اور علماء اہمیت و اولیاء عظام صدموں سے اس
کی منادی کرتے آئے ہیں کہ امام مہدی کے زمانہ میں
اسلام کو عظیم الشان فتوحات نصیب ہوں گی اور اسلام کو
تمام ادیان پر غلبہ حاصل ہوگا چنانچہ ہمارے مساجد حالات
میں خدا کے ہاتھ سے قادیان کی کمانہستی میں پڑ گیا
دو چھوٹے طوفان اور طاعون خیر اسواج کا مقابلہ کرتا ہوا
نشو و نما پایا۔ نئی کوئٹہں پھوٹیں سرسبز و شاداب شاہیں
کل آئیں۔ پھر دیکھتے دیکھتے ہر شاخ شاخ شرمیں
تبدیل ہوئی۔ بارش میں خزاں کے بعد بہار آتی مشرق
الہی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم خدا اور اس کے رسول کی حجت
میں مستحق ہو کر نمودار ہوئے گئے۔

اب اسی گشت میں کوکراحت و آرام ہے
وقت ہے اب جلد آؤ اسے آوارگان دشت خدا
خلافت راجہ کے آغاز میں ہی حضور نے دعوت الی
اللہ کا عظیم الشان منصوبہ جماعت کے سامنے رکھا
اور جماعت احمدیہ کے ہر فرد کو دعوت الی اللہ کے
فریضہ کی ادائیگی کی تاکہ فرمائی اور فرمایا کہ تبلیغ
صرف تبلیغ امری کا کام نہیں بلکہ ہر فرد جماعت کا
یہ فریضہ ہے کہ وہ دعوت الی اللہ میں حصہ لے۔
چنانچہ ساری دنیا نے حضور کی اس تحریک پر کھنڈ
والہانہ اعزاز میں لبیک کہا کہ عالمی بیعت کی
نقارہ بپ اور کروڑوں لوگوں کا ایک وقت جماعت
احمدیہ مسلمہ میں داخل ہونا اس کا ایک منہ بولنا
منجوت ہے۔

جماعت احمدیہ کے ذریعہ ساری دنیا میں اسلام کو
محصّل ہونے والی اس عظیم ترقی پر خدا اور اس کے
رسول اور اس کے دین سے حقیقی محبت دیکھنے والے خدا
تعالیٰ کے اس عظیم احسان کو یاد کرتے ہوئے سرسبز و
خوش

آج ایک ایسے محسن و جود کی یاد میں کچھ لکھتے بیٹھا
ہوں جو ہماری زندگیوں پر اس قدر چھا گیا ہے کہ بعض
مرتبہ احمدی تو بس دنیا و ملامت سے ہے جاز ہو کر اس محسن
و مشفق و جود کی یاد میں گم رہتے ہیں اور یہ حال صرف
بکھراور اور پاشور احمدیوں کا ہی نہیں بلکہ چھوٹے
چھوٹے ایسے جو دین و دنیا کا اس قدر مشغول
نہیں رہتے خود کو اس کے خیال میں گم پتے ہیں جس
نے ایک محبت کرنے والے وجود کو انگوٹھوں میں سوکر
دل و دماغ میں ہیست کر دیا ہے۔

ایسے عظیم محسن کی یاد میں لکھتے ہوئے سوچتا ہوں کہ
کیسے لوگوں کو اس سے شروع کروں۔ کس واقعہ کو مضمون
قرع اس پر بکھیروں اور کس کو چھوڑ دوں۔ پلن پر ایک
جبر جبری طاری ہے اور قلم میں کچھ لکھا ہٹ۔ سب کچھ
ذہن سے اس طرح گزر رہا ہے جیسے کہ تار میں سے
برقی روک بانی کا احساس غالب ہے۔ اور اس پر طرم
یہ کہ لکھتا ہے وہ اللہ تبارک کے ہمارے عجب
امام کی زندگی کا اوزار چھوٹا ہے بلکہ آپ کی حیات
روحانی کی ایک مرغوب خدا کی ہاں تاریں کچھ
گئے ہوں گے کہ کائنات نے سیدنا حضرت قدس سرہ
طاہر محمد خلیفۃ المسیح الرابعؒ رحمہ اللہ تعالیٰ کے دور
بارگاہ میں دعوت الی اللہ کے تعلق سے کی جانے والی
ساری جہاد اور اسی کے نتیجے میں حاصل ہونے والی
عظیم الشان کامیابیوں کے تعلق سے کچھ عرض کرنا
ہے۔ لیکن اس سے قبل دعوت الی اللہ کے تعلق سے
حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک وصیت ہے جس سے اس
مضمون کو شروع کرتا ہوں۔

”اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامو! اور
اے دین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اب اس
خیال کو چھوڑ دو کہ تم کیا کرتے ہو اور تمہارے ذمہ کیا
کام لگائے گئے ہیں تم میں سے ہر ایک مبلغ ہے اور ہر
ایک خدا تعالیٰ کے حضور جو جبرہ ہوگا۔ تمہارا کوئی بھی
پیشہ ہو کوئی بھی تہوار کام ہو دنیا کے کسی خطہ میں تم میں
رہے ہو کسی قوم سے تمہارا تعلق ہو تمہارا اولین فرض یہ
ہے کہ دنیا کو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جلاؤ اور ان کے
اندھروں کو نور میں بدل دو اور ان کی موت کو زندگی
کلیں اللہ تعالیٰ کرے کہ ایسا ہی ہو۔

(ظہیر احمد فرمودہ ۲۵ فروری ۱۹۸۳ء)
پھر آپ نے ۱۲ اگست ۱۹۸۳ء کو خلیفۃ المسیح
فرمایا۔
”خوشی اور مسرت اور عزم اور یقین کے ساتھ
آگے بڑھو تبلیغ کی جو جرت ہم سے مولا نے ہم سے دل

اور دعائے اللہ سے مدد چاہتے ہیں تو یہ منصوبہ بھرا اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں میں آج تاحہ اور اب تک کا میرا سب کچھ ہے اس نے ہمیں بھی بڑی نیکی کیا۔

(جلد ۱۷ ص ۱۹۹)

قارئین کرام دیکھئے کس طرح ناموافق حالات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی فتناؤں کو چھوڑ فرمایا۔ آسمان احمدیت پر دھما ہونے والے تغیر عظیم پر سب حیران ہیں۔ بظاہر ممکن بات کو کس طرح اللہ تعالیٰ ممکن بناتا چلا گیا۔ احمدیت کے ذریعہ ایسی ہی زندگی اور نیا آسمان معرض وجود میں آیا ہے اور یہ سارے واقعات ہمیں بتاتے ہیں کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے فضائل جو بشارتیں جماعت کو عطا ہوئیں تھیں وہ یقیناً پچ ہیں اور آپ اللہ رب خدا کی طرف سے ہیں۔

گلشن احمد میں جنم لینے والی تہذیبوں کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کچھ اس طرح ذکر فرمایا ہے۔

”خدا ایک ہوا چلائے گا جس طرح موسم بہار کی ہوا چلتی ہے اور ایک روحانیت آسمان سے نازل ہوگی اور غلبہ باد و موسم ملک میں بہت جلد پھیل جائے گی جس طرح ٹکلی مشرق و مغرب میں اپنی چمک ظاہر کر دیتی ہے ایسا ہی روحانیت کے ظہور کے وقت ہوگا تب جو نہیں دیکھتے تھے وہ دیکھیں گے اور جو نہیں سمجھتے تھے سمجھیں گے۔ اور اس میں اور سلامتی کے ساتھ راقی پھیل جائے گی۔“ (کتاب البرہین ص ۷۷)

جس زمانہ میں اور جن حالات میں حضرت اقدس علیہ السلام نے یہ خوشخبری دی تھی بظاہر ایسے نہیں لگتے تھے کہ یہ حرف برف پوری ہوگی آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے ساری دنیا یہ ایمان افروز نظارہ چشم قدم دیکھ رہی ہے کہ شہر و دیہات کی ہوا اس زور کے ساتھ چل رہی ہے کہ بارگ مصلیٰ مصلح کی ہر شاخ و برگ ہر شریعت میں تبدیل ہوگئی ہے اور وہ لوگ جن کی فطرت میں سعادت ہے اور کمال حق کیلئے ایسا مستعد رکھتے ہیں اور جن کے دلوں کے کھلی گھوٹوں میں اسلام کی نئی صحت پھیل چکی ہے وہ ملاؤں کے بولے پر پھینک دیا اور ایذا رساندوں کے ہاؤز اس زندگی میں جہنم کی طرف دھکا دیا اور ایک دہے ہیں ایسا مصمم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس دریا انگیز شعر نے قلوب مومنین میں غیرت و محبت کا احساس بے دوا کیا ہے فرماتے ہیں۔

تھن پیٹھے ہو کنارے جوئے شیریں حیف ہے سروین بند میں چلتی ہے نہر خوشگوار حقیقت یہی ہے کہ اس زمانہ میں قرآنی علوم و معارف کی جو شیریں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہمیں مل رہا ہے ایک غیر معروف قصبہ کا دیان میں جاری کردی گئی تھی آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف ہندوستان میں بلکہ دنیا کے 178 ملک ایک کے لوگ اس چشمہ ساینی روحانی تغلک کھج رہے ہیں۔ جیسا کہ ایک اور جگہ حضور نے فرمایا ہے۔

ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پینے لگی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھ گیا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا (جلیات الہیہ)

قارئین کرام جیسا کہ اوپر ذکر کر چکے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی نے مسند خلافت پر متکثر ہونے کے تصور سے عرصہ کے بعد احباب جماعت میں دعوت الی اللہ کی مبارک تحریک کا آغاز فرمایا اور دنیا بھر کی جماعتوں کو حضور نے مجھوڑا اور فریضہ تبلیغ کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ تبلیغ صرف مبلغ باسری کا کام نہیں بلکہ ہر فرد پر لازم ہے کہ وہ تبلیغ کرے اور حق و صداقت کی آواز کو دوسروں تک پہنچائے اور دلائل و براہین کی روش سے اسلام کی حقانیت اور قرآن کریم کی انصافیت دنیا پر ثابت کرے چنانچہ حضور انور کی اس تحریک کے نتیجہ میں دنیا بھر کی جماعتیں بیدار ہوئیں اپنے اپنے ذرائع و وسائل کو بروئے کار لائی ہوئی میدان تبلیغ میں کود پڑیں۔

تعمیم ملک کے بعد قادیان اور ہندوستان میں تبلیغ و دعوت الی اللہ کے کاموں میں جمود کی کیفیت طاری تھی۔

بیعتوں کی تعداد بہت کم تھی مگر 1981ء میں حضور کے سفر ہند کے ساتھ ہی ہندوستان کی تقدیر جاگ اٹھی اور تبلیغ و دعوت الی اللہ کے ایک درخشندہ باب کا آغاز ہوا چنانچہ حضور نے جس سالانہ قادیان 91ء کے مسودہ پر احباب جماعت ہندوستان کی دیلی غیرت کو لگا کر اسے ہونے فرمایا۔

”اے ہندوستان والو! اے بھارت کے احمدیو! آج اس عزت و سعادت کو جو خدا تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائی تھی دوسرے ملکوں کو ہم اپنے سے چھین کر لے جانے کی اپزوت دو گئے کیا تم باہر پر ہاتھ دھرے پیٹھے دھو گے اور افریقہ اور امریکہ اور جاپ اور دنیا کے دوسرے ممالک تبلیغ کے ذریعہ احمدیت کا پیغام پھیلانے میں تم آگے بڑھتے چلے جائیے گے اگر ایسا ہوا تو بہت بڑی بد قسمتی ہوگی“

حضور آپ پر اللہ تعالیٰ کی بڑا بڑا ہزار ہا رحمتیں نازل ہوں۔ کسی کی اس خواہش اور دعاؤں کے نتیجہ میں ہندوستان کی جماعتیں بیدار ہوئیں اور تبلیغ و دعوت الی اللہ کے میدان میں شہریوں کی طرح دھناتے ہوئے غازیوں کی طرح حج کے ترانے گاتے ہوئے آگے بڑھیں اور مسلسل بڑھتی رہیں۔ نتیجہ ہمارے سامنے ہے۔ آج حج اور کرامانی کا پرچم ہندوستان کے ہاتھ میں ہے۔ دنیا کے تمام ممالک کے مقابلے پر ہندوستان کی جماعتیں آگے ہیں۔ اور ہندوستان کا ہر احمدی شہر و

اتحاد کے جذبات سے سرشار ہو کر خدا کے آگے سرخود ہے کہ اس نے ہمارے پیارے ام کو دی تھنا کے مطابق ہمارا ہندوستان کو ہی بٹایا اللہ اللہ۔ چنانچہ جب سے عالمی ہیبت کا آغاز ہوا ہے ہندوستان میں ہونے والی بیعتوں کی تعداد اس طرح ہے۔

1993-94	14,000
1994-95	45000

1995-96	1,10000
1996-97	2,87000
1997-98	6,47790
1998-99	17 10344
1999-2000	2,1200000
2000-01	4,0538000

ہندوستان کی ان بڑھتی ہوئی ضرورتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے سیدنا حضور انور نے قادیان میں نظارت و دعوت الی اللہ کا بھی قیام فرمایا چنانچہ اب یہ نظارت ہندوستان میں دعوت الی اللہ کے تمام کاموں کی احسن و بھلا نگرانی کر رہی ہے۔ فائدہ لفظی ذالک۔ جماعت احمدیہ کو حاصل ہونے والی اس عظیم الشان ترقی سے قلوب مومنین میں جہاں ایمانی جوش اور ولہ کے ناقابل بیان جذبہ و احساسات اٹھ رہے تھے وہاں دشمن غیظ و غضب میں جھکا ہو گئے اور حیران و ششدر ہو گئے شہر و دیہات میں سے سے انکار کرتے رہے۔ اور اپنے ہم خیال لوگوں کو بھڑائی ملی دلائے کے لئے انہوں نے یہ پروپیگنڈہ شروع کر دیا کہ جماعت احمدیہ بھوت سے کام لے رہی ہے یہ جو بیعتوں کی تعداد دشمنان کے عالمی جلسوں میں پیش کئے جاتے ہیں وہ بے بنیاد ہیں وغیرہ حتیٰ کہ ہمارے پیارے ام کو ایک مسودہ پر غلیظ طور پر اس بات کا اعلان کر دیا کہ اگر جو اعداد و شمار جماعت کی طرف سے پیش کئے جاتے ہیں وہ حقائق پر مبنی ہیں۔ اس میں کوئی مبالغہ یا طعنہ باقی نہیں ہے۔ جماعت کو حاصل ہونے والی یہ عظیم الشان ترقی ان کیلئے ناقابل یقین تھی ان کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ جماعت کی عاجزانہ کوششیں اس قدر اثر اور ہو سکتی ہیں اب ان کی حضوں میں کھلبلی مچ گئی ہے وہ شدید ہلکا ہٹ میں جھکا ہو گئے ہیں۔

جماعت کی یہ عظیم کامیابی کسی سے چھپی نہیں رہی بلکہ ان کے بڑے بڑے ہی نہ توں طوعا و کرہا۔ اس بات کا محکم کھلا اعتراف کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ چنانچہ حضرت روزہ ”نئی دنیا“ اپنی اشاعت میں لکھتا ہے۔ ”یہ بات بہت ہی افسوس کے ساتھ لکھنی پڑ رہی ہے۔ کہ ہمارے بڑے بڑے علماء و مقام کی کوششوں کے باوجود قادیان و حرم بھارت میں روز بروز پیچیدگی اور بے ایک سروے رپورٹ کے مطابق اب تک پورے بھارت میں پانچ کروڑ سا دھ لوگ مسلمان قادیان کی جال میں پھنس چکے ہیں۔“

الفصلیٰ ما شہدت بہ الا عداۃ انکے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہندوستان میں اس تعداد میں مزید تین کروڑ سے زائد احمدیوں کا اضافہ ہو چکا ہے۔ اللہ اللہ۔

اعداد و شمار کے مطابق اس وقت پوری دنیا میں مس کر دہ احمدی امام وقت کے ہاتھ پر اس طرح احمدی شیعہ ہیں جیسے ایک گھر میں افراد خاندان باہم مل بیٹھے ہوں۔ ام کو اسے کی عالمی شہرت نے تمام تر جغرافیائی فاصلوں کو نکمر بنادیا ہے۔ اب برقی رفتار کی

کے ساتھ گھروں میں اکٹاف عام میں بھیجے ہوئے احمدی اپنے ام کی کانیزہ نصائح سے مستفیض ہوتے ہیں اُمت و اعدہ کی شکل میں تو یہ حقیقی حسین شہر نظر آ رہا ہے مختلف رنگ و نسل کے لوگ مختلف زبانیں بولنے والے حقیقی اسلامی اخوت و محبت کے رشتہ میں اس طرح شلک ہیں کہ باطنی اعمال کا تصور ابھرتا ہے۔

تبلیغ و دعوت الی اللہ کے میدان میں تائید و نصرت الہی کے ایسے واقعات ہیں کہ ایمان میں تازگی اور روح میں ایک سرور کی کیفیت پیدا ہوتی ہے ایسے واقعات بے شمار ہیں۔

مگر حواث مومنوں کے پیش نظر صرف ایک واقعہ کا ہی ذکر کیا جائے گا۔ جن کا تعلق امر سے ملک ہندوستان سے ہے۔

صوبہ کرناٹک میں ایک جگہ مولویوں نے سنے احمدیوں کی شدید مخالفت کی ان کا جریزہ تھا اس نے اعلان کیا کہ وہ احمدیہ کو مخالفت میں بھر پور خطبہ دے گا وہ جس پر چاہے اتنا قہار کرے جس سکڑے ٹکر ہوگی اور وہیں فوت ہو گیا جو لوگ جنازہ لے جا رہے تھے ان کا ایک کار سے ایکسپنڈ ہو گیا سارے حاضرین شدید ڈر گئے۔

کرناٹک کے ضلع بھاپور میں ایک شخص شدید مخالفت کرتا تھا جس بھی جو مخالفت میں شرکت اختیار کرتا تھا اس کا قاتل کر دیا اور اس طرح قاتل کی بات ماننے پر مجبور ہو جاتے اس کا ایک والد بھی نے کہا کہ تمہیں وہ عذاب ہوگا جس سے اب اچھی جتنی بچ سکا تھا۔ وہ شخص ۹ آسمان کے ساتھ گاڑی میں سڑ کر رہا تھا گاڑی کی رفتار تھی ایک ٹک سے گرا گئی اس نے دروازہ کھول کر ہر جگہ چلا لگا دی اور اس کا سر پور چور ہو گیا باقی گاڑی کے افراد نے علاقہ میں شور مچا دیا کہ کدی مر ارجو ہمت کا دشمن تھا۔

دعوت الی اللہ کرنے والے ایک گاؤں پیچھے اور امام مہدی کی آمد کا پیغام دیا۔ گاؤں والوں کو ہیبت کرنے کو کہا اس گاؤں میں ایک بڑی کھسی ماہرت عورت تھی اس نے کہا کہ میں ان کا ساتھ دوں گی ساتھ ہی اس نے اپنی ایک خواب سنائی کہ ایک بنت قین میں نے دیکھا کہ میں ایک راستہ پر جا رہی ہوں۔ راستہ میں ایک گیت نظر آیا دروازہ کے اندر سے بھاگ کر دیکھا تو پتہ چلا کہ یہ جنت کا دروازہ ہے۔ وہاں سفید چوکی والے ایک بزرگ کھڑے تھے۔ ان سے پوچھا کہ کیا میں جنت میں داخل ہو سکتی ہوں تو اس بزرگ نے کہا کہ ہماری جماعت میں داخل ہو کر ہی داخل ہو سکتی ہو۔ عورت نے سوال کیا کہ جماعت کہاں ہے؟ بزرگ نے کہا کہ آئے والے ہیں عورت نے کہا کہ میں تو آپ کی آمد کا انتظار کر رہی ہوں۔ چنانچہ اس عورت کے ساتھ گاؤں کے ۲۵ افراد نے احمدیت قبول کرنے کا اعلان کر دیا۔

ہا چل پڑیں کہ ایک دوست ہر گن مخالفت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی قادیان دارالامان میں تشریف آوری۔ ایک جائزہ

محمد انیس غوری تاظر اصلاح دارالامان قادیان

پس منظر:

1947ء میں تقسیم ملک کے بعد جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی علیہ السلام رضی اللہ عنہ اور قادیان و پنجاب کی احمدی آبادی پاکستان ہجرت کر گئی تو قادیان دارالامان کے مقامات مقدمہ و شہادت اللہ کی حفاظت و آہلی کی غرض سے عین سو تیرہ درویشوں کو رکھا گیا۔ بعد ازاں حالت محسوس ہونے کے ساتھ ساتھ ہندوستان کی احمدی جماعتوں سے رابطہ بڑھتا گیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی حوصلہ افزائی اور رہنمائی سے ہندوستان کی جماعتیں ترقی کرتی رہیں حتیٰ کہ جب 1982ء میں سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعی نے مسند خلافت پر محکم ہونے کے ساتھ ہی دعوت الی اللہ کی جو عالمگیر تحریک جاری فرمائی تو ہندوستان کی جماعتوں کو بھی اس شہر مطہر کے شرات سے لئے شروع ہو گئے پھر حضور کی 1984ء میں لندن ہجرت کے بعد حضور کی غیر معمولی توجہ اور مسلسل براہ راست رہنمائی کے نتیجہ میں 1989ء کے صدر سالہ جشن تشریف عام جماعت کے احمدیہ ہندوستان نے نو پانچ مقامات حاصل کر لیا۔

تقد۔ اگرچہ یہ ترقیات ہمارے پیارے اولوالعزم مام حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہندوستان کی جماعتوں سے اس توجہات کے مطابق اپنی ابتدائی مراحل میں تھیں۔ مگر زمانہ میں ایک احمدی دوست کو اللہ تعالیٰ نے یہ ذرا دکھائی کہ ”حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام قادیان تشریف آئے ہیں اور خوشی کا ظہار فرماتے ہیں۔ یہ یہی خوشی کو کھانا ہو چکا ہے کہ میرے بچوں کو بھی جب انسانی کائنات کی وہ عدم مسئولیت کا وہیر سے زچہ۔ اور سوچیں کہی، درست حالت میں بھی میں فری قوجہ کی گئی کہ اس بھی کو اس قابل بنایا جائے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اس پر سوار ہو کر میرا فرما سکیں۔“

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا۔

”اس سے میں سمجھا کہ مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ پیغام بھیجا گیا ہے کہ ہندوستان کی جماعتوں کو اب تیزی سے ترقی دینا ہے ان کے پاس ذرا محسوس نہیں ہیں بد وقت کا شکار ہیں۔ اس لئے ان کی طرف خصوصی توجہ دی جائے چنانچہ احمدیہ قادیان کی جماعتوں سے دور دوا بر جہ براہ راست رابطہ پیدا کیے گئے۔ ان کی نہ دیر کا خیال کیا گیا اور جب خدا تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی تو قادیان کی بھی اور ہندوستان کی بھی پورا کرنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن صرف بات بات کافی نہیں

ہے بلکہ مستقل نوعیت کے انتظامات جاری کرنے کی ضرورت ہے۔“

(افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ قادیان 1991ء بحوالہ اخبار جہد 5 مارچ 1992ء صفحہ 7)

للمی سفر قادیان کی آسان پر تیار

میں یہ بات بھی جو خدا تعالیٰ ارشاد کے تحت حضور نے قادیان تشریف آوری سے چند سال قبل ہی شروع فرمادی تھی لیکن اللہ تعالیٰ ہجرت کے طویل قریب نصف صدی پر پہلے ہوئے زمانہ کی تکمیل کے بعد ہندوستان میں قادیان کی عہد کے چمکانے اور اہمیت کے لحاظ اور غیب ہونے کے مستقل انتظامات کرنے کیلئے اپنے اس عیارے بندے کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی رضی اللہ عنہ کا مطلق حق بحیثیت خلیفۃ المسیح قادیان دارالامان میں وارد فرما چاہتا تھا چنانچہ اس تشریف سید کا باعث قادیان کا

کہا 1995ء تک تو فرمایا نہیں۔ مگر میرے اپنے پر تیار۔ کہ جب 45 سال ہوں گے۔“

اس واقعہ کے سامنے کے بعد حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ۔

”میں چوبیس سال کے انتھار کے بعد آج پچاسویں سال میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ عاجز غلام اور خلیفہ آپ کے سامنے اس جلسہ میں حاضر ہے۔“ (افتتاحی خطاب 26 دسمبر 1991ء بحوالہ جہد 45 مارچ 1992ء)

حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس سفر سے قبل بعض بزرگوں کا استعارہ کرنے کی ہدایت فرمائی تھی۔ ان میں ایک دوست محترم عثمان چنگی صاحب ہیں۔ انہوں نے بعد استعارہ دیکھا میں یہ نظارہ دیکھ کر حضور کے کھر کے بارہا چھوہا ہوا حضور کے ساتھ ہیں اور یہ غور ہو رہا ہے کہ جس

حضور کی محبت میں 147 افراد کو سفر کرنے کی سعادت حاصل ہوئی مورخہ 16 دسمبر کو حج 11 بجے یہ طیارہ انڈیا گاندھی انٹرنیشنل ایئر پورٹ دہلی کے فضائی مشن پر اتر آ اور یوں 44 سال کے وقفہ کے بعد ہندوستان کی سرزمین نے خلیفۃ المسیح کے قدم چرے۔

صدر سالہ جلسہ سالانہ مقدور ہوا جو 1991ء کا چوتھی سال تھا۔

تیسری آسان پر کی جاری تھی کیونکہ یہ محفل قادیان میں الہی تدبیر کا مسوئیت تھا بلکہ یہ ایک مستقل اور تاریخ ساز اثرات کا حامل سفر تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قبل از وقت یہ کشف کے ذریعے اس مبارک سفر کی خبر عطا فرمادی تھی۔ جس کا ایمان افراد کو نہ کرنا حضور نے مسلسل سالانہ 91ء کے افتتاحی خطاب میں فرمادیا تھا۔

یہاں صرف دور و دراز کا مختصر ذکر کیا جاتا ہے۔

ایک دوست کو 1988 میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعی رحمہ اللہ تعالیٰ کی قادیان تشریف لے جانے کے متعین وقت سے اطلاع عطا فرمادی تھی چنانچہ انہوں نے لکھا کہ

”ترشیدوں دینیں ہار میں نے خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو موضع حملہ کے قریب میرے محل کے بارگاہ قادیان دیکھا۔ میں نے حضور علیہ السلام کو اسلام علیکم کہہ حضور نے لب کوٹ عمامہ اور گلابی مینٹی ہوئی ہے اور ہاتھ میں سوئی ہے۔ آپ نے نہایت محبت و شفقت سے سلام کا جواب دیا اور کہنے ہوئے حضور فرمانے لگے کہ جاؤ طاہر احمد کی مدد کرو۔ ... میں نے حضور علیہ السلام سے پوچھا کہ ہم قادیان کب جائیں گے تو حضور نے 45 کا مندر خطاب میں بتلایا میں نے

مکان میں حضور کو کھیر دیا جانا ہے وہاں سے دو مکان نکال کر دئے جائیں۔ یا نہ کر دئے جائیں۔

حضور نے یہ دیکھا کہ خاک تھکا کا کھینچا کھینچا واقعہ پیش آیا کہ میرے سال وصال پر مشعل قافلہ کے کل افراد 14 تھے لیکن میں نے یہ فیصلہ کیا کہ میں اور میری بیوی دونوں تو جماعت کی نمائندگی میں جائیں گے ہائی میرے گھر کے بارہ افراد کو شرفی ذاتی اخراجات پر لے جاؤں گا۔ اس طرح

حضرت طاہر کے مکان میں آ رہے دو بیویوں کی دیکھ کر کو بھی ان کی رضامندی اور شرح صدر کے ساتھ قبول لئے مکانوں میں تبدیل کرنے کی بات بھی ہوئی۔

ایسے لطیف خدا کی شامات کا تذکرہ کرنے کے بعد حضور رحمہ اللہ نے فرمایا تھا۔

”خدا نے بہت بار ایک لطیف انداز میں میرا حوصلہ بڑھایا اور یقین کر لیا کہ خدا کی تقدیر ہے جو تمہیں قادیان لے کے جا رہی ہے۔“

(افتتاحی خطاب 28 دسمبر 1991ء بحوالہ جہد 45 مارچ 1992ء)

میں اس میں کوئی شک نہیں صدر سالہ جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہ مبارک سفر اہل تصورات اور خاص تقدیر کا آئینہ دار تھا اور حضور نے ہر اہل حقیقت کا اظہار فرمایا کہ یہ سفر جو یہاں پہنچی ہی نہیں تاریخ ساز اور تاریخ ساز

جس ہے جسکی برکات انکی مدد کی جس بھی ظاہر ہوئی رہیں گی اس لحاظ سے اس مبارک سفر کی برکات کا احاطہ کرنا اس مختصر مضمون میں ممکن نہیں ہے۔ البتہ چند برکات اور خصوصیات کی طرف اشارہ ہی کیا جا سکتا ہے۔

حضور کے سفر ہندوستان پر ایک

طاثران نظر

☆ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرم فرما 45 سالہ مورخہ 15 دسمبر 1991 کو مختصر دورہ ہندوستان سے برٹش ایئر ویز کے ہنگ طیارہ کی فلائٹ BA1147 کے ذریعہ دہلی کے لئے روانہ ہوئے۔ اس تاریخی سفر میں۔

حضور کی محبت میں 147 افراد کو سفر کرنے کی سعادت حاصل ہوئی مورخہ 18 دسمبر کو حج 11 بجے یہ طیارہ انڈیا گاندھی انٹرنیشنل ایئر پورٹ دہلی کے فضائی مشن پر اتر آ اور یوں 44 سال کے وقفہ کے بعد ہندوستان کی سرزمین نے خلیفۃ المسیح کے قدم چرے۔

استقبال کے بعد حضور صبح افراد نامگان تفقہ آبادی دہلی میں واقع احمدیہ مشن میں تشریف لے گئے اور 18 دسمبر کو دہلی میں قیام فرمایا۔

☆ دہلی میں قیام کے دوران سکندر۔ فتح پور بیکری اور آگرہ کے تاریخی مقامات کی سر فرمائی اور حج پور بیکری میں حضرت علیہ السلام نے نور مگر میں شاہین کے حزار پر ڈھکیا۔ اور 18 دسمبر کو کلکتہ کے آدے کے لشکر کی برک اور فیاض الدین نقشبند اور حضرت نقشبند کی قبر دیکھی۔ یہی وہ مقام ہے جس کی حضرت مسیح موعود نے بھی سر کی تھی جس کا ذکر آپ کے کچھ ”میر دہلی“ میں ملتا ہے۔ اس طرح قطب چنید دیکھنے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی نے کھیر دیا کہ میرا پر تشریف لے گئے اور دہلی دیکھی۔

☆ 19 دسمبر کی صبح حضور پور دہلی فرما دیے اور 20 دسمبر 2.30 بجے ہر سرزمین پر پہنچے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ حضور کی ولادت، سعادت 18 دسمبر 1928 کو ہوئی اور انھیں دن 19 دسمبر کو پہلی مرتبہ قادیان میں پہنچی تھی محمد یونس دہلوی نے مزید اس سے قادیان ایک مرتبہ آئی تھی لیکن بوجہ ذیادہ دوسرا سے بند کر دی گئی تھی مگر حضور کی دہلی تشریف آوری کو 19 دسمبر کو ہی فرمائی تھی چنانچہ حکام سے رابطہ کیا گیا اور بغض قادیان کی پیرین 19 دسمبر سے ہی وہاں کو کر دی گئی اور حضور صبح افراد قادیان فرمے۔ شام 4 بجے امرتسرے روانہ ہو کر سوات بجے شب قادیان کے نشیمن پر وارد فرما ہوئے۔

پانچ سال کے طویل انتظار کے بعد وہ تاریخی لمحات آن پہنچے جب قادیان دارالامان کی تقدیر رہیں پر خلیفۃ المسیح نے اپنے مبارک قدم رکھے۔

☆ مورخہ 20 دسمبر کو حضور نے جلسہ سالانہ سے خطاب کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔

بت غلیظہ اس کے بعد رحمہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے حتی
ان برکت حاصل کرنے کی کوشش کی۔ وقت بے وقت لڑ
کی اور اجتماعی طاقتوں کے موقع حاصل کیا اور
س کی درخواست کی اور چلتے پھرتے بھی موقع تلاش
نے کی نظر ہی چا جانے اور کئی بات ہو جائے چنانچہ
روز بعد نماز فجر حضور نبیؐ کو مسجد حنیف لے جا رہے
۔ مہمان خانہ کے پاس دو غیر مسلم سحر افروز کدو رہے
یک نے پڑھ کر حضورؐ سے مصافحہ کیا۔ حضورؐ نے اُن کے
ماریفات فرمائے۔ اُن کو تو جھجھکی گئی۔ وہ بار بار
اجا تھا کہ پڑے ہوں سے موقع کی تلاش میں تھا۔
میرے بھانجے بھانجے۔ آج میرے بھانجے مکمل

اکثر غیر مسلموں نے برلاس کاغذ پڑھ کر حضور
مکی برکت سے باہر میں ان وقت کی لوٹ آئی
نیت بھی سچی ہے حضورؐ کی تحریف آوری کے ساتھ
مالات نے پلٹا لکھا اور ان کے حالات پیدا ہونے
میں ہو گئے۔
ایک غیر مسلم دوست (اکثر دیوان چند بھگت مویش
قادیان سے تھیں) صاحبزادہ مراد علی صاحب امرہ علی و
قادیان کے قادیان کی خدمت میں لکھا کہ۔

”جہاں حضورؐ کی آمد پر قادیان کے وہی کوفتی اور
کون و مرد حاصل ہوا۔ اور روحانی نقالی اُن کے ساتھ
بہت سے لوگوں کو انتہائی فائدہ بھی ہوا۔ آج
ستان کے بہت صوبوں میں نفروں کی آگ سے
سے مگر مل رہے ہیں اس میں مرنا صاحب کاسن
بام بہت زیادہ بہت رکھتا ہے۔ اچھے جماعت کا رہ
اس کو کوشش میں لگا ہے کہ تمام عام میں انسانی دوستی
ہو اور ہمارے راجستھان میں اس کا گواہ بن جائے۔

۔ بیان واپسی کی بشارت کی
مریت افروز تعبیر درویشان
۔ بیان کی قربانیوں کا ذکر خیر

سیدنا حضرت غلیظہؓ اس طرح رحمہ اللہ تعالیٰ نے
اس مہارک سفر کے آخری جمعہ صوبہ
جنوری 1991ء کے قادیان میں فرمایا تھا۔
”جہت سے قلعین جہت کی دوسری پہر کر یہ مجھے
ہیں کنگا دیان واپسی کے سہانہ ہو چکے ہیں اور وہ ان
پ ہیں۔ یہ جہانی کیفیت کا پھل تو ہے لیکن حقیقت
انہیں ہے۔ دنیا میں مذہب کی تاریخ میں جہاں
بھی ہجرت ہوئی ہے اور واپسی ہوئی ہے ہجرت سے
ماہر ایشیا بات سے مشرودہ دیکھ کر پیچھے کی ج
سار اس دین کو غلبہ غلبہ ہوا جس دین کی خاطر
باندھی تو اس کو اپنے دھنوں سے علیحدگی اختیار کرنی
پس اگر جمہور اچھے پاتا ہے اور غلط تمام

لی جماعت یہ پاتی ہے کہ قادیان واپسی مرکز سلسلہ
ابن ہوشیہ کی ہوگی۔ کرامت ملاقات جو اہمیت
غافل اور دور رہا ہوا ہوا تمام ملکہ اسلام سے نااہل
واقع رہے۔ اور ہم میں سے چند لوگ واپسی آکر

یہاں چند ہیں۔ اس کا نام آتی اصطلاح میں نہایت اور
نہیں ہے۔ اس کے بعد جو یہاں خطبہ سورۃ کے 13/20 فروری 1992ء
اس واک کول سے نکال دئے۔

(نورالانباء جلد 20/13 فروری 1992ء)

موت کرنی ہے اور بعد ازاں کی جماعتوں کے کوئے
نہیں ہے۔ اس کے بعد جو یہاں خطبہ سورۃ کے 13/20 فروری 1992ء
اس واک کول سے نکال دئے۔

درویشوں کے بعد جو یہاں خطبہ سورۃ کے 13/20 فروری 1992ء
اس واک کول سے نکال دئے۔

اسی طرح قادیان سے واپس لندن تحریف لے
جانے کے بعد جو یہاں خطبہ سورۃ کے 13/20 فروری 1992ء
اس واک کول سے نکال دئے۔

”قادیان کے مسائل میں سے ایک بڑا مسئلہ ہاں کی
تھوڑی آبادی ہے۔ بعض دوستوں کو قادیان کے اس سفر
کے نتیجے میں بہت امیدیں بندھ گئی ہیں۔ قادیان کی
واپسی قریب ہے لیکن میں جماعت کو سمجھانا چاہتا ہوں۔
کہ واپسی کوئی ایک دم آنا غار دراز ہونے والا واقعہ نہیں
ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اہلادت سے تو یہ
معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ ایک دفعہ لے کر جائے گا مگر بار
بار لائے گا اور ان کے ماحول میں ایسا ہوتا رہے گا۔ اس
لئے میں نہیں کہہ سکتا کہ خدا کی کیا تقدیر کب ظاہر ہوگی اور
اس کا فضاء کیا ہے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک لمحے میں
مرکز سلسلہ باہر ہی رہے اور الجبرت میں ہی ہو خواہ
دارالجمہور پاکستان کا واپسی کوئی اور جگہ۔ اور قادیان کے
حالات ایسے ہوں کہ بار بار فضاء سلسلہ کو وہاں جانے کی
توفیق نہیں ہے اور بار بار چند قریب کی مگر اپنی کامیابی موقعیت
ہے۔ جماعت کو اگر قادیان کی واپسی میں اور جماعت
کے مابین اختلاف میں کوئی الجھن ہے تو اس کی تپدی
کرنی ہوگی اور قادیان کے سلسلہ میں ابھی بہت کام باقی
ہیں۔ جو کچھ تو خیر میں سچ نظر آتی ہیں۔ اور عام قادیان
نے دیکھی ہیں ان کی مثال کو CEBERG کے اس
تھوڑے سے حصے سے ہے جو مسند پر کھائی دیتا ہے
اس کا اصل حصہ تو باقی میں ڈوبا ہوتا ہے۔ جس مسائل مل
ہو جائیں وہ سب سند سے باہر رکھائی دے رہے ہوتے

اس کا بھی حق ہے سب سے ساری دنیا کی جماعتوں پر یہ
نظم عائد ہوتا ہے کہ ان کے حالات کو بہتر بنانے کیلئے
مہم کرکوش کریں۔“

(دورہ دورہ 13/20 فروری 1992ء معلوم مورخہ)

اسیران راہ مولیٰ کیلئے دعا اور اسیران
کی رہائی کا مشرودہ

یہ امر قابل ذکر ہے کہ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے
صد سالہ جلسہ رالات قادیان کے اختتامی اجلاس میں
آخری دعا سے قبل اسیران راہ مولیٰ کی رہائی کیلئے دعا کی
تحریک کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ۔

”آخر میں آپ کو اسیران راہ مولیٰ کیلئے دعا کی
تحریک کرتا ہوں بہت لمبے ڈکھ اٹھا رہے ہیں کوئی ان کا

مجھے تو غربت کے ڈکھ کا کوئی مذہب دکھائی نہیں دیا۔ کچھ مصیبت زدہ ہو یا ہندو مصیبت زدہ ہو یا
مسلمان مصیبت زدہ ہو۔ ہر ڈکھ کا ایک ہی مذہب ہے۔ اور غریب کا اور کڑوا ڈکھ جب
تک ہم محسوس کرنے کی صلاحیت پیدا نہیں کرتے اُس وقت تک ہم خدا کے قریب نہیں
ہو سکتے۔ اور وہ جو خدا کے قریب ہیں اُن کا یہ فرض ہے کہ اپنی زندگی کا یہ مشن بنالیں کہ تمام بنی
نوع انسان کو ایک دوسرے کے قریب کرنے کی کوشش کریں

ہم جن سالے اس کے کہ جنہوں نے یہ علان کیا کہ
اشھدان لا الہ الا اللہ واشھدان محمد
رسول اللہ میں ہم جن سب کو ہزاروں ہیں
جنہوں نے جن کی معصیتیں برداشت کیں اور جن سے

مکہ ایسے ہی ہیں جن کو بھائی کے تلخ پر لٹکا دینے کا
نہیں کیا گیا اور خدا کی تعظیم کے غامضوں کے بارے میں وہ
دیکھتی ہیں لیکن ان کی دیکھیں کی معصیتوں میں زندگی گزار
رہے ہیں۔ ان کو کبھی معصیت سے اپنی نواہوں میں یاد
نہیں رہی۔

چنانچہ خدا تعالیٰ نے اس دعا کی قبولیت کا یہ اعجازی
نشان دکھایا کہ اس سادہ سطرے والی دعا کے موقع پر وہی
میں قیام کے دوران ہی یہ خوشخبری ملی کہ شکر کے واسطے ان
راہ مولیٰ محترم قریب میں ناصر صاحب اور محترم رفیع احمد
صاحب کو رہائی مل گئی ہے۔ حضور انورؐ کی خوشی اور مسرت
قابل تھی حضورؐ نے فری طور پر اس خوشی میں 21 لائے
مطمانی شکر اور کربلی میں شکر قریب میں قریب میں رہائی۔

قادیان میں آئندہ بڑے بڑے
جلوسوں کے انعقاد کی دعا

حضورؐ نے فرمایا تھا کہ یہ بات میرے دل میں راج
ہو چکی ہے کہ یہ سفر کی برکتوں اور ان کی دعا کا حال ہوگا۔
نیز اپنے اختتامی خطبہ میں یہ بھی تمنا ظاہر کرتے ہوئے
دعا کی تھی کہ۔

”خدا کرے کہ ہم بار بار یہاں آئیں اور بار بار یہ
جلسے کا نظارہ وسیع تر ہوتا جائے اور پہلے چلا جائے۔
یہاں تک کہ جلد جلد جو پاکستان میں ہم نے آخری جمعہ
دیکھا تھا اسی حال کا خدا کرے کہ اہل دن آئے کہ
قادیان میں ہم دس لاکھ لاکھ لاکھ لاکھ کے جلسے منانے
لیکھیں ہندو کرے کہ یہاں ہو۔“

پس بطرح ہم اس مہارک سفر کے بعد سے اب
تک ہر گاہ سے برکتوں کے انوار کو وسیع تر ہوتا دیکھتے
کے ہیں انشاء تعالیٰ خلافتِ خدا سے اس مہارک
دور میں ہی آئندہ بہت سی برکات کا مشہدہ کریں گے اللہ
تعالیٰ ہمیں ان سے کا حق متعین ہونے اور خدا کا شکر ادا
کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

☆ ☆ ☆

ولادت اور دعا

خاکہ: ابی بنی ہشتم صحت علیہ السلام
ابن عمران صدیق صاحب آف بحرین کو اللہ تعالیٰ
نے اپنے فضل سے روز ۲۱ اکتوبر ۱۴۱۳ھ کو پل
بیٹے سے نوازا ہے۔ حضورؐ اور نوسو لاکھ ۴۲
”نواہل احمد“ جو پر فرمایا ہے۔ نوسو لاکھ ۴۲
یوسف احمد صاحب آف بحرین کو اللہ تعالیٰ نے
اور محترم یوسف صدیق صاحب آف بحرین کا پوتا
ہے۔ سچے کا ایک سادہ اور محترم بننے کیلئے دعا کی
درخواست ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو فضاء
جائیداد کے مقدمات میں کامیابی عطا فرمائی ہے۔
اللہ تعالیٰ ذالک۔ احباب سے دعا کی درخواست
ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری رست کے ساری میں رکھے
اور دینی و دنیوی ترقیات عطا فرمائے۔
آمین (عاطفہ حبیبہ) (دعا)
(دعا: اللہ تعالیٰ ہمیں یوسف احمد ابن یوسف عطا فرمائے)

﴿مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا﴾

(32) 2003 23/30

ی۔ یکھ کے گاؤں قادیان کے چند خدام سے مل کر
 ڈش کا انتظام کرنے کا پروگرام بنایا۔ ڈش کا چمک عام
 رواج نہ تھا اس لئے سکوچ مل کرنا اور گانا بھی
 ایک کارآمد قادیان آفرین ان خدام پر جنہوں نے
 اس وقت ڈیزل لاکھ کی خطرہ رقم خرچ کی اور قادیان
 والوں کی پیاس بجھانے کا انتظام کیا۔ قادیان میں
 بھی وہ دن کسی عید کے دن سے کم نہ تھا۔ سبحان اللہ۔
 قادیان میں MTA کی بات چل رہی ہے تو ایک
 بات یاد آئی۔ جس کا تعلق قادیان سے خاص ہے۔
 وہ یہ کہ قادیان ایک ایسی جگہ آباد ہے جہاں پہنچنا بھی
 ایک زمانہ میں محال تھا حضرت بھائی عبدالرحمن
 صاحب قادیان نے خود قادیان پہنچنے کی داستان کہی
 ہے کہ ملائکہ تو آئے لیکن قادیان کو کوئی نہ جانتا تھا
 اس کا ذکر خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے
 ایک شعر میں یوں فرمایا ہے کہ
 اک زمانہ تھا کہ میرا نام بھی مشہور تھا
 قادیان بھی تھی نہیں ایسی کو گویا زہر غار
 ایسی حالت میں ۱۹۴۸ء میں جہاں قادیان
 ریل کے ذریعہ پہلی مرتبہ باہر کی دنیا سے جوڑا ہوا تھا
 وہاں ہی ہمارے مشفق و مہربان امام حضرت خلیفۃ
 المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی پیرائش پر قادیان میں
 جشن کا محل تھا ایک تو آپ کی پیرائش کے ساتھ
 ہی ریل کی قادیان میں آمد ہوئی اور چوتھی بجکر بات
 یہ ہے کہ بھائی ریکارڈ میں سب سے پرانی اور مشہور
 ترین ویڈیو کیسٹ اگر کوئی ہے تو وہ ریل کے قادیان
 آنے کی کیسٹ ہے اب یہ تینوں باتیں اس طرح
 سے ایک دوسرے سے جڑیں کسی وجہ کے ذریعہ
 عالمی طور پر ایک کیے گئے ہیں۔ MTA کے
 ذریعہ ہوا۔ اس طرح پوری جماعت رابطہ کے لحاظ
 سے اپنے امام کے ہاں قریب ہو گئی۔ اور برکات
 الہی کا شرف ہونے والا انسانی سلسلہ شروع ہو گیا۔
 MTA کا سارا نظام ہی چونکہ لندن میں قائم
 ہے جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی
 خاص بنش نہیں تھی مگر اب بھی قادیان کا کارکنان کو
 بیٹھ ہی مشہور ہے دیکھ اور کارکنان کے ساتھ
 نہایت ہی شفقتانہ سلوک فرماتے اس کا اعتراف وہاں
 کے لوگ ہی کر سکتے ہیں اس سلسلہ میں جیتڑ میں
 صاحب MTA نے اپنے ایک مضمون میں یوں
 اظہار کیا ہے۔ لکھتے ہیں۔
 ”جب شفقت کے سلوک کے متعلق سوچا تو
 پیار سے آگے سے زیادہ دینا میں کوئی اور مشفق اور
 مہربان نہ تھا۔ ایک ایسی ایک فرد حضور کی
 نے پناہ شفقتوں کے ذریعہ ہمارے ہر ایک انسان سے
 سوچنے پر مجبور ہو جانے کا ایک شخص کس طرح الجھیر
 اکتانے آتی زیادہ دلی شفقتوں اور جھجوں کا ہے۔
 پاپاں اکتانہ دیکھ کر مسکاتے اور ہنسنے لگتا ہوا ہے۔“

جب حضور ریکارڈنگ کیلئے مشہور ہوئے
 تشریف لاتے تو وہاں ہی پر ضرور کٹرول روم میں
 جمع کر دیتے، اپنی دوا مہیا کرنے والی مخصوص
 مسکراہٹ کے ساتھ ایک ہی جگہ بیٹھ جاتے۔
 دیکھ لیتے اور اسے پیار سے اُنکھلا کر سلام پیش کر کے
 جیسے سارے جہاں کی ملازمین ان الفاظ میں سلامتی
 ہوں۔ اور ہم سب گواہ ہیں کہ یہ سلسلہ ایسی ہی
 کے اجراء سے لے کر آخر تک چلا رہا۔
 حضور انور ان تمام کارکنان کے آرام اور
 طعام کا بذات خود یوں خیال رکھتے تھے جیسے انہیں خود
 میں اس کے علاوہ اور کوئی معروضہ نہیں ہے۔ بار بار
 حضور انور نے ایم ٹی اے کے مختلف کارکنان کو ذاتی
 طور پر کھانا بھجوا دیا ان کی رہائش وغیرہ کے بندوبست
 کی بدلیات وغیرہ کی درخواست کیں۔
 جب ”ملاقات“ پر دیگر امور میں کھانے
 وغیرہ کی چیزیں آتیں تو خصوصی طور پر یہ انتظار
 فرماتے کہ لڑکوں کو کھانا مانجے یا نہیں۔ کئی دفعہ ایسا
 بھی ہوا کہ رات کے حضور باپ کی پائش گاہ سے نکل کر
 ایم ٹی اے میں تشریف لے آئے اور کارکنان سے
 ان کے کھانے وغیرہ کے متعلق استفسار فرمایا۔ پھر خود
 ہی گھر سے کھانے کی اشیاء منگوا کر کارکنان کو عطا
 کیں۔
 ۱۹۹۷ء کے جلسہ چوتھی میں ہمارا ایم ٹی اے
 کے ٹرک سے ۷۵ لٹرا شریکات کا انتظام کیا۔ ایک مرد
 دو ہر کے وقت پیٹام آیا کہ غاسار اور ملک اشفاق
 صاحب کو حضور نے یاد فرمایا ہے۔ ہم لوگ کچھ
 پریشان بھی ہوئے کہ خدا خیر کو کونسی غلطی نہ سرزد
 ہو گئی ہو۔ وہاں پہنچے تو حضور انور نے اپنی مخصوص
 مسکراہٹ کے ساتھ کھانے کے کمرے میں بلوایا
 جہاں میز پر کھانا لگا تھا۔ حضور نے فرمایا: ”کھانا
 کھا نہیں“۔ بھگ اور مقام خلافت کے لوب اور
 وجہ سے کچھ کھانا چاہا تھا۔ حضور انور کی اس بے
 انتہا شفقت پر ہمیں پرہیز ہوئی چاہی نہیں۔ جب
 حضور نے دیکھا تو فرمایا: ”اور کھا نہیں۔“ اچھا کھانا
 ہے صرف آپ کی بیکم ہی اچھا کھانا نہیں ہے جس۔
 اور حضور کمال شفقت سے ہماری جگہ پر تشریف لے
 رہے تاکہ ہم مختلف کام نہ لیں۔
 ایم ٹی اے میں پیشہ طوری کام کرنے والے
 طالب علم ہوتے ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جو ڈگری
 کورس اور پروفیشنل امتحانات میں پیشے میں بننے کیلئے
 عام طور پر طلبہ کو سرکھانے کی فرمت نہیں ہوتی۔ کیا
 یہ کہ ہر روز کئی کئی گھنٹے لکھائی کے لیے خدمت میں
 گزار دیتا۔ اس کے باوجود وہ ایک سیدھے جیتڑ ہے
 کہ تمام کے تمام طلبہ جو ایم ٹی اے کیلئے جیتڑ دیتے
 وہ حضور کی خصوصی دعاؤں کے مستحق ہیں اور جیتڑ
 امتحان میں جیتڑین پوزیشن حاصل کرتے۔ اور یہ
 سلسلہ خدا کے فضل سے مسلسل جاری ہے۔

چھوٹے بچوں سے محبت اور بے پناہ شفقت کا
 ڈھنگ تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے حضور نے یہ
 ہمیں میں سنت رسول ﷺ کے مطابق سکھایا
 ہے۔ ”ارود کا اس“ اور چلڈرن گاس“ پر دیگر حضور
 انور کی بچوں سے بے انتہا شفقت و محبت کا پیش کیلئے
 ایک مثالی نمونہ بن کر رہ گئے ہیں۔ مسجد میں آتے
 جاتے، ریکارڈنگ کیلئے تشریف لاتے ہوئے، ہر
 جگہ جہاں بھی کوئی بچہ نظر آتا حضور بے اختیار اس طرف
 توجہ فرماتے اور جب لطف و کرم سے نوازتے۔ یوں
 کہ دیکھنے والوں کو رنگ آئے گنا کر کش ہم بھی
 بچے ہوتے۔ جو ہمیں چھین چھین کر نہ کرنے کا ملبوم اپنے منتقلی
 معنوں میں حضور نے کسی اونکھ پیار سے اُنکھ دیکھ
 دیکھ کر کچھ میں آیا کہ خدا تعالیٰ نے اس شفاف بینے
 میں کیا ہی راول ڈالا تھا۔ سبحان اللہ۔
 اسی حوالے سے کرم ملک اشفاق احمد صاحب
 حضور انور کی کارکنان جماعت سے بے پناہ شفقت
 کے سلوک کے بارہ میں بتاتے ہیں جو ان کے اپنے
 الفاظ میں یوں ہے کہ۔
 ”حضور انور کے دورہ امریکہ اور گئے ملا
 کے دوران جب حضور کا قافلہ ٹرانزٹ میں وگا کو
 انڈیپنڈنس پر پہنچا تو حضور نے مجھے فرمایا: ”اشفاق
 صاحب توجہ لے لیں، ہم خوشکر کے آتے ہیں۔“
 وگا انڈیپنڈنس کا شمار دنیا کی معروف ترین انڈیپنڈنس
 میں ہوتا ہے۔ وہاں اس دن بھی معمول کے مطابق
 انڈیپنڈنس کے قادیان میں ایک ہاتھ دھوڑ میں کچھ زیادہ
 ہی شرف تھا۔ حضور نے وہاں پہنچ کر تمام مبارک در
 شیرانی اتار کر مجھے رحم دینے اور خود خوش فرمانے
 لگے۔ حضور کے بعد میں نے توجہ پیش کیا حضور نے
 چہرہ مبارک شکر فرمایا۔ میں نے وہاں ہی پیش کی۔
 حضور نے زیب تن فرمائی اور جب وہاں پہلے گئے
 فرمایا: ”اشفاق صاحب آپ بھی خوش کر لیں“۔ میں
 نے کسی قدر بھگ محسوس کی اور سوچ میں پڑ گیا کہ کیا
 کروں۔ آپا حضور کی خدمت میں ہمداد عرض
 کر دوں کہ جب حضور کا طے میں تشریف لے
 جائیں گے تو میں وہاں آکر خوش کروں گا یا اور دی
 قبیل میں اس جہوم میں حضور کو اچھا چھوڑ کر حضور
 کرنے چاہا ہوں۔ میں ابھی اسی کیفیت میں ہی تھا
 کہ حضور نے نہایت پر شفقت لہجہ میں دوبارہ فرمایا:
 ”آپ خوش کر لیں“۔ اس لہجہ میں کچھ ایسی محبت اور
 پیار تھا کہ میں نے پانا خیر انکاوت اتار کر کندھے پر
 رکھا اور خوش کرنے لگا۔ لیکن حالت یہ تھی کہ میرے
 ہاتھ کا پ رہے۔ ایک تو یہ فکر دامن گیر تھا کہ
 حضور اکیلے کھڑے ہیں اور دوسرے یہ کہ حضور انور
 مجھے دیکھ رہے ہیں جس کی وجہ سے میرے بدن پر
 ایک کچھ کی طاری تھی۔ اور کوٹ بار بار کندھے سے
 سرک جاتا تھا۔ اس حالت میں میں کھٹکھٹا ہاتھ ہی
 دھوپا۔ پھر مجھ نے کوٹ کو کندھے سے اتار کر نفل

میں ڈبایا اور باقی خوش کرنے لگا۔ حضور انور یہ سب
 کچھ دیکھ رہے تھے۔ آپ نے یہ شفقت لہجہ میں
 فرمایا: ”یہ کوٹ مجھے دے دیں اور آپ آرام سے سو
 کریں۔“ میں دھوڑ ہتھ بند پڑ گیا کہ
 کی کرں۔ ایک طرف کچھ ہاتھ اور دوسری طرف
 طرف حضور کا کھٹکھٹا ہاتھ اور دوسری طرف
 تھا میرا آگاہ آپ نے میری کیفیت بھانپ لی اور
 خود ہی آگے بڑھ کر مجھ سے کوٹ لے لیا۔ میں نے
 خوش کیا اور حضور وہاں سے طے میں تشریف لے آئے۔
 میں آج تک سوچتا ہوں کہ کب حضور کا عالمی
 مقام اور کہاں حضور کی جوتیاں اٹھانے وار یہ حقیر
 غلام۔ میں یہ حقیقت ہے کہ حضور کی شفقتوں،
 رحمتوں اور عطا کی کائنات اس قدر عظیم تھی کہ
 اس میں سے مجھے جیسے حقیر اور ناچیز کو بھی اس قدر مل گیا
 کہ جس کا شمار انور در حقیقت میں مایہ خویش ہے
 جس کی یادیں شیخ نور بن کر قلب و دماغ میں
 روشنیاں نکھیر جاتی ہیں۔“
 جب حضور کی کمالیت کی طرف دھیان کیا
 تو یوں محسوس ہوا جیسے وہ آج کی دنیا میں نمود
 عرفان کا ایک ہر چہ تھا۔ حضور خدا کے روحانی
 اور دینی علم کے بارہ میں ایک عالم گواہ ہے کہ وہ اپنی
 ذات میں علوم ظاہری و باطنی کا ایک خزانہ تھے۔ مگر
 مجھ جیسے لوگوں کے لئے یہ بات نہایت حیران کن تھی
 کہ وہ دینی علم میں با سائنس کوئی ایسا میدان، ایسا
 موضوع یا مضمون نہیں تھا جس کے بارہ میں حضور کوئی
 بات فرماتے اور سننے والے کو یہ احساس نہ ہوتا کہ
 حضور اس علم میں مکمل مہر و سحر رکھتے ہیں مجھے آج
 تک یہ بات مجھے نہیں کہی کہ کئی دین اور سکھات
 اعظمی کے تمام پہلوؤں کا حضور کی بیکرانی کمرانی
 میں سمجھتے تھے۔ نہایت تکنیکی معاملات میں بھی حضور
 رحمہ اللہ ہمیشہ دو قدم آگے ہی ہوتے تھے۔ ایک
 مرتبہ حضور نے دُش انیشیا پر سکھات میں غفلت کو رہیو
 کرنے کے مکمل تکنیکی عمل اور Parabola کے
 مقبولہ کو باقاعدہ خاکہ بنا کر خدا کو سکھایا جیسے کسی
 ماہر انجینئر کی ڈگری رکھتے ہوں۔
 بارہ ایسا ہوا کہ خدا کوئی عجیبہ و غریب
 امر بوی متصل چاندی کے ساتھ حضور کی خدمت میں
 پیش ہوا کہ شاید وہ عجیبان نہ ہو پائے۔ مگر حضور
 انور پہلے چند الفاظ میں ہی داسے سناٹے کو یوں
 بھانپ لیا کہ حاصل مطلب خود ہی بین فرما دیا
 اور پھر کئی طریقہ تفصیل کے یوں دہانت فرمائی کہ اس
 مسئلے کا اس سے زیادہ مناسب اور حل ہو ہی نہیں سکتا
 تھا۔
 پھر یہ بھی دیکھا گیا کہ بعض مرتبہ حضور انور
 رحمہ اللہ کی دیانت عام انسانوں کو بظاہر عیوں محسوس
 ہوتی جیسے شہرہ اس موقع کیلئے مناسب نہ ہوں اور
 (۶۷) کچھ ملاحظہ کریں

اور اس کے

محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ

(34) 2003 23/30

پاکستان اور دور دورہ ملک میں خاتون احمدیہ نے ۲۰ کے قریب احمدیہ مساجد کو شہید کر کے اور کئی مساجد کو جڑی طور پر نقصان پہنچا کر اپنے کینہ و روروی کی بھڑاس نکال دی تھی۔ اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی رحمۃ اللہ نے اپنی پیاری جماعت کو ارشاد فرمایا کہ وہ زیادہ سے زیادہ مساجد قیصر کر کے اس علم و تعزیر کا شیریں انعام لیں۔ جماعت بے اپنے پیار سے آقا کی اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس مهم میں نھر پھر چورس لدا چنچا اس مہملہ کے بعد اوتنابی کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کو اُس نے ۱۳۰۶ھ مساجد حطاف کرئیں ان میں

[illegible]

جنوبی افریقہ وغیرہ ممالک میں ان کی موجودگی نمایاں
رنگ میں مایاں ہے... قادیانوں کے مضبوط مراکز
میں برطانوی کو بہت بڑی اہمیت حاصل ہے۔ لندن

100

.....

(محرم) غلطہ رائج ہے اسراء اور دیگر مشرکوں سے
 مشورہ سے کہو کہ انہیں پاکستان سے فوراً چلے جا جائے، یہاں تو
 لیکن صرف اس شرط پر کہ پاکستان چھوڑنے کے وقت امن کے
 خلاف ان کی گرفتاری کے نہ تو کسی قسم کے وارنٹ جاری
 ہونے ہوں اور نہ ہی کسی سہیت انعام کی حجاب دہی کے لئے
 انہیں کسی کیسٹھن کے ذریعہ قتل ہونے کے لئے کہا جائے۔
 چنانچہ فریڈ۔ ایس۔ ایم۔ کے ایسی وارنٹ جاری ہو چکا جو
 میں ہرگز نہیں چھوڑوں گا کیسٹھن میں جاتا ہوں میری
 سلامتی اور تحفہ کے لئے حمایت کو کسی بی بی قربانی دینی
 پڑے گی۔ علاوہ ازیں اپنے حالات میں ملک سے میری
 روانگی کی صورت میں بعض لوگوں کا کہنا غلط اور بعض کا واسطہ
 انہوں کی عقل میں ہی کسی طرح کی طرح کی بات چیت جانے کا
 موقع مل جانے کا اور یہ کہ اسے کچھ چیتا تھا سے کوئی جرم
 سرزد ہوا جو وارنٹ میں اس طرح کا چھوڑ کر نہ چلا جاتا۔
 لیکن یاد ہے کہ اس صورت میں جس میں اس طرح کا جرم
 کیا جائے گا اور میں ہرگز نہیں چھوڑوں گا کہ کوئی اس قسم کی
 انعام دہی کا موقع فراہم کرے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا سفر ہجرت

”میں نے خواب میں دیکھا کہ (حضرت) غلطیہ راہی کی کار
اسلام آباد جانے کے لئے روانہ ہونے والی ہے۔ میں کار
کے پاس جا تا ہوں کہ سراسر محض کرکٹوں لیکن جب کرکٹ
میں سے جھانکوں تو فریجوں لگتا ہے کہ کچھ کھانا باکسل خالی ہو۔
مجھے سخت حقد ہوتا ہے اور میں تمھارے کام میں ہتھ
انداز ہوں“ (حضرت) غلطیہ راہی چادر میں ملان کی کار بھی
چادر سے لیکن آپ کو میں سوچ رہی ہوں، ہر ایک کی اور
آواز سنائی دیتی ہے کہ (حضرت) غلطیہ راہی کی اور راستے
سے روانہ ہو چکے ہیں اور ان ملک شریف سے جانے کے
لیے۔ اس لیے میں کار کے ساتھ ساتھ چادر چا جا تا ہوں اور اسلام
آباد کی بجائے ہم جہلم پہنچ جاتے ہیں جہاں ہم رات بسر
کرتے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی گراں قدر راہنمائی میں سورج گرہن، چاند گرہن کے نشانات کا مطالعہ اور تحقیق

(سیدنا محمد زکریا دین سید آباد)

تجربہ

اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع کو بے شمار خوبیوں سے نوازا۔ ان میں ایک عظیم الشان قرآنی ہی بھی تھی کہ آپ کو سائنس سے گہری دلچسپی تھی اور آپ قرآن مجید کی روشنی میں سائنس کا مطالعہ فرماتے رہتے تھے۔ آپ کی عظیم الشان تفسیر، Revelation, Rationality, Knowledge and Truth حضور اقدس کے اس وصف کی آئینہ دار ہے۔ نیز آپ جناب جماعت کو بھی ترغیب فرماتے تھے کہ سائنس کے ذریعہ قرآن مجید کی خدمت کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خاکسار نے تعلیمات میں Ph.D (پی ایچ ڈی) کی ڈگری حاصل کی تھی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا خاکسار پر یہ عظیم الشان احسان رہا کہ حضور نے خدمتِ دین کی طرف میرے علم کو لگا دیا اور اپنی قیمتی توجہ اور دعاؤں سے مسلسل فائدہ اُترتا رہا۔ الحمد للہ بڑا اللہ احسن الجزاء۔

قرآن مجید سے قربِ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک خاص نشانی یہ بیان فرمائی ہے کہ فسادا سرق القمر وحسف القمر وجمع الشمس والقمر۔ یعقول الانسان بومنواہن العفر۔ (سورہ قیامت ۱۱-۸)

یعنی ہیں جس وقت آسمان چھوڑ جائیگی اور چاند گرہن ہوگا اور سورج اور چاند ایک کھٹے چائیتھے (یعنی سورج کو بھی گرہن لگے گا) تب اس روز انسان کیسے کا کہنا گئے گی جگہ کہاں ہے؟

قرآن مجید کی اس عظیم الشان پیشگوئی کی تشریح سننِ دہلوی کی اس حدیث میں پائی جاتی ہے جو حضرت امام باقر رحمہ اللہ کی روایت سے آتی ہے۔ حدیث شریفہ کے الفاظ یہ ہیں۔

ان لمہدینا ایتین لم تکنوا حد خلق السموات والارض ینکسف القمر لاول لیلۃ من رمضان وتکسف الشمس فی النصف منہ ولم تکنوا منذ خلق اللہ السموات والارض

(سنن دہلوی جلد اول ص ۸۸) یعنی نصاریٰ ہی یعنی ہمارے مہدی کیلئے دو نشان مقرر ہیں اور جب سے کہ آسمان اور زمین پیدا ہوئے ہیں یہ نشان کسی اور مہد کے پیش میں ظاہر نہیں ہوئے۔ ان میں

سے ایک یہ ہے کہ مہدی موجود کے زمانہ میں چاند کو (اس کی مخروطی راتوں میں سے) فلان رات کو گرہن لگے گا اور سورج کو (اس کے مخروطی دن میں سے) درجہ ۱۸ میں گرہن لگے گا اور یہ اپنے تفسیری بیان کے جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا کسی مہد کیلئے ظاہر نہیں ہوئے۔ چاند گرہن اسلامی مہدی کی ۱۲۱۲۱۵ تاریخوں میں سے کسی ایک تاریخ کو ہوتا ہے اور سورج گرہن ۱۲۸۰۲۹ سے ۱۲۸۰۳۰ تاریخوں میں سے کسی ایک کو اس کے ثبوت کیلئے کتاب Historical Eclipses and Earth's Rotation by F R Stephensen (Cambridge University Press 1997) page 436) دیکھی جاسکتی ہے۔

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیان ہائی احمدیہ مسلم جماعت نے اللہ تعالیٰ سے الہام پا کر ۱۸۸۲ء میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہوئے گا۔ دیکھی فرمایا تھا اور ۱۸۹۱ء کے شروع میں الہام ہی کی بنا پر مسیح موعود اور مہدی مسیح دوسرے کا دعویٰ کر دیا۔ ہتھکڑت مسلمی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے عین مطابق ۱۳۱۱ھ میں ۱۳ رمضان المبارک کو قادیان میں چاند گرہن ہوا اور ۲۸ رمضان المبارک کو مسیح کے وقت سورج گرہن ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے کتاب و قرآن حصہ دوم میں اور ان کی کتابوں میں ان گرہنوں کو اپنی صداقت کے نشان کے طور پر پیش فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی قسم تھا کہ یہی اعلان فرمایا تھا انصاف ہی دیکھا اگر کسی نے اس سے کس ایسا دعویٰ کیا ہو اور اپنی تصدیق گرہنوں سے ہوتی ہو تو اسے براہِ روئے انعام ملے گا۔ باوجود اس کے کہ پیشگوئی واضح طور پر پوری ہوئی پھر بھی لوگ اعتراضات کرتے ہیں جن کے بغلط تفسیلی جوابات دیے جاتے ہیں۔

چنانچہ اس تعلق میں حضور اور مرزا غلام احمد نے خاکسار کو سائنسی اعتبار سے تحقیق کرنے کا حکم صادر فرمایا۔

گرہن کے نشانات پر تحقیق کا آغاز

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ۱۰ جون ۱۹۸۸ء کو خلیفہ بنایا اسی کے بعد ۱۹۸۳ء میں حضور اقدس کے پاس سے خاکسار کو دو رسالوں کے تراشے بغرض جواب موصول ہوئے جنہیں روزہ اخبار چٹان ۱ جون ۱۹۸۸ء درمیانہ سورج ۲۵ جولائی ۱۹۸۸ء

اگست ۱۹۸۳ء اور ملت روزہ الاعتصام، نورسورج ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۳ء رسالوں میں معترض نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قرآن کو مکمل طور پر پیش کر کے یہ اعتراض کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب نورانی میں یہ نوٹ کیا ہے کہ چاند گرہن سورج گرہن رمضان میں ۱۸۹۳ء سے قبل بھی نہیں ہوئے۔ حالانکہ مندرجہ ذیل رسالوں میں ایسا ہو چکا ہے۔

۱۸۰۷ء، ۱۸۲۹ء، ۱۸۵۱ء، ۱۸۷۳ء، ۱۸۹۳ء، ۱۹۱۵ء، ۱۹۳۷ء، ۱۹۵۹ء، ۱۹۸۱ء معترض نے اس بات کا ناکل ذکر نہیں کیا کہ ان تاریخوں میں رمضان کے مہینوں میں گرہن ہوئے تھے۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب نورانی حصہ دوم میں تاریخوں پر تفصیلی بحث فرمائی تھی علاوہ ازیں معترض نے کسی حدیث کا نام نہیں پیش کیا جس نے کسی گرہن کو اپنی سچی کائنات قرار دیا ہو خاکسار نے تحقیق کی تو یہ چاند گرہن ۱۸۹۳ء کے ان میں سے کوئی بھی سال ایسا نہ تھا جس میں چاند گرہن ۱۳ رمضان کو قادیان سے نظر آسکتا تھا اور سورج گرہن ۲۸ رمضان کو قادیان سے نظر آسکتا تھا۔ خاکسار نے یہ تحقیق حضور اقدس کی خدمت میں ارسال کی تھی تو حضور خوش ہوئے تھے اور خاکسار کو بھی غیر معمولی خوش ہوئی تھی کہ ۱۸۹۳ء کے سال کو خصوصیت اور امتیاز حاصل ہے۔ الحمد للہ بغلط تفسیلی خاکسار کی یہ تحقیق بدرجہ اولیٰ ۲۴ دسمبر ۱۹۸۳ء میں شائع ہوئی تھی بعنوان "سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید میں سورج گرہن اور چاند گرہن کا آسمانی نشان"۔

یہاں پر یہ وضاحت ضروری ہے کہ تاریخوں کا ہمراہ تعلق مقام سے ہے۔ مقام ٹپے بدلنے سے تاریخ بدل سکتی ہے کیونکہ اسلامی مہینہ کسی جگہ اس وقت شروع ہوتا ہے جبکہ چاند نظر آئے اور دم جاسے ہیں کہ کبھی دھندایا ہوتا ہے کہ ایک مقام سے چاند نظر آتا ہے تو دوسرے مقام سے نظر نہیں آتا۔

نکلتے ہیں حکومت ہند کا ایک ادارہ ہے "Positional Astronomy Centre, India- Meteorological Department, Calcutta 700057"

وہاں کے سائنسدان اس قسم کے حسابات میں مہارت رکھتے ہیں خاکسار نے ان سے درخواست کی کہ وہ حسابات کر کے مجھے اطلاع دیں کہ مہدی

کی کہ وہ حسابات کر کے مجھے اطلاع دیں کہ مہدی بالآخر جن کے وقت قادیان میں کیا تاریخیں میں آیا وہ قادیان سے نظر آسکتے تھے۔ نیز میں نے ان سے درخواست کی کہ ۱۸۹۵ء کے رمضان کے گرہنوں کے بارہ میں بھی اطلاع دیں۔ ان کی تحقیق نے خاکسار کی تحقیق کی تصدیق کی۔ ان کی تحقیق کی تفصیل رسالہ سورج ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۳ء میں شائع ہوئی ہے۔ ۱۸۳۷ء، ۱۸۹۵ء میں بھی گرہنوں کے وقت قادیان میں تاریخیں ۱۳ اور ۲۸ رمضان تھیں۔ لیکن ان دو سالوں میں نہ چاند گرہن قادیان سے نظر آسکتا تھا اور نہ سورج گرہن۔

۱۹۸۷ء میں حضور سے شرفِ ملاقات

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جون ۱۹۸۷ء میں خاکسار فلکیات کی ایک کانفرنس میں شرکت کیلئے Finland گیا تھا وہاں سے حضور اقدس سے ملاقات کیلئے گیارہ گیارہ بجے قادیان پروردگار ۲۴ جون کو حضور اقدس سے مختصر ملاقات ہوئی اور پھر دوسرے دن ۲۵ جون کو کئی ملاقات ہوئی جو غائبانہ دیکھنے کی تھی۔ الحمد للہ محترم محمد عبدالرشید صاحب حیدر آبادی میرے ساتھ تھے جنکو کا موضوع یہ دہر فلکیات ہی رہا حضور اقدس نے خاکسار سے پہلے تو Finland کی کانفرنس کے بارہ میں دریافت فرمایا اس کے بعد حضور نے خاکسار سے فلکیات کی خبریں دریافت فرمائیں اور حضور اقدس کا جو فلکیات کا مطالعہ بارہ بیان فرمایا۔ خاکسار نے محسوس کیا کہ حضور کو فلکیات کے مطالعہ سے بہت دلچسپی ہے اور حضور جدید تحقیقات سے واقف ہیں۔ نیز حضور اقدس مسلم کی گہرائی میں جاتے تھے اور قرآن مجید کی روشنی میں ہی بیان فرماتے تھے۔ بغلط تفسیلی بہت بصیرت افزا ملاقات رہی۔ الحمد للہ۔

سورج گرہن اور چاند گرہن کے نشان کے موضوع پر بھی گفتگو ہی خاکسار نے عرض کیا کہ سورج گرہن کیلئے ایک نصف دہائی کی پیشگوئی، و طرح سے پوری ہوئی ہے۔ تاریخ کے لحاظ سے بھی اور وقت کے لحاظ سے بھی تو حضور نے فرمایا کہ صرف دو طرح سے ہی ممکن بلکہ تین طرح سے پوری ہوئی ہے اس طرح سے بھی تو پوری ہوئی کہ زمین کے نصف ٹکڑے دیکھیں۔ نیز حضور اقدس نے فرمایا کہ اس پیشگوئی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حق اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت دونوں ثابت ہوتے ہیں۔

جلد سالانہ قادیان ۱۹۸۷ء میں خاکسار کی تقریر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جلد سالانہ قادیان ۱۹۸۷ء میں خاکسار کی تقریر بھی بعنوان "صداقت حضرت ام مہدی علیہ السلام ازروئے نشانات سورج گرہن چاند گرہن" حضور اقدس کی

تھے۔ چونکہ چاند گرہن بعد مغرب اول رات میں ہوا اور سورج گرہن دوپہر سے قبل قمر ہو گیا۔ چودہ سو سال کے گزرتوں کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ نئے عرصے میں صرف ۱۸۹۳ء کا سال ہی ایسا سال تھا جس میں اول لیلیہ اور فی صلیب سن کی افکار تاریخ کے لحاظ سے بھی اور دلت کے لحاظ سے بھی دیوں میں پوری ہوئیں۔ الحمد للہ بفضلہ تعالیٰ یہ تحقیق یوں آئندہ پتہ چلے کہ ۱۹۹۳ء کے شمار میں بعنوان

"A remarkable prophecy regarding lunar and solar eclipses in the month of Ramazan" شائع ہوئی ہے۔ الحمد للہ۔

یہ اعتراض کر کے کہ کسی دلدہ رمضان میں چاند گرہن اور سورج گرہن ہونے میں نشان کی عظمت کو کم کرنے کی کوشش کی گئی لیکن جب دوسرے رجبوں سے ۱۸۹۳ء کے گزرتوں کا موازنہ کیا گیا تو ماں کی صحت بہت زیادہ بڑھ گئی۔ کیونکہ یہ چاند گرہن ۱۸۹۳ء کے رمضان کے گزرتوں کو دوسرے سالوں کے گزرتوں پر نمایاں امتیاز حاصل ہے۔ کیونکہ پیشگوئی کے الفاظ سال ۱۸۹۳ء میں پاریکیں ساتھ چلے گئے۔ الحمد للہ۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "در حقیقت یہ خدا تعالیٰ کی حکمت ہے کہ ماں کا چاند معترض انکارا ہے وہیں خفاقی اور تارک کا کھنکھارہ ڈھنگ ہے۔"

(نور جلد ۱، صفحہ ۲۸۹) (۱۸۹۳ء کے سالوں کے موازنہ سے)

۱۸۹۳ء میں نشان کسوف و خسوف پر مبدیہ

مارچ جولائی

اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے اور جو دے سیدہ دینی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بابرکت خلافت میں آپ کے ارشاد کے مطابق ۱۹۹۳ء میں احمدیہ مسلم جماعت کا شیرازہ نشان کسوف و خسوف کی حد سالہ جولائی مئی۔ (نیا پھر بے جملے متفقہ کئے گئے اور بتایا گیا کہ ہمارے قمری مہینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو سال قبل جو عظیم نشان پیشگوئی فرمائی تھی کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کیسے رمضان کی مقرر کردہ تاریخوں میں چاند گرہن اور سورج گرہن کی صورتوں کا موازنہ ہوگا۔ ہاتھ لگائی کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس قمری مہینہ پر بھی ہاتھ لگایا ہے۔

۱۹۹۳ء میں چاند کی جماعت احمدیہ نے اسرار کو ان کے جلسہ سالانہ میں دیکھا تھا۔ اور درجہ گرہن اور چاند گرہن کے نشان پر پھر مکرر لے لیے دعوت دی تھی۔ لیکن خاکسار خرابی صحت کی بناء

پر اس جلسہ میں شرکت نہ سکا بلکہ خاکسار کو بہت کچھ بھی ۱۹۹۳ء میں خدمت دین مستحکم نہ رہا۔ چنانچہ سال کے ابتدائی ایام میں ہی حضور اقدس کی خدمت میں خاکسار کو دعا کی درخواست کی تھی کہ حضور اقدس رحمۃ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو اپنی قیمتی دعاؤں سے نوازا اور بفضلہ تعالیٰ خاکسار کو ۱۹۹۳ء میں دینی جلسوں میں شرکت کرنے اور گرہن کے نشان پر تقاریر کرنے کا موقع ملا۔ الحمد للہ۔ بفضلہ تعالیٰ مارچ ۱۹۹۳ء میں امریکہ میں تقاریر کرنے کا موقع ملا نیز اجتماع خدام الاحمدیہ قادیان اجتماع راجہ قادیان اور جلسہ سالانہ قادیان میں تقاریر کرنے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا کی۔ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۳ء میں خاکسار کی تقریر کا عنوان "نشان کسوف و خسوف سائنس کی روشنی میں" تھا۔ یہ مضمون پندرہ جولائی ۱۹۹۸ء اور پندرہ مارچ ۱۹۹۸ء میں دو اوقات میں شائع ہوا۔ الحمد للہ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی بابرکت خلافت میں بفضلہ تعالیٰ نہ صرف خاکسار کے سائنس کے علم میں ترقی ہوئی بلکہ قرآن مجید کے علم میں ترقی ہوئی۔ الحمد للہ۔ سورت التیماذ میں آیت پر مشتمل ہے اَلَيْسَ دَالِكُمْ بِمُفَادِلٍ عَلٰی اَنۡیۡ بَعْضُیۡ الْکَافِرِیۡنَ۔ خاکسار جب بھی اس آیت کو پڑھتا تھا خیال کرنے کے بعد کہ حقیقت کی طرف ہی جاتا تھا۔ اپریل ۱۹۹۳ء کے شروع میں صوبہ کیرالہ میں جنوبی ہند کے چار مہینوں کا خشک موسم ہوا تھا اس جلسہ کے دوران خاکسار نے کئی دنوں کا کہ چھ دنوں کے عرصہ میں چاند گرہن اور سورج گرہن کے نشان کا ذکر ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے نشان ہیں۔ اس لئے اس آیت کریمہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ روحانی طور پر احیائے موعود کی بشارت بھی ہے۔ خاکسار نے حضور اقدس کی خدمت میں خط لکھ کر یہ اس خیال کا اظہار کیا تو چارے حضرت اقدس نے لٹن سے اپنے گھر قدر کو پتہ موزوں ۹۳-۵-۱۳ میں فرمایا کہ

چارے کرم صاحب محمد دین صاحب السلام علیکم رحمۃ اللہ وکلی

آپ کا خط ملا الحمد للہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو توفیق بخشی اور کسوف و خسوف پر خلافت صاحبان میں جلسوں میں خطاب کی توفیق پائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے ایک اجر ثابت فرمائے۔

سورت التیماذ میں جملہ ان ہمارے وہ چاند دوسرے سے بہت زیادہ بڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے علم قرآن کو یاد رکھنے اور دینی اور علمی خدمات کی توفیق بخشنے۔ سب مہینوں کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ ہو۔

والسلام۔ خاکسار

بفضلہ تعالیٰ ۱۹۹۳ء میں لندن میں دوسرے حضور اقدس نے ملاقات کا شرف حاصل ہوا حضور اقدس نے محافل فرمایا اور فرمایا یہ آپ کا سال ہے حضور نے خاکسار کو ایک ڈائری تحفہ عطا کی۔ M.T.A. میں خاکسار کا انٹرویو ریکارڈ کیا گیا اور بفضلہ تعالیٰ ۳۰ جولائی کو جلسہ سالانہ یو۔ کے کے دوسرے دن خاکسار کو تقریر کا موقع دیا گیا خاکسار کی تقریر کا عنوان تھا "حضرت امام مہدی علیہ السلام کے نشان کی آسانی تھاؤں" اللہ تعالیٰ نے مدد فرمائی۔ الحمد للہ۔

جلسہ سالانہ یو۔ کے کے آخری دن ۳۱ جولائی کو سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابعی نے نشان کسوف و خسوف پر نہایت ایمان افروز تقریر فرمائی اور جو تمام اعداد میں مجمع کے ساتھ گزرتوں کی حقیقت کیسے حضور نے اپنی تقریر میں خاکسار کا نہایت پیار سے انداز میں ذکر فرمایا اور خاکسار کے ساتھ جن سائنس دانوں نے گزرتوں کے حسابات کرنے میں تعاون کیا تھا ان کی سہا کی ذکر فرمایا۔

الحمد للہ الباقی صفحہ ۱۸۹۳ء

حضور اقدس رحمۃ اللہ تعالیٰ کی اس عظیم الشان تقریر کا ایک اہم اقتباس پیش ہے۔ حضور اقدس نے فرمایا۔

"اس پیشگوئی کے پانچ پہلو ہیں جو خصوصیت سے آپ سب کو جن کتب میری آواز پہنچ رہی ہے ان سب کو بھی جو میں اس تقریر کو پیش کیا ہوں اس کی پانچ پہلوؤں میں نظر رکھیں چاہئیں۔ چاند گرہن اس کی مقررہ راتوں سے پہلے رات کو ہونا۔ نشان کا چاند چاند ہے۔ سورج کا گرہن اس کے مقررہ دنوں میں سے درمیانی دن میں ہونا۔ یہ دوسرا حصہ ہے۔ تیسرا یہ کہ رمضان کا مہینہ ضروری ہے۔ چوتھا یہ کہ مہینہ مہدیت اس سے پہلے موجود ہو ورنہ اگر گرہن سے بعد کوئی دعویٰ کرے تو ایسے لاکھ دوا چار ہیں ہو سکتے ہیں۔ کوئی بچان ہی نہیں سکا کس کے حق میں نشان کا ہونا تھا اور پانچواں یہ کہ مہدی کو بھی علم ہو ہوگی ہو کہ میری خاطر یہ گواہ آئے ہیں اور وہ ایمان کرے کہ گواہان نے گواہ حاضر فرمادے جس گواہوں کا امام مہدی کے حق میں گواہی دینا مقدر تھا۔ پس میں بھی وہ امام ہوں جس نے دعویٰ مہدیت کیا تھا اور میں جن میں چھپیں تار پاؤں کو دیکھو یہ گواہ کیا۔ یہ پانچ نشان ہیں جن میں پانچ پہلو ہیں ان دو نشانوں کے جب سے دیکھا ہے بھی اس سے پہلے ظاہر نہیں ہوئے۔ اس کی حقیقت کو بلا خوف و تردید چاہئے۔ چاہیں وہ لگی چھت بیان کر سکتے ہیں۔

دے گا۔ ہاں لے میں نے ان کو صاحب کرتے ہوئے کہا کہ میری سنو پھاڑوں سے مت گراؤ۔ یہ خدا کی تقدیر کے نشان ہیں جن میں ان کو تہلیل نہیں کر سکتے۔ رخصت نہیں ڈال سکتے۔ پس ان پانچ باتوں کو اس پیشگوئی کے حق میں خوب ذہن نشین کرنا ضروری ہے۔ ان نشانوں کی مہدیت کو سمجھنے کے لئے لازم ہے کہ اس کے بغیر آپ آگے بھر کچھ بیان نہیں کر سکیں گے اور کوئی ایسا فرماؤ گے کہ کوئی اعتراض کر دے تو آپ جواب دینے کی اہلیت نہیں رکھیں گے۔ اس لئے آپ سب کو اب متادی بن جائے اور اس وجہ سے جو باتیں میں آج آپ کے سامنے بیان کر رہا ہوں اس کو غور سے میں اور خوب ذہن نشین کریں اور اس کے بعد بھی میں چاہوں گا کہ ان کو بتاؤں کہ میں کہ وہ امام تمام آچکا ہے۔ دوسرا سال اس کو آئے ہوئے گذر چکے ہیں۔ کب تک انکار کی حالت میں بیٹھے رہو گے؟

اس سے پہلے اسلامی تاریخ میں بہت سے دعویٰ داران مہدویت کا ذکر کیا ہے لیکن وہ کہاں گئے؟ کون ہے ان میں سے؟ کوئی ایک بھی ہو تو دکھائیں جس کے حق میں چاند اور سورج نے گواہی دی ہو اور اس کا کلمہ ہو اور اس۔ ذکر کیا ہو یا اس کے مریدوں نے ذکر کیا ہو کہ یہ مہدی ہے اور میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مہدی ہے۔ کیونکہ اس کے حق میں چاند اور سورج گواہ بن گئے ہیں۔ ساری تاریخ کھل کر دیکھ لیں۔ ہم نے تو قیام خدا دیکھے۔ لیکن اشارہ بھی کسی مہدویت کے دوا چار نے ان نشانوں کا ذکر نہیں کیا کیونکہ تھا ہی نہیں۔ ان کے حق میں کوئی گواہی نہیں دی گئی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ساتھ اب یہ تاریخ مکمل ہو چکی ہے۔ جو چاہے جتنا چاہے زور لگائے اس تاریخ کی حقیقت تبدیل نہیں ہو سکتی۔"

اعتراضات کے جوابات

باوجود اس کے کہ سورج گرہن دوا چار گرہن کی عظیم الشان پیشگوئی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح موعود علیہ السلام کے حق میں واضح طور پر پوری ہو چکی پھر بھی مختلف اعتراضات کئے جاتے ہیں بفضلہ تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی کے ارشاد مبارک کے تحت ان کے جوابات کی توفیق فی بعض اعتراضات کے جوابات فیصلہ عرض کریں ۲۹ جنوری ۱۹۹۸ء میں زیر عنوان "سیدنا حضرت امام مہدی علیہ السلام کیسے خسوف و کسوف کا آگاہی نشان سائنس کی روشنی میں" دیکھے گئے ہیں اور بعض اعتراضات کے جوابات درج پروفیسر راجہ محمد بن ۱۹۹۹ء میں بعنوان The Truth About Eclipses دیئے گئے ہیں۔ الحمد للہ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی خلافت سے قبل کی زندگی

از: عطاء الہی احسن غورانی، استاد جامعہ احمدیہ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی سوانح قبل از خلافت کو تین اہوار میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ (۱) بچپن اور تعلیم و تربیت (۲) خلافت خانہ نشین دینی خدمات (۳) خلافت خانہ نشین دینی خدمات۔ پائیز بچپن۔۔۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ غریب سیرت بچے تھے۔ انھیں بھوری بان یا ایک بزم اور سیاہ تھے۔ ہات ہات پر حقے بھی سواتی آپ کی عادت تھی۔ لگی دیا پر چلنے کا شغل ہو یا پانی کے گڑھے پر سے چلا گئے کا مقابلہ آپ بہ وقت دوستوں کو مقابلہ کا مقابلہ دینے پر تیار رہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ہم تو ایسے موقوفوں پر بھی اپنی اپنی نہیں روک سکتے تھے جہاں بننا اتنا مناسب نہ ہوتا تھا۔ کتنے محبت و ان تھے۔ کئی تھی کر کے میں نہیں آتی تھی۔ مگر کو اہل نونے تو سرور اور خوشیوں کا ایک سیلاب ہمارے ہمارے ہر اکھر کے اندر داخل ہوتا تھا۔

آپ کی پیاری والدہ حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہ ایک نہایت باسواد بزرگ خاتون تھیں۔ خدا تعالیٰ کی پاک کتاب اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کو بے غیر محبت تھی۔ ظاہری و باطنی کوئی ہی پر انھیں ڈبڈبا جاتیں اور انسو چھینکے کو چار ہو جاتے اور بھری ہوئی آواز میں فرماتیں۔

”ناری میں نے تو خدا تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ اسے خدا مجھے ایک ایسا لاکھ بوجھ کر صانع بناد اور ملاقہ کران“

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے مولانا دوست محمد صاحب شاہد تحریر فرماتے ہیں:-

”حضرت صاحبزادہ صاحب نے عرفان الہی کی اسماعیلی درگاہ میں تربیت حاصل کرنے کے علاوہ ارشاد بولی علی اللہ علیہ وسلم کی قبل میں ظاہری علوم کے حصول میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں کیا چنانچہ آپ نے 1944ء میں تعلیم اسلام ہائی اسکول جہان سے بیٹھ کر کیا۔ اس کے بعد گورنمنٹ کالج لاہور سے ایچ ایس سی کی ڈگری حاصل کی پھر پرائیویٹ طور پر بی اے کا امتحان پاس کیا۔ نومبر 1949ء کو جامعہ احمدیہ

دہلی میں داخلہ لیا اور 1953ء میں امتیازی شان سے شاہی کی ڈگری حاصل کی۔ پھر عربیہ تعلیم کے حصول کے لئے حضرت مصلح موعودؑ کی ہدایت میں امریکا کے 1955ء میں ہدایت تشریف لے گئے اور 4 اکتوبر 1957ء کو یہاں میں رجسٹر ہوئے۔

آپ جب اپنی میٹرک کا امتحان دے رہے تھے تو آپ کی والدہ کا انتقال ہو گیا اس صدمہ کو آپ نے نہایت مہر کے ساتھ برداشت کیا۔ میاں محمد ابراہیم صاحب استاد تعلیم الاسلام اسکول لکھتے ہیں:-

”ظاہر احمد محمد لیا ہوا آپا کیونکہ اس کی تلاش ہو رہی تھی۔ پوچھا کہ کیا بات ہے۔ سیدو اللہ شاہ صاحب کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے اور کہا کہ اسی فوت ہو گئیں۔ ظاہر خاموشی اور سکون کا جبریں کرتے پاشی پر بیٹھ گیا اور اس قدر مہر کا مظاہرہ کیا کہ مجھے خیال آیا کہ ایسا نہ ہو کہ غم اندری اندران کو زیادہ تکلیف دے۔ اس لئے ہم نے کوشش کی کہ ظاہر احمد تھوڑا بہت روئے۔ ظاہر بھی اب بھر چکا تھا اور ایک حد تک آنسو بہا کر اپنی امی ہیں اس امی کو جس کو ایک جہان دور رہا تھا کیا اور کہا کہ مجھے دو تین مرتبہ ایسی خوابیں آچکی ہیں جن سے مجھے ظاہر ہوتا تھا کہ بس امی اب فوت ہو جائیں گی۔ ابھی چند روز ہوئے مجھے امی نے خواب میں کہا کہ میں اس پر دغ کی طرح ہوں جو بیٹے سے پہلے دنیا سے جدا ہو گیا۔“

16 دسمبر 1952ء

والدہ کی وفات سے آپ کی شخصیت پر غم کا وہ جزو پہلو خال ہو گیا جس کا تعلق آپ کی شہری تعلیمات پر بھی نظر آئے گا آپ فرماتے ہیں کہ میرے اشعار کو سن کر مسطور اور ادعا خاں کی آنکھوں سے

احساسات آنسو بہہ پڑتے تھے یہ دیکھ کر بڑی حیرانی ہوئی۔ آپ نے فری درسی کتب کا مطالعہ ہی نہیں کیا۔ بلکہ آپ نے اردو ادب اور انگریزی ادب کے کلاسیکی مصنفین کی کتب کو کچھال ڈالا۔ چنانچہ کین ڈائل۔ چارلس ڈکنز۔ جیکسن اور دیگر اعلیٰ مصنفین کو آپ نے بڑی ہی دلچسپی کے ساتھ پڑھا۔ خصوصاً جیروم کی Three Men in A Boat (تین آدمی ایک کشتی میں) کا مزہ انداز تو آپ کو بے حد پسند آیا۔

دوسرا دور

خلافت خانہ نشین دینی خدمات

یاد رہے کہ بعد آپ خاص طور پر دینی خدمات میں سرگرم عمل ہو گئے۔ 12 نومبر 1958ء کو حضرت مصلح موعودؑ نے آپ کو وقت جدید کی تعلیم اثنان اسلامی و تربیتی تعلیم کا نام ارشاد فرمایا۔ یہ تعلیم بھی ابتدائی دور سے گزر رہی تھی مگر آپ کی قوت میں اس تعلیم نے بڑی رفتاری سے ترقی کرنا شروع کر دی۔ دیکھتے دیکھتے پورے ملک میں تعلیمین کا جال بچھ گیا اور یہ تعلیم مالی اعتبار سے بھی مستحکم بنیادوں پر کھڑی ہو گئی۔ اور جہاں حضرت مصلح موعود کے عہد مبارک میں آخری مشاورت میں اس کا بجٹ ایک لاکھ تیر ہزار روپے تھا وہاں خلافت خانہ نشین کی آخری مجلس شوریٰ میں اس کا بجٹ دس لاکھ چھ ہزار روپے تک پہنچ گیا۔ تاہم ارشاد کے فرائض کے دوران آپ نے نومبر 1960ء سے 1966ء تک نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ کے نام فرائض نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیئے۔ جس سال 1960ء میں آپ نے کئی بار خطاب فرمایا جس کا عنوان تھا ”تحریک وقت جدید کی اہمیت“ اس پر اثر خطاب کے بعد آپ تقریباً ہر سال خطاب فرماتے رہے۔

1961ء میں آپ کو حضرت مصلح موعودؑ کی منظوری سے ممبر افتاء کینی کے فرائض سونپے گئے۔

خلافت خانہ نشین دینی خدمات

آپ نے فری درسی کتب کا مطالعہ ہی نہیں کیا۔ بلکہ آپ نے اردو ادب اور انگریزی ادب کے کلاسیکی مصنفین کی کتب کو کچھال ڈالا۔ چنانچہ کین ڈائل۔ چارلس ڈکنز۔ جیکسن اور دیگر اعلیٰ مصنفین کو آپ نے بڑی ہی دلچسپی کے ساتھ پڑھا۔ خصوصاً جیروم کی Three Men in A Boat (تین آدمی ایک کشتی میں) کا مزہ انداز تو آپ کو بے حد پسند آیا۔

تیسرا دور

خلافت خانہ نشین دینی خدمات

جانتے والے جانتے ہیں کہ خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی زندگی میں کئی کئی کتب لکھیں۔ آپ کی خلافت سے قبل کی زندگی بھی خدمات دینیہ سے بھری پڑی ہے۔ سب کا بیان تو یہاں ناممکن ہے لیکن کچھ ذکر کرتا ہوں۔

خلافت خانہ کے عہد مبارک میں آپ نے اپنی معروضات نقطہ غور تک پہنچ گئیں۔ 1966ء سے لے کر 1969ء تک آپ صدر مجلس خدام الاحمدیہ رہے۔ آپ نے جو جوانان احمدیہ کی ایسی شاندار قیادت فرمائی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر اس پر اظہار خوشنودی فرمایا۔ 1970ء میں آپ کو اعلیٰ عمرقاؤڈیشن کا رازیکر بنا دیا گیا۔

1974ء میں پاکستان اسمبلی کے سامنے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی قیادت میں ایک وفد کو جماعت احمدیہ کے موقف کی حمایت کو ناقابل تردید دلائل دیے جن کے ساتھ واضح ثابت کرنے کی توفیق ملی۔ اس وفد کے آپ ایک ممتاز ممبر تھے۔

نیم جنوری 1979ء سے آپ صدر مجلس ائدارہ ائندلس مقرر ہوئے۔ 1980ء میں آپ امیر یوٹینس اینڈ انجیئر ایسوسی ایشن کے سرپرست مقرر ہوئے۔

غرض یہ کہ آپ نے خلافت سے قبل بھی جماعت احمدیہ کے لئے وہ کام سرانجام دیئے جو آپ کی ادوار آخری اور خداوندی دھتکے پر گواہ ہیں۔ اور خلافت کے بعد جس طرح آپ نے دین اسلام کی سر بلندی کے لئے ان فک محنتیں کیں وہ ایک انگ تعلیم اثنان داستان ہے۔ غرض آپ کی شخصیت کوئی معمولی اور بے کی شخصیت نہ تھی بلکہ آپ ایک عہدی کے شخص تھے۔ جن کے کارنامے ہمیشہ تاریخ احمدیت میں زندہ رہا رہیں گے۔ اللہ اعلم

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے فرمایا:

”مجھے پہلے خلفاء نے آئندہ آنے والے خلفاء کو حوصلہ دیا اور کہا تھا کہ تم خدا پر توکل رکھنا اور کسی خلافت کا خوف نہیں رکھنا۔ میں آئندہ آنے والے خلفاء کو خدا کی قسم کہ اگر کہیں ہوں کہ تم مجھے حوصلہ رکھنا اور میری طرح ہمت مہر کے مظاہرے کو یاد دلانا کی کسی طاقت سے خوف نہیں رکھنا۔ وہ خدا جہاں کی طاقتوں کو رکھتا ہے وہاں خدا چاہے وہ آئندہ آنے والی زیادہ قوی طاقتوں کو بھی پکڑا چھو کر رکھ دے گا اور دیکھئے ان کے نشان خدا کے گا۔ جماعت احمدیہ نے بہر حال مسیح کے بعد ایک اور مسیح کی منزل میں داخل ہوتا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس نظر کو بہر حال بدل نہیں سکتی۔“

(خطاب ۱۱ جولائی ۱۹۸۸ء، مجلس ائندلس، خدام الاحمدیہ)

... (محمد الیاس منیر - جرمنی) ...

[illegible][illegible][illegible]

دیکھنا ہوں گی تو زینگی بھی موت اور مرگ سے
 موت ہوتی ہے مگر میرے غریب صیہب اور سیدنا اب بھی
 تو زینگی بھی زینگی اور مرگ بھی زینگی ہے۔ تو ناک میرے
 میرے ہوا کی سناٹے میں غریب صیہب ہوا کی کھلی
 میں بھی زمین کے کھلیں میں حرکت پا گئے۔ ایک
 کڑھ میں اس کے حرحرکے ہوتے ہیں زمین دعا میں
 رہے ہیں اور دروازے ناک اس صیہب کی حرکت اور کھ
 موتی چاند اور کھلی ہیں۔ سیدنا اب بھی زمین میں
 میری آکھیں بھی ان آکھوں میں غریب بل کر

جیسے، جیسے معتبر اس کی گواہی سے ہوئے
جیسا وہ تھا تا توں پرور ، زمانے میں نہیں
تربیت کا سنہری انداز

کے ہم ساتھ یاد رکھئے جاوے گا کہ ہم دین و دنیا میں ہم سے بہتر ہیں۔
اسلام کی فتح اور غلبہ کی دعا کرتا اور اس عاجز ناکارہ
مذہب کی تباہی کی بھی دعا کرتا۔ تم تو ہر امتحان میں کامیاب و
موفق رہے اور ہر امتلاء سے سرفراز ہو کر نکلے گا۔ کاش میری
فرماندگیوں کو کہہ سکتا تو قیام الابرار۔

[illegible]

یوں ہی کیا میں نے اپنے لئے، یہ میں نے میری وجہ سے
 آپ کا جہیز کیا تو کبھی سے کھانا اچھا دیکھا ہے اعتبار
 یہ چھ ماہ کی بیٹی تھی کہ بوسے لئے اور اسے سر اٹھوں
 یہ لگا کر ایک چھب روحانی سکین حاصل کیا یہ دعا کی کہ
 یہ لکھتے تھے کہ ہر صدمہ اور رنج کی وجہ سے کونسا کونسا کفر
 یہ موت کی گندہ گندہ کہہ رہے تھے اب دل کا زخم کھلا
 یہ ایک جگہ حاکم کر کے، انہیں سب سے بڑے لگا کر ان کی بیٹی کی
 یہ لکھ رہے ہیں کہ وہ دل کی جاس بھانسا

سب فانی اک وہی ہے باقی آج بھی ہے جو کل ایشتر تھا

کلام حضرت مرزا طاہر احمد رحمہ اللہ تعالیٰ

آجے دیکھ میں اپنی بستی میں اک اپنا بھی تو گھر تھا
جیسی بندوبست تھی وہ بستی دیکھ وہ گھر بھی بندوبست
دیکھ بدلیں لے پھرتا ہوں اپنے دل میں اس کی کھانسیں
میرے من میں آن بھی ہے تن میں دھن جس کے اندر تھا
اس کی جھڑپ تھی آکاشی اس کی پرچہ تھی پرکاشی
جس کی صدیاں تھیں مٹلاش ، گلی گلی کا وہ منظر تھا
کونجے تھے آ آ کے بیرب پتھر پتھر شام سویر
پھولوں اور پھولوں نے پھیل - بہنوں کا ایک ایک شجر تھا
اس کے سروں کا چرچا جا - دیکھ بدلیں میں ڈکا ہوا
انہی بستی کا قیمہ راجا - کرشن کھیا ٹرلی دھر تھا
چاروں اور بھی شہنائی - بھجوں نے اک زہوم چائی
رست بھگوان ملن کی تھی - قیمہ کا درشن گھر گھر تھا
گوتم پڑھا پڑھی لایا - سب ریشیوں نے درن دکھا
عسلی - ترا مہدی آیا جو سب نیوں کا منظر تھا
مہدی کا - ہمدار گھر - نیوں کا سردار محمد
نور - نظر سرکار - محمد جس کا وہ منظور نظر تھا
ہیں سب نام خدا - کے مسند - واسے شردہ اللہ اکبر
سب فانی اک وہی ہے باقی آج بھی ہے جو کل ایشتر تھا

☆☆☆

- 1۔ محمد مدد صاحب ماعت الامہ
- 2۔ محمد ہیکر کو صاحب وقف و مقامی مہر
- 3۔ محمد مہتمم صاحب مجلس خدام الامہ
- 4۔ محمد محمد صاحب مدد و ہمدان اللہ تعالیٰ
- 5۔ محمد مہتمم صاحب مقامی مہر

ضروری اعلان

نظام اور مدد صاحب اور مبلغین کرام کی آگاہی کیلئے اعلان ہے کہ سیدہ حضرت مرزا احمد مدینہ اکی
فاسک ایہ اللہ بصرہ العزیز کی طرف سے وصیت کے تعلق سے ضروری ہدایت موصول ہوئی ہے کہ سیدہ صاحب
براعت کو کھانا وصیت کی آگاہی کیلئے حضرت حاج مولوی اسامہ بن حنیف "وصیت گاہ" میں آج آج
کتاب مرکز سے باکالت اشاعت لندن سے براہ راست منسلک اسکے ہیں۔ (منبر اعلیٰ میں لندن)

NAVNEET JEWELLERS

Mam Bazar Qadian (Ph.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

Manufacturers of:

All Kinds of Gold and Silver Ornaments

احمدی بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں

چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں

میں چھوٹے چھوٹے چارے واقفین بنے دیکھ کی
روحانی گلی کو سیراب کرینگے۔
خلافت رجب کی یہ بابرکت تحریک اب بھی
جاری و ساری ہے اور ترقی کی راہوں پر گامزن ہے
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز
نے وقف کو کے بعد اور اشارہ بیان کرتے ہوئے فرمایا
ہے۔
"تحریک وقف نورس وقفہ ایک ایسی تحریک اللہ
تعالیٰ کے فضل سے مسلسل آگے اپنے بچوں کو وقف کو
کیلئے پیش کر رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے
اب تک کل تعداد ۲۶۳۱۲۲ ہو چکی ہے۔ یہ ساری ساری اللہ
تعالیٰ کا عظیم مسربک ہے جماعت کے ساتھ۔ گنگو
لوگوں کی زیادہ ضرورت تھی ہے۔ باوجود اسکے کہ
قیمت جیسے اب گویا دین میں دیکھ جائے اور گلوں کا
چاند بھی یہاں جاسے تو نسبت اس طرح نہیں ہوتی۔ لیکن
واقفین کو لوگوں کی تعداد ۶۸۰۰۰ ہے اور لوگوں کی
۸۶۲۳۱" (خطبہ جمعہ جرمی ۲۲ مارچ ۲۰۰۳ء)
پس آج دنیا میں جو خطابات ہو رہے ہیں اور
اسلام و جمعیت کے حق میں جو ہولناکیاں چل رہی ہیں
اسکے پیش نظر تحریک وقف کو وقف کی اہم ضرورت
ہے۔ یہ شخص خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے اپنی
روحانیت کے تحت ضرورت کے وقفہ میں تحریک کو
خلافت راجہ میں جاری فرمایا۔
بھارت میں وقف کو کی سرگرمیاں اللہ
تعالیٰ کے فضل سے بھارت کے احمدی اصحاب نے بھی
اپنی بابرکت تحریک پر و ہمانہ لپیٹ کر اور اب تک
تقریباً تیرہ سو سو سو چھ سو چھ سو چھ سو چھ سو
کے تحت وقف لگے۔ اور جمہور کے بیان فرمودہ
ارشادات کے مطابق ان کی تربیت کر رہے ہیں۔
کا دیان میں باقاعدہ ایک مرکزی دفتر قائم ہے جو
پورے ہندوستان میں مسطور اور سیکرٹریات اور تنظیم
ورثیت کے پروگرام مرتب کر کے واقفین کی راہنمائی
کر رہا ہے۔ اور ہندوستان کی ہر جمہوری میں سیکرٹریان
وقف کو مقامی اور صوبائی مقررہ کیے گئے ہیں جو اپنی اپنی
کی تربیت کی گمان کرتے ہیں۔ اسکے مدد و اب
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز
نے اس تحریک کو مسطور اور فعال بنانے کیلئے ایک مجلس
کی بنی مقرر فرمائی ہے۔ جسکے درج ذیل ممبران ہیں۔
1۔ حضرت صاحب مزادہ مرزا و سیم احمد صاحب
ناظر اعلیٰ - جیرمیں بھی وقف کو بھارت
2۔ محمد مولانا محمد عظیم خان صاحب - مجلس
سیکرٹری وقف کو بھارت
3۔ محمد مہتمم صاحب آمدن اور شاد مہر
4۔ محمد مہتمم صاحب جعفر مہر
5۔ محمد مہتمم صاحب مجلس خدام الامہ
بھارت مہر
6۔ محمد مہتمم صاحب ہمدان اور اللہ بھارت مہر

﴿قریشی محمد فضل اللہ﴾

(47) 2003 23/30

میں حیرت انگیز طور پر دوق پر ہونے نہایت اختصار سے اور صرف اشارے ان کا ذکر کیا جاتا ہے۔

بسطح عمران کی صورت سے حضرت مریم کو خدا کے لئے وقف کیا اس طرح حضرت مریم کی والدہ نے اپنے خاوند حضرت عبد اللہ سے اپنی بیٹی مریم کے حضرت سجاد موعود علیہ السلام کے بیٹے کے ساتھ نکاح کر کے وقف کرنے کی بات کی۔ اس طرح مریم کا نکاح مرگ احمد سے ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے ایک نبی کے ذریعہ آپ کو نہایت احسن رنگ میں قبول فرمایا۔ پھر جب آپ کو ہو گئیں تو آپ کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ حضرت سجاد موعود علیہ السلام نے آپ کے لئے بہت دھرم دیں کیں۔ جب مریم بیگم کی ولادت ہوئی والی حق تو آپ کے والد نے اپنے ایک دوست کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسا ہاتھ ملایا ہے کہ جس کے بیٹے دنیا میں دوں گا مگر جب بیٹی پیدا ہوئی تو آپ کے اسی دوست نے کہا کہ یہ بیٹی ہے مگر ہے یہ بیٹوں سے بھی بڑھ جائے اور جب اس لڑکی کی شادی حضرت سجاد موعود سے ہوئی تو اسی دوست (والدہ) نے آپ کو مبارک باد دی کہ یہ بیٹی سب دلوں سے سبقت لے گئی۔ (سیرت امام مہدی ص ۲۹) حضرت مریم کے یہ ہونے کے بعد حضرت سجاد موعود کی خواہش کے مطابق آپ سے رشتہ ہونے کے لئے حضرت سجاد موعود نے اپنے دونوں بھائیوں سے پوچھا لیکن کوئی نہ مانا اور حضرت مریم کا نکاح آپ سے ہو گیا اس طرح مریم کی نکاحات کے لئے قرعہ کی مشابہت بھی آپس میں پوری ہو گئی۔

(مریم بیگم کی پارسائی اور نیک صفات کی تفصیل کے لئے سیرت امام جعفر صادق علیہ السلام صاحب مرحوم کا مطالعہ فرمائیے)

حضرت سجاد موعود، حضرت سجاد موعود اور مریم بیگم کو اللہ تعالیٰ نے ایک پاک باطن اور مقرب و جبرہ بننے کی بشارت دی جس طرح حضرت عیسیٰ کی والدہ کو دی تھی۔ اس بیٹے نے بھی حضرت عیسیٰ کی طرح دنیا بھر میں شہرت و قبولیت پائی اور ساری دنیا میں اس کا نام گویا اور یقیناً آخرت میں بھی اللہ کے مقربین میں شمار ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو دے جانے والے جن مجرات اور نشانات کا ذکر فرمایا ہے وہ حضور رحمد اللہ کی زندگی میں بہت دیر بعد ہوا کہ ان میں سے پہلے سے جراثیمی بھی تھے اور زندگی میں ان میں سے روحانی و جسمانی بیماریوں کو شفا دینا اور مریم کو چاہ کرنا، عیسیٰ سے بیور بنا کر ان میں سے روح کو چاہ کرنا، عیسیٰ کے ذریعہ گھر گھر قائم فرمایا۔ آئی بیگم کے ذریعہ جسمانی امراض کو انھیں بخشے اللہ کی طرف سے بڑے بڑے نشان دکھائے اللہ کی عبادت کے قیام اور سیدھی راہ چلانے کی ہر پرکوشش کی۔

پھر ایک خاص واقعہ حضرت عیسیٰ کو یہ بھی عطا ہوا

کہ کم وقت سے خاص سازش اور دیکر کر کے آپ کو پکڑنے کی کوشش کی اللہ نے اس کڑے آپ کو محفوظ رکھا اسی طرح آپ نے اللہ کے حکم سے ہجرت کی اور مختلف علاقوں میں پھیلے اور پھیلے آپ رحمد اللہ کے ساتھ بھی اپنی واقعات دہرائے گئے اور آپ نے بھی اللہ کے حکم سے ہجرت فرمائی ہجرت کے بعد غیر معمولی ترقیات آپ کو بھی اللہ تعالیٰ نے عطا کیں اور دنیا بھر میں آپ کے سامنے والے پھیل گئے۔ آپ نے اپنے حواریوں کو کون انصاری کہہ کر اپنے کاموں میں مدد کے لئے بلا یا پھر ہجرت کے بعد حضور نے من انصاری کہہ کر احباب جماعت کو بلا یا جس کے جواب میں دنیا بھر میں آپ کے سوا دون انصاری پیدا ہو گئے۔ حضرت عیسیٰ نے اپنے حواریوں کے اختصار پر ایک مانکہ خدا سے مانگا جو بہت عدد دینے پر دیا گیا جبکہ حضرت خلیفہ اسرار اربعہ رحمد اللہ تعالیٰ کو جو مانکہ دیا گیا وہ ساری دنیا میں آپ کے سامنے والوں اور فیروز کیلئے عید اور خوشی کا باعث بنا جو اولین کیلئے بھی اور آخرین کیلئے بھی ہر پستے کے لحاظ سے مانکہ بنا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حقیقی بعض پیغمبر بنائے استعارہ پوری ہو گئے۔ جبکہ حضرت مرزا طاهر احمدی زعمی میں لفظ وحدت اور عطا پوری ہو گئی۔ جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بادشاہت کا وعدہ دیا گیا تھا مگر دنیا کی بادشاہت آپ کو زندگی میں نہ ملی جبکہ کئی بادشاہ آپ رحمد اللہ پر ایمان لائے۔

حضرت سجاد علیہ السلام نے اپنی زندگی میں بہت سی عہد دینے پر بہت سی حد تک جبکہ حضور رحمد اللہ نے دنیا کے تمام برائتوں کی سیاحت فرمائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عہد دینے پر صرف چند بیوروں کو شفا دی جبکہ حضور رحمد اللہ کے دست مبارک نے عالمی طور پر بہت سے بیوروں کو شفا دی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عیسائی لوگ غلط عقیدہ کی بناء پر اب تک زعمہ مانتے ہیں جبکہ حضور رحمد اللہ کی ازوال زندگی کے اللہ تعالیٰ نے دنیاوی اور روحانی اسباب پیدا فرمائے اور قیامت تک آپ کو دیکھا اور سنا جائے گا۔ جبکہ حضور رحمد اللہ نے انجائی چٹنگ کے ساتھ حضرت عیسیٰ کی وفات ثابت کر دی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول آسمان سے ہونا باطل طور پر تصور کیا جاتا ہے۔ جبکہ حضور رحمد اللہ کے اللہ تعالیٰ نے آسمان سے زمین پر نازل ہونے کے ظاہری اسباب بھی پیدا فرمائے اور MTA کے ذریعہ گھر گھر آپ کو اترتے دیکھا اور سنا دیا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اپنی والدہ کے ساتھ تکی اور حسن سلوک کے ذکر کو ہمیشہ کیسے قرآن کریم نے محفوظ فرمایا ہے۔ اسی طرح حضور رحمد اللہ کے ذریعہ بھی ایک سی طرح اللہ تعالیٰ نے جاری فرمائی جو ہمیشہ مریم شادی خدیجہ کے نام سے آپ کے والدہ کے ساتھ حسن سلوک کی مثال کے طور پر ہمیشہ زندہ رہے گی۔

حضرت خلیفہ اسرار اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۲۳ جولائی ۱۹۳۳ء کو حضرت سیدہ امیرا صاحبہ سے اپنے نکاح کا اعلان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”دنیا میں بعض اہل بظاہر مخرق کرباں معلوم ہوتے ہیں اور بعض اہل ایک ذخیرہ کی طرح چلے ہیں“۔ آج جس واقعہ کا میں ذکر کرتا ہوں وہ بھی اس ذخیرہ کی قسم کے واقعات میں سے ہے۔ آج سے 3۵ سال قبل ایک واقعہ یہاں ہوا تھا۔ ہمارا ایک چھوٹا بھائی جس کا نام مبارک احمد تھا ۱۹۰۵ء میں وہ بیمار ہو گیا۔ اس کی بیماری میں کسی شخص نے خواب دیکھا کہ مبارک احمد کی شادی ہو رہی ہے بعض مہرین کا بھی خیال ہے کہ اگر ایسے خواب کو گاہری صورت میں پورا کر دیا جائے تو بعض دفعہ یہ تعبیر سچ جاتی ہے۔ اسلئے حضرت سجاد موعود علیہ السلام نے فرمایا آؤ مبارک احمد کی شادی کریں۔ اتفاقاً ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کے گھر سے تو یہاں بلور مہرین آئے ہوئے تھے جن میں نظر آئے۔ حضرت سجاد موعود نے ان کو بلا یا اور فرمایا ہمارا نشانہ ہے کہ مبارک احمد کی شادی کر دیں۔ آپ کی لڑکی مریم ہے اگر پسند کریں تو اس سے مبارک احمد کی شادی کر دی جائے۔ انھوں نے کہا حضور مجھے کوئی عذر نہیں میں ڈاکٹر صاحب سے پوچھوں ان کو اس وقت دو خیال تھے۔ ایک تو اس سے قبل ان کے خاندان کی کوئی لڑکی کسی غیر سید کے ساتھ نہ جانی گئی تھی اور دوسرے ڈاکٹر صاحب کو مبارک احمد کا علاج کرتے تھے اور گھر میں بتاتے تھے کہ اس کی حالت نازک ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی بیگم نے ان سے پوچھا اگر اللہ تعالیٰ آپ کے ایمان کی آزمائش کرے تو کیا آپ کہے رہیں گے۔ (جب انھوں نے ہاں جواب دیا) اس پر وہ مریم بیگم نے بات بتائی یہ سن کر ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ اچھی بات ہے اگر سجاد موعود کو یہ پسند ہے تو ہمیں اس پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ مبارک احمد کا نکاح مریم بیگم سے ہو گیا اور چند دن بعد مریم بیگم یہ عہد ہو گئیں۔

(سیرت امام طاہر ص ۱۱۲ تا ۱۱۳)

حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب فرماتے ہیں حضرت اندس سجاد موعود فرمایا کرتے تھے کہ مجھے یاد نہیں کہ نے ایک چھوٹی چھوٹی بو دریں نے اس کیلئے دعا نہ کی ہو۔ کیا ہی شان ہے حضرت ایک چھوٹے دے والے کا شکر یہ ادا کرتے ہوئے دعا دیتے ہیں تو کبھی بی مریم کے چند دن بعد یہ ہو جائے کہ کس قدر درد سے دعا کیجی کی ہو گی۔ حضرت

جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تورات کی تفصیل میں جن حضور رحمد اللہ نے قرآنی معارف کے دریا بہا دیے اور ختم ہوئے والا چشمہ جاری فرمایا۔ انھیں حضرت خلیفہ اسرار اربعہ رحمد اللہ کی سیرۃ طیبہ پر اقسام کے روحانی پھولوں کا گستاخ ہے۔ آپ کی زندگی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے اہم مولانا واقعات نہایت تفصیل سے دہرائے گئے۔ لکنا

سیدہ امیرا صاحبہ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت اندس نے حضرت امیرا صاحبہ کو دست فرمائی کہ ”یہ لڑکی اب ہمارے نام کی ہو چکی ہے۔ اب اسے کسی دوسری جگہ نہ جانے دینا بلکہ ہمارے بیٹوں دلوں میں سے ہی کوئی لڑکا اس سے شادی کر لے۔“

(سیرت امام طاہر ص ۱۰۰)

حضرت سجاد موعود کی خواہش تھی کہ مریم کی شادی ہمارے ہی خاندان میں ہوتا کہ حضرت نبی کریم ﷺ کے خون میں آپ کے خادم اور غلام زادے کا خون بھی شامل ہو۔

اس طرح سجاد موعود کی دعاؤں سے دوسرے کے سامنے بھی یہ وہی موقوتی پھرئی کہ قدر دعاؤں کو جذبہ کرنی ہوگی۔ چنانچہ حضرت خلیفہ اسرار اربعہ کے دوسرے خاندانی نے فرمایا کہ آپ فرماتے ہیں ”دن کے بعد دن اور سالوں کے بعد سال گزر گئے اور مریم کا نام بھی ہمارے باغوں سے نہ گیا۔“

۱۹۱۸ء کی بات ہے کہ سیدہ مریم بیگم پر حضرت صاحب کی نظر پڑی جو حضرت استاذ کی بیگم صاحبہ کے ہاں آئی ہوئی تھیں۔ حضرت صاحب نے پوچھا یہ لڑکی کون ہے؟ انھوں نے جواب دیا آپ کی بھانجی مریم بیگم ہیں۔ حضرت صاحب نے مصدقہ لیں کہ کیا ان کا نکاح ہو گیا ہے تو جواب ملا ہمارے یہاں بیوہ کا نکاح نہیں کرتے ہاں اگر حضرت صاحب کے خاندان میں رشتہ مل جائے گا تو کر دیں گے۔ حضرت صاحب نے اپنے دونوں بھائیوں سے کہا کہ کیا ان کو یہ رشتہ کر لیں جواب نبی ملا۔ حضرت صاحب خلیفہ اسرار اربعہ نے حضرت سجاد موعود کے ارشاد کی تعمیل میں ۱۹۲۱ء کو ان سے نکاح کر لیا۔

(سیرت امام طاہر ص ۲۵۲ تا ۲۵۳)

باب اندر صاحب جو ہندوؤں سے احمدی ہوئے تھے اور ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کے پاس کام کرتے تھے تھے کہ ڈاکٹر صاحب نے مجھے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایہام کیا کہ ”میں تجھے بیٹا دوں گا“۔ روزِ محال تھا کہ بعد جب نبی مریم پیدا ہوئیں تو مجھے خلیفہ اسرار اربعہ صاحب نے کہا کہ بشارت تو میرے متعلق تھی لیکن پیدا ہوئی ہوئی ہے شہرہ مجھے سمجھنے میں غلطی کی گئی ہے یا ایہام آئندہ پورا ہو۔ میں نے کہا کہ نہیں یہ یہ لڑکی لوگوں سے بھی بڑھ جائے۔ جب حکمران شادی حضرت خلیفہ اسرار اربعہ سے ہوئی تو میں نے شاہ صاحب کو مبارکباد دی کہ مجھے یہ لڑکی تمام لوگوں سے سبقت لے گئی ہے۔

(سیرت امام طاہر ص ۲۱)

ہے آپ چاہیں سجاد بیگم بلکہ بیگم دی، جو نبی آپ کا بھینجی جاتی ہیں یہ دعائیہ کتاب کے نام میں بھی ایسی مریم کی شرکت پائی جاتی ہے یہ مضمون ان تفصیل کا تفصیل میں ہو سکتا ہے حاصل خواب اور ذخیرہ کے طور پر چند اشارے ہی کر کے کہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ پر ہزاروں رحمتیں نازل فرمائے۔ اور ہمیں آپ کے پیغمبران سے تاقیامت مستفیذ فرمائے آمین۔

خاموش ہو گیا ہے چمن بولتا ہوا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمۃ اللہ کی تصانیف خطبات و خطابات

عبدالوکیل نیل قادریان

سنہری کا ناموں کا اگر گہرائی سے جائزہ لیا جائے۔
میں محسوس ہوتا ہے کہ آپ مثیل مسلح معجزہ
خلافت کے منصب پر مستحق ہوئے ہیں۔ اور
موجودہ کی صورت میں پیشگوئی لفظ خطبہ آپ کی ذات
میں بڑی شان کے ساتھ پوری ہوئی دکھائی دے
رہی ہے جس میں آپ نے فرمایا تھا۔

”خدا نے مجھے بتایا کہ وہ ایک زمانہ میں“

مجھ کو دوبارہ دنیا میں بھیجے گا۔ اور میں ہرگز شرم
کے زمانہ میں دنیا کی اصلاح کیلئے آؤں گا۔ جس
میں یہ ہیں کہ میری روح ایک زمانہ میں کسی اور جگہ
پر جو میری جیسی طاقتیں رکھتا ہو گا نازل ہوگی اور
میرے نقش قدم پر چل کر دنیا کی اصلاح کرے گا۔

(انجیل ۱۹ فروری ۱۹۵۷ء بمبئی انجیل پبلشرز)
۱۵ جولائی ۱۹۵۷ء عاصمت ۲۰۰۳ء

آپ نے واقعی حضرت مسیح موعودؑ کے نقش

قدم پر چل کر دنیا کی اصلاح فرمائی اور زمین کے

سکڑاؤں تک شہرت پائی حضرت مسیح موعودؑ کے

دور خلافت میں جماعت کے نقش و چہرہ کو شیوہ کیا

گیا اور خلافت بیت المال کے قیام کے ذریعہ

چندوں کے کام کو مستحکم کیا گیا۔ خلافت راہبر کے

باہر کرت دور میں ملی نظام کو مستحکم اور مضبوط کرنے

کیلئے حضورؑ نے اپنے خطبات میں مالی قربانی کے

سنہری اصول پیش کر کے افراد جماعت کو تقویٰ کی

بنیاد پر باشرچہ کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی

جس کے نتیجہ میں جماعت کے بچت میں بے پناہ

اضافہ ہوا۔

ترجمی خطبات

اس کے علاوہ حضورؑ نے اپنے دور خلافت میں

جماعت کی تعلیم و تربیت اور اخلاقی قدروں کو زندہ

کرنے کیلئے مسلسل ترجمی خطبات کا سلسلہ شروع

فرمایا جملہ افراد جماعت کو اخلاق حسنہ کو پانچ

اخلاقی سیدہ کو ترک کرنے کی تلقین فرمائی۔ پانچ

بنیادی اخلاقی حد چھائی۔ دانت و دیانت و دست

حاصلہ وغیرہ کو اختیار کرنے کی ہدایت فرمائی۔ در

جموت نسبت بدلتی جیسے افعال فیض سے پیشہ نہ

رہنے کی تلقین فرمائی۔

ابتداء سے ہی حضورؑ کے دل میں نماز کے قیام

کا جذبہ فاعلیں مارتے ہوئے مسند کی طرح

سوزن تھا، چنانچہ کی دفعہ آپ نے اس موضوع پر

خطبات کا سلسلہ شروع فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ زلی

حقیقی ہر بار ہر مجلس عالم کا ایک اجلاس قیام لازم ہے

کرنے کیلئے مستعد کریں۔

اپنے خطبات کے تسلسل میں حضورؑ نے

اجہاب جماعت کو خصوصاً یورپ کے ائمہ یوں کو جو

پڑھنے کی خاص تحریک فرمائی خواہ اس کیلئے دوسری

سے چھٹی لکھی پڑے یا مستفیذ دینا پڑے۔

خانگی محاسلات میں بھی پڑھنے کیلئے

جماعت کی روحانی و اخلاقی تربیت کا جذبہ سوزن

ہوتا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر اس کی نگرہ ہوتی ہے۔

اس لئے وہ اپنے مشاہدات کی روشنی میں اور دنیا بھر

سے وصول ہونے والے ہزاروں خطوط کو پیش نظر

رکھتے ہوئے وقت کی ضرورت کے مطابق افراد

جماعت سے خطاب کرتے ہیں۔ تاکہ جماعتی نظام

اور افراد جماعت پر لازم ہر روز ترقی اور اصلاح کی

طرف گامزن رہیں۔ اس لحاظ سے جب ہم حضورؑ

کے خطبات اور خطبات کا جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں

صاف نظر آتا ہے کہ حضورؑ نے جماعت کی تعمیر و ترقی

اس کے ذریعہ اور احباب جماعت کی تعلیم و تربیت

اور نظام جماعت کو مستحکم کرنے کیلئے وقت کی اہم

ترین ضرورت کے پیش نظر مختلف ادوار میں مختلف

موضوعات اور مختلف مسائل پر خصوصاً احباب

جماعت سے اور ہر مقام عالم اسلام سے خطاب فرمایا

ہے۔

انقلابی نوعیت کے خطبات

حضورؑ کے بعض خطبات تو ایسے ہیں جو

انقلابی نوعیت کے معلوم ہوتے ہیں۔ یعنی جماعت

کے مجموعی نظام کو بہتر رنگ میں چلانے کیلئے آپ نے

وفاقی نظام کیلئے خطبات دیئے جن پر عمل کے نتیجہ میں

واقعہ جماعت کے نظام میں بھی تبدیلی پیدا ہوئی اور اس

سے واضح اثرات مرتب ہوئے۔

مثال کے طور پر آپ نے اپنے دور خلافت

کے آغاز میں ہی یہ ہدایت فرمائی کہ مرکزی مجلس

شرعی کے علاوہ ہر ملک میں مجلس شرعی کا نظام قائم

کیا جائے۔ اب ظاہر ہے کہ شرعی خلافت

اور نظام جماعت کی جان ہے۔ جس جس ملک میں

شرعی کا نظام قائم ہوگا۔ اس ملک میں لازماً نظام

جماعت زندہ اور فعال رہے گا۔ چنانچہ حضورؑ کی اس

ہدایت کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے تقریباً دنیا کے

اکثر ممالک میں جہاں جماعت قائم ہے شرعی کا

نظام مستحکم ہو چکا ہے۔ نیز آپ نے یہ بھی ہدایت

فرمائی کہ شرعی کے نظام سے حقائق قرآن و حدیث

اور سلسلہ احمدی کی روایات اور ہدایات کی روشنی میں

جامع کتب عرب کی جانے جس کی تیاری جاری

ہے۔

حضورؑ کے انقلاب انگیز دور خلافت اور آپ

کے خطبات و خطبات کے تجربے کے تسلسل میں مشرق

میں گہرا گہرا پیمانہ ہو گا کہ آپ کے دور خلافت کے

آپ فرماتے ہیں کہ ”بسا اوقات ایسا ہوتا ہے“

کہ جس کی جسم کی تیاری اور فیصلے کے بغیر تقریر کیلئے

کھڑا ہو جاتا ہوں اور اللہ تعالیٰ خود موعود پر مجھے

مضمون سمجھا دیتا ہے“

آپ نے مختلف ادوار میں ایک ہی موضوع

پر مسلسل خطبات اور خطبات کا سلسلہ جاری فرمایا

ان میں سے ہر خطبہ اور تقریر ایک نیا اور اچھا

اسلوب اور طرز بیان اپنے اندر رکھتا ہے یوں محسوس

ہوتا ہے کہ قدرت خداوندی نے ہر دفعہ فیاضی سے

کام نیکر آپ کو بیان بیان اور ایسی اثر انگیزی کی صلاح

فرمائی تھی کہ آپ کا ہر لفظ دلوں میں گہرا چھپا۔ اور

سامعین میں سے ہر چھوٹا بڑا محسوس کرتا کہ آپ براہ

راست اُسی سے مخاطب ہیں۔ نیچے ہر سانس گوش

برآواز روحانیت کی لہروں میں گم ہو کر رہیں آپ کے

خطبات کو سن کر لذت محسوس کرتا کہ کیا نہیں حالت

دل کے در پیچہ کھلے چارے ہیں اور قلب و درج

علوم روحانی کے کش پلہوں سے روشن ہو رہے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ایک موقع پر

فرمایا تھا کہ

چونکہ خدا تعالیٰ نے اپنے منتخب فرائضہ کی

ذہان میں حیرت انگیز تاثیر رکھی ہوئی ہے اس لئے

اس کی زبان سے جو الفاظ ادا ہوتے ہیں۔ وہ سامع

کی روح کی گہرائیوں میں اترتے جاتے ہیں۔

غرض سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے

مسند خلافت پر محسن ہونے کے ساتھ ہی جماعت کی

تعمیر و ترقی اور احباب جماعت کی تعلیم و تربیت کا مستحکم

سلسلہ شروع فرمایا۔ کوئی ایسا موضوع نہیں جس پر

آپ نے خطبات میں روشنی نہیں ڈالی۔ کوئی ایسا

مسئلہ نہیں جس کا آپ نے حل نہیں کیا۔ کوئی ایسا سوال

نہیں جس کا آپ نے جواب نہیں دیا اور بقیہ شامہ

فہم قرآن کے مسند میں

خط دن تھ کہ یا رب یا رب

علم و عرفان کی فضاؤں میں

تھ کہ بالائے ہر فضا پانا

تیرے خطبات تیری تحریریں

لفظ لفظ ایک معجزہ پانا

خلافت کا دھجہ چنگ پوری جماعت کیلئے

ایک روحانی فیضی باپ کی حیثیت رکھتا ہے بلکہ اس

سے بڑھ کر اس لئے اس کی نظر افراد جماعت کی ہر

حرکت و سکون پر ہوتی ہے اس کے دل میں افراد

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع

کی ذات اقدس ہے پناہ خواہاں اپنے اندر رکھتی تھی۔

آپ ۱۰ جون ۱۹۸۲ء کو اللہ تعالیٰ کی خاص مشیت اور

ارادہ سے خلافت کے روحانی منصب پر فائز

ہوئے۔ ایک لمبی اور روحانی راہنمائی کی حیثیت سے

اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت اور فوج ملک کی

گہرائی میں آپ نے مسلسل ۲۱ سال تک عالمگیر

جماعت احمدیہ کی کامیاب قیادت و سیادت فرمائی۔

آپ کے دور خلافت میں جماعت احمدیہ

کوشش اور مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ لیکن باوجود

شرعی مشکلات اور حوصلہ شکنی و طغیانوں کے عقائد

کے غرقاب کر دینے والے مسند سے جماعت احمدیہ

کو نہایت کامیابی کے ساتھ نکال کر ترقیات کی

شاہراہ کے بلند بالا کنار پر لا کر کھڑا کر دیا۔ جو آپ

کی مؤیدین اللہ قیادت اور خدا داد قابلیت اور

ذہانت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

آپ نے اپنے انیس سالہ باہرکت دور

خلافت میں اپنی جماعت کو بلند مقام تک پہنچانے

کیلئے اور اسلام کی خدمت و اوقات کا جذبہ پان کے

دلوں میں راسخ کرنے کیلئے انھیں مختلف اور کوشش کی

اور تحریر و تقریر اور چند موضوعات کے طریقے سے ان

کے تقرب کو کر دیا۔ تقریباً ایک ہزار سے زائد خطبات

جمعہ اور شانوارے۔ اور جلسوں، اجتماعات اور دیگر

تقریبات میں مختلف موضوعات پر جو خطبات اور

تقریریں فرمائیں۔ اور درس و تدریس اور چار

عرقان پر پائیں۔ اگر ان سب کو یکجا طور پر شائع

کیا جائے تو دنیا کی بڑی سے بڑی محکم کتاب حصہ

بھی دس گنا زیادہ بڑی محکم کتاب بن جائے۔ ان

میں سے ہر خطبہ اور تقریر روشنی و ہدایت کا ایسا محکم

شاہکار ہے کہ اگر اُسے اپنی ذہنی میں مل کے

سامنے میں دھلا جائے تو لاریب کا زوال اخلاقی

اور روحانی ترقیات نصیب ہو سکتی ہیں ایک طرف تو

اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے خاص خزانوں سے عوم

کاہری و باطنی حلاکت تھے تو دوسری طرف آپ کو

یہ امتداد و صف طاہر فرمایا تھا کہ آپ تقریر و تقریر کے

بردمت و شہوار، نیز قائد الکام اور فصیح البیان مقرر

تھے۔ کسی بھی موضوع پر خدا اور دہائی اور برحق سے

تھنوں تقریر کر سکتے تھے۔ آپ خود فرماتے ہیں کہ

س مضمون کا آپ نے جان کرنا ہوتا وہ ہم ہو کر

ب کے سامنے آتا تھا۔

(50) 2009/23/30

طاہر تھا، مظہر تھا، سرتاپا مبارک تھا

اغتیا ہے دھواں دل سے جب یاد تیری آئے
آنکھوں سے بھی آنسو دل درد سے بھر جائے
یادوں کے دیسے روشن ہیں ذہن کی چوکت پر
اک نور کے سانچے میں جب چہرہ وہ وصل جائے
اے جان بہاراں تو اس بارگ کی رونق تھا
ہر چہ ہے السردہ اور پھول ہیں ٹھکانے
خوشبو تیری MTA ہر گھر میں نکیرے ہے
وہ چاند سا چہرہ جب آنگن میں تر آئے
اک نور کا شمع تھا اک پیار کا ساگر تھا
بھر لیتے تھے جام اپنے ہر روز گئے آئے
تو عزم کا جوہر تھا بہت تھی جواں تیری
دشمن کے مقابل پر تو جان بھی دار آئے
اے نور ہدایت تو دیرینے خطبات تھا
جب پھول جھڑیں منہ سے منبر کو بھی پیار آئے
طاہر تھا، مظہر تھا، سرتاپا مبارک تھا
منا ہے سکون دل کو جب نام تیرا آئے
اک فیض کا چشمہ تھا اس دور خطبات میں
پیغام محبت کا ہر سمت آئے
ہر آنکھ تڑپ اٹھی۔ بے قابو ہوا ہر دل
اک نور سا چہرہ جب مٹی میں سلا آئے
آتا بھی مبارک تھا جتنا بھی تھا شانہ
لکھ بھی فرشتوں کے لوگوں کے ہوا آئے
اک نور سا ابھرا ہے خوشیوں کا سویرا ہے
دل کو تسنی اب، نہ خوف ہا آئے
نسرور کی آمد ہے رحمت کا اُجالا ہے
اک صبح یقین پھر سے اے میرے خدا آئے
نور کی ردا، اوڑھے اب نصرت حق آئی
پھر عرش سے کرا کر مظہر کی دعا آئے

(استاد رفیق ظفر۔ کینڈا)

آپ کے لڑکچہ سے مجھے صداقت کی وہ
معرفت حاصل ہوئی ہے جس سے میرا باطن احساس
کتری اور گمراہی کی پریشانی سے پاک ہو رہا ہے گویا
مجھے ایک ایسا سورج مل گیا ہے جس کے نور نے مجھے یہ
فرست عطا کی ہے جس سے مجھے اپنے مقصد حیات
یعنی صراطِ مستقیم سے ہٹانے والے جنوں کا علم ہوا
پانے کا سب میں تھا نہیں ہوں بلکہ آپ میرے
بزرگ ہیں، دوست اور شامسا ہیں، بھائی ہیں جو مشکل
مرامیل پر ہماری راہنمائی کریں گے۔ جو کتاب آپ
نے مجھے ارسال کی ہے یہ وہ نور صداقت ہے جو ہمیں
شیر نور افغانی کرے گا اور اس فہرہ پاشی کو اب کوئی
روک نہیں سکے گا اور ایک ایسا معجزہ ہے جو جنتی
عوام کے قلوب کو سیراب کرے گا اور ہر ایک انکسار روح
کو چوٹک ہو کر مر جائیگی ہوگی وہ بارہ تہذیب و کردار
کی۔

امروا تھیں ہیں کہ آج کا نوجوان جس
روحانی عقلی اور لبوک کا شمار ہے وہ اب ناقابل
برداشت ہو چکا ہے اور جب جاپان میں سفر کرتے
ہوئے اچانک مسٹ پانی مل جائے تو اس دم حاصل
ہوئے والی سرت کا اظہار بھی مشکل ہوتا ہے۔ میرے
والد نے مجھے خد میں ہیں لکھ ہے "میں اسی وقت
پریشان ہوں۔ تم میری طرف سے میرے تجربہ روحانی
بھائی عثمان کو سلام پہنچا دو۔ ان کا لڑکچہ دہل کی اس
گرج کی مانند ہے جس نے سارے چین کو لرزہ
برآمد کر دیا ہے اور یہ قلوب کے لئے ایک ایسی تیز ہوا
کی طرح ہے جو پانی میں تیرتی پیدا کر دیتی ہے۔ آپکا
قرآن کریم سے متعلق جو وسیع علم ہے اور پھر اسے بیان
میں جو سلاست ہے وہ آج کے دور میں مفقود نظر آتی
ہے۔ اس لئے دراصل آپ نے ہمیں محض کتابیں ہی
ارسال نہیں کی ہیں۔۔۔ اور اسی پر ہم چاند پھر کس
طرح اپنے رب کا شکر یہ ادا کریں اور کس طرح آپ
کے مکی منکر رہیں۔

خدا کی تقدیر نہایت عجیب ہے۔ گو ہمارے
درمیان فاصلہ طویل ہے لیکن ہمارے دل بہت قرب
ہیں۔ ہمیں اس لئے کہ ہم ایک خدا سے ہمیں پر ایمان
رکھتے ہیں۔ امید ہے کہ ہم خدا کی راہ میں حریص قربت
حاصل کریں گے۔ آپ رضائے ہادی ثنائی کی خاطر
میری روحانی نشوونما کریں۔ اللہ داد کا ہاتھ کھیلانے تاکہ
میں اسلام کا ایک مضبوط سپاہی بن جاؤں اور اپنے خون
جگر سے قیمتی بھائیوں میں روحانی بھائی پیدا کر
سکوں۔"

حضرت علیہ السلام اربعہ راحہ اللہ کی ذاتی توجہ بہت
اور دعاؤں کے نتیجہ میں جنہوں کو حقیقی اسلام سے
روشن کرانے کے لئے جو عظیم باطنی کام ہوا اور ہوا
ہے جس کی چند جگہاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور و مرسلین
کو اپنی رضا کی جنوں میں بلند مقامات عطا فرمائے اور
اشاعت اسلام کے نتیجہ میں جو خصوصاً آپ نے جاری فرمائے
تھے ان میں سہا جگر کے ذوالے اور اللہ تعالیٰ وہ وقت
جلد لائے جب قیمتی قوم کی فوج و فوج احمدیہ یعنی
حقیقی اسلام میں داخل ہو سکیں

"بیاد سے قابل احترام دست چو چنگش
جنتی اخبار سے یہ علم ہوا تھا کہ ایک مسند پر چنگش کی
تیمیں سالرمت سے چار برس میں ترجمہ کرنا پڑ چکا تھا
کو کچھ کیا ہے نیز یہ بھی علم ہوا کہ ترجمہ بہت
عام کم ہوا ہے اور مجیدہ ہے اور ایک اعلیٰ ترجمہ سے نیز
عسی لحاظ سے اس پادری کی کتاب بہت کم پائی جاتی
ہے چنانچہ مجھے شدید غور اعلیٰ کی کتب اسے پڑھ سکوں
لیکن یہ مسند بارشائع ہوا تھا اپنے ملک میں دستیاب
نہیں تھا اور نہ ہی خریدنا ہوسکتا تھا۔

خدا کا شکر ہے کہ میں نے کچھ ہی عرصہ قبل
Suzhou کی ایک سوسائٹی ایک بزرگ Ba
Shang Xiang کے پاس یہ ترجمہ پلا اور اسی وقت
ان سے عاریہ لے کر مطالعہ شروع کیا اور اس پر
غور و فکر کیا۔ میرے پاس امام داگ کا ترجمہ فقیر بھی
ہے اور پروفیسر، جنگ کا ترجمہ آن کی۔ شمس الدین
کا ترجمہ فقیر بھی اور پروفیسر سوکسون کا محکم ترجمہ
بھی۔ یہ سب تراجم خوبیوں کے حامل ہیں۔ لیکن آپ
کے ترجمہ کی شہزاد اور ان کے خصوصیات ہر سورت کا تعارف
اور فنون کی موجودگی ہے۔ تعارف میں آپ نے
سورت کی وجہ سے، جائے نزول، وقت نزول، سیاق و
سباق کے حوالہ سے تعارف اور بیان ہونے والے
مضمون کا خلاصہ بیان کیا ہے۔ اس طرح فنت فون
میں مواد وافر، سیر حاصل اور جنتی سے تیز عربی الفاظ کا
ترجمہ اور تخریج بھی ہے اور اسی طرح بعض فقرات کی
تخریج بھی۔ نیز آیت کی وجہ نزول اور تاریخی شخصیات
کا تعارف بھی شامل ہے۔ اسی طرح عیسائیت اور
یہودیت کو سامنے رکھ کر موازنہ ذہاب بھی کیا گیا
ہے۔ چنانچہ فقیر خوش، صاحب اور مکی زندگی سے گواہ
رکھی ہے۔ مثلاً سورہ ہب کی تخریج میں آپ کے دو
گروہوں کا ذکر قاری کے لئے ایک گواہ کا کشف ہے
اور بہت حوصلہ افزا بھی۔ آپ کے ترجمہ کی ترتیب اعلیٰ
ہے نیز Cross Reference بھی دیئے گئے ہیں
اور مختلف مضامین پر مشتمل انڈیکس بھی موجود ہے۔ بلا
شبہ یہ ترتیب ایک عملی ترتیب ہے جس سے قارئین کو
بہت سی سہولیات اور فوائد ملتے ہیں اور جس کے پاس
بھی آنکھ ہوا ہے وہ دیکھ سکتا ہے۔

● ایک دینی ادارہ کے مسلمان طالب علم
ان چہرے خاسر کو ایک خط میں تحریر کیا کہ
"مجھے تو یہ خیال بھی نہ تھا کہ بہت سی ایسی
جنتی کتب کا تحفہ آپ مجھے ارسال کریں گے جسکی اپنے
قلب و ذہن کو سیراب کرنے کے لئے شب و روز مجھے
حاشا تھی۔ چنانچہ جب مجھے یہ ملا تو میں ایک اچانک
خوشی سے سرشار ہو کر الحمد للہ کہنے لگا اور مجھے احساس
ہوا کہ میرا نورانی میں کوئی لالہ اہل جائے کسی پہاڑ
کی چوٹی تک پہنچنے کے لئے تو کچھ قہر میں سے کوئی
صاف راستہ مل جائے، اب میرا دل خوشی سے بیوں
اچھلنے لگا۔

ہر ایک دل جواطلا سے خالی ہو رہا تھا
کو قبول نہیں کر سکتا اور ہر وہ شخص جس میں وسعت نظر نہ
ہو وہ کسی پروردہ صداقت سے نا آشنا رہی ہے۔ اگر سہائی
کی روشنی سے میرے دماغ کا دور واکر رہا ہے اور اب
مجھے تنہا ہی بہت موسم میں کڑے ہوئے ہوئے بھی
نظر نہ آ رہی کا احساس ہونے لگا ہے۔

(افتخار احمد، ایاز، لندن۔)

اللہ کی وحدانیت اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت دنیا کے کارواں تک جاگم کرنے کے لئے خلافتِ راجہ کے آغاز سے ہی اللہ کی بنیاد واصل ہوئی اور دنیا کا ہر شخص کارواں کے ساتھ چلا اور ہر انسان اللہ کے لئے قرب کر پاتا ہے۔ خدا کا بنے کے بعد خدا تعالیٰ کی طرف سے اس سے آزاد میں ایک اور بھی شتان پیدا ہے۔ اس کا دھوکا گنہگار کے ساتھ چپ آپ میں کہہ کے افسانہ کے لئے اس میں کیا حریف ہے۔ تو آپ نے زمین کے کادھوں تک جڑی کا پتھر کا کتا کہہ کر اس کے اور اور گروہ کے جڑی کے کماندے کا ہاتھ لڑنے کے جماعت کی راجہائی کی جی جماعت کا قلعہ کرتے ہوئے آپ نے کہہ دیا کہ جو کچھ ہے تو جی کو کون کا ہے اور یہیں۔ نیز فرما کر کہ اگر میں چاہے تو جی کے جب جڑوں کا مٹی کا پتھر ہے۔ جسے اب بھی اور دھوکا سے کہہ لیں تو جی کی طاقت اور جی تعالیٰ کی سب کے حضرت کا سرور علیہ السلام پتھر کے لئے تو جی کے

یہ آپ کی دعا میں اور تو جی کی کسی حریف ۱۸۸۵ء کے آتشیں آہن کا جڑ کا پتھر طواوٹ پانے کا پتھر گم بن گیا۔ ان کا کھان کا جڑ سالانہ کے ۱۸۸۵ء کے دوسرے دن میں بنی عمر فرمایا۔

[illegible][illegible]

وہاں اہل اللہ کے فضل سے ایک خاندان بیت کے
سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو چکا ہے۔ اس ایک
خاتون ہیں جنہوں نے سب سے پہلے بیت کے۔ ان
کے زیرِ سر اُن کا سارا خاندان احمدی بنوا اور اب
وہاں سے جو اعلیٰ حالت میں رہی ہیں کسی خاندان میں
تخلیف کا بڑا دلولہ پہنچا ہے اور وہ تیزی کے
ساتھ اور درگتِ شراعیہ کے پہلے ہیں۔ اور وہ ملک کی
ماؤں کو تسلیم کی مگر کوئی کٹر نہیں ہیں۔
اسی خطاب میں حضور نے مزید فرمایا:
(Western Samosa) ایک اور ملک ہے جہاں نہیں جب ہی کیا
قانونیں سے عبادت کی ہے پھر یہ کام کہ خود
مدرس ساسا میں ضرورتِ تخلیق کام کریں۔ اس وقت
سے لے کر اب تک وہاں کی سوسائٹی کام نہیں سوا تھا
چنانچہ نہیں نے ایک استاد کو جی میں طے نہ اُن کو
تیار کیا کہ وہ سوا کار کا تعلیمی ادارہ میں فوکر
کرس اور تخلیق کا شہر کام کریں۔ چنانچہ وہیں نے
کیا تو کسی یگان کی تھی جہاں تھا۔ اور یہی نہیں سمجھتے
ہوں کہ طواغیوت کی برکت سے کہ طواغیوت کو فکس کر رہیں
آئیں تو ہمیں نے ان کا کھیت کرنے والا اور مشرفہ
کرنے والا نکال دیا۔ میں نے کہا کہ آپ اتنی مدت
سے وہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں نے خود آپ کو
مقرر کیا اور وہاں کام کا وعدہ کیا کہ میں کام کروں
گا کہ ان تھیں ہیں نکال دیا اسی کی بات ہے کہ انکار
صاحب مجھے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اسی
شاعرِ عبادت قائم ہو گئی ہے۔ اس کے بعد نے ایسا
اجما کیا کہ وہاں اہل اللہ کے فضل سے چندوں کے بعد
یک نوا ہو کر کی اطلاع ملی۔ اور وہی چھوڑ کر
بیانیہ علاقہ ہے۔ یہی ایک ایک تھے۔ چنانچہ میں
نے اس کام مشرفہ کر چکا ہے۔ اور اندہ نے ان کے
زیرِ مشرفہ کے درساں پورے فرمائے۔ اور جو کسی
سلام قبول کرتے ہیں وہ ساری ساتھ دعا ت کو ترک
کر رہے ہیں۔ شراب نوشی عام ہے۔ انکا مقام ہے
بلکہ انی جز سب میں زیادہ تر کشت و کاکی تھا ہے اور
وہی ان کی تہذیب ہے۔ اس لئے مسلمان ہوتے
اسی لوگ سوزی کی چھڑ ہے۔ شراب نوشی کسی
زک کر رہے ہیں اور سارا کرتے ہیں کہ ہمارے
بچوں کا تہذیب میں اسلامی نام نہ کر سکیں۔
- حضورؐ میں یہی کہ فرما ہے کہ اگر
بھی کیا کیا جائے سلیقہ سے کیا جائے اور ہنگامہ سے
کیا جائے۔ جب ۱۹۸۸ء میں عالمی بیت کا سلسلہ
جاری ہوا اور حضورؐ کی طرف سے نہایت سچی ہدایات
موصول ہوئیں جن میں سے چند چیزِ خدمت ہیں۔
فرمایا: ”خوبیت کنندہ کو بر لانا سے مکمل
کر دینا اور جو میں رہ گئی ہیں انھیں اور کر دینا۔ اسی
برکتِ پاک کہ کر دیت سے بہت پیار جڑت
چرا کر میں اور بجز عرصہ میں اس رضاعت ہو۔ اللہ
تعالیٰ بوجہِ فلاح سے آئی تاکہ تفسیر فرمائے۔ تعلیم
تریت کے سے ایک ایسا بل قائم کر دینا جو سارا سال
موجود ہو نہایت ادراب سے آئے والے کی تریت
میں مصروف رہے۔ یہ ہے کہ ضروری ہے۔ تمام

جہاں میں تربیت کا پختہ نظام جاری ہو جاتا ہے۔ یہ کوشش بھی ہو کہ لوگ داعی اللہ بن جائیں اور پھر ان کے شرکاروں کو (12-10-1983) پھر فرمایا: سنیوں کو ساتھ لے کر نہ نکلتے اور پھر چوتھیں ہی پروگرام بتائیں۔ کوئی دن ضائع نہیں جانا چاہیے۔ دن رات ایک کرتے دلی بات ہے۔ اللہ پر توکل کر کے اور اسی سے نصرت طلب کرتے ہوئے کام شروع کریں اور باقاعدہ ساتھ کے ساتھ رپورٹ بھیجتے رہیں۔ جس طرح پہلے اللہ تعالیٰ نے کامیابیوں سے نوازا ہے اب بھی وہ انشاء اللہ احسن آجکی امیدوں اور توقعات سے بہت زیادہ کر عطا فرمائے گا۔ آپ کی طرف سے کوئی کمی نہ ہو۔

طوا لو تو ام کے دوران مجھے بھیجیں اور مالی کاغذات میں شرکت کا موقع ملتا رہتا۔ وہاں قلمباز ملک سے جو لکھ لکھ آتے تھے ان سے بھی تبلیغ دینے کی بات جاتی تھی۔ اور اس کی اطلاع تین حضرات کو بھی دیا کرتا تھا۔ اس پر حضور نے ارشاد فرمایا: "خلف فوسوں سے تعلق رکھنے والے افراد سے راجدیں ان ملک سے قاعدہ لٹا دینا چاہتا ہے اور کام کے لئے راہیں ہموار ہو سکتی ہیں۔ مثلاً ساکھ امریکہ کے باشندوں سے جو رابطہ ہوا ہے اس سے ان ملک میں ہمارے مشن کا کام ہو جائے تو بہت خوش کاروائی ہوگی۔ آپ کوئی ایسا پروگرام بتائیں جس سے سب جڑواں سہارا ہو سکے۔ مالی حیثیت پر بھی مشاغل ہونے کی سعادت بتائیں اور ان میں سے ایک بھی محرم نہ رہے۔" (خط 1993-214)

یہ فرمایا: "آپ نے اب نئے پورے لگائے ہیں۔ انصاف کو اپنی ہمت دے اور توفیق دے۔"

طوا لو میں جی جت قائم ہو جانے کے بعد حضور کی یہ خواہش تھی کہ وہاں جماعت طہ باقاعدہ رجسٹرڈ کی ہو جائے۔ اس کے لئے وہاں کافی مشکلات تھیں لیکن حضور کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ نے یہ کام کر دیا۔ اسے اپنے 1985-7-31 کے خط میں حضور نے فرمایا: "اللہ آپ کے حق میں اور آپ کی روحانی جسمانی اولاد کے حق میں نصرت کا مکرور علیہ السلام کی پیدا قبول فرمائے۔"

اک سے ہزار ہو دیں بازگ دیار ہو دیں حق پر تار ہو دیں بولا کے یار ہو دیں طوا لو جماعت کی رجسٹریشن طوا لو جماعت کی رجسٹریشن کا اللہ حضور نے تم کو اکت 1985 کو جیلہ سالانہ کے خطاب میں بیان فرمایا۔ فرمایا:

"اب طوا لو کا ذکر کرتا ہوں۔ طوا لو میں چھپا کر نہیں لے پہلے ہی جان کیا تھا کہ جن 1983ء میں حاکمہ میں پہلی بیت ہوئی ہے۔ 1983ء میں حاکمہ رضا کار مبلغ انصار ایاز صاحب رخصت پر تشریف لائے۔ سیکم نے کہا کہ باقاعدہ جماعت رجسٹر کرنا نہیں تاکہ ہم تفریق کے ساتھ کام شروع کریں۔ مشن ہاؤس خیر کریں۔ سیکم بتائیں۔ تو انہوں نے کہا کہ قانون ہے کہ جب تک پچاس بالغ ممبر نہ ہوں تو اس وقت تک گورنمنٹ رجسٹر نہیں کرتی۔ چنانچہ یہاں سے جب وہ گئے تو ان کی وہاں سے اطلاع آئی کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے آتے ہی تین تین تھیں ہوئی ہیں اور یوں افراد جماعت میں داخل ہو گئے ہیں اور ہم نے رجسٹر کی درخواست دی ہے۔ چونکہ وہاں جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے تیزی سے کامیابی حاصل ہو رہی تھی اس لئے جی جی نے مخالفت شروع کر دی اور جو گھر رجسٹر کر دینے کے لئے ضرور ہے اس کے گھر پر بھی اس مخالفت کا اثر تھا۔ قانون پر تھا کہ پچاس افراد کی ہی درخواست دی جائے۔ انکار دیا صاحب نے پہلی سے ہاؤن کو دینے کے نام لکھ دیے۔ اس طرح کو چونکہ قانون کا پتہ تھا اس لئے جب خیر کے سامنے یہ درخواست پیش کی تو ان میں سے دو پر متراض لگیا گیا اور خیر کو یہ کہا کہ پورے پچاس نہیں ہو رہے ہیں۔ اس لئے یہ رجسٹر نہیں ہو سکتی۔ اس پر خیر نے انکار صاحب کو نوٹ کیا اور ان کو بلا دیا اور کہا کہ یہ کوئی نہیں بھڑ بھڑا کرنا مخالفت کی بات نہیں۔ یہ قانونی تشدد ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم اسے تو دیکھتے ہیں۔ وہاں تھے جو نہیں لکھے تھے۔ دو نکل گئے تو پچاس باقی رہ گئے ہیں۔ پتا چڑھا ہی وقت خیر نے اس کی منظوری دیدی۔ اور اس کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے اور بھی تین تھیں ہوئیں اور اب جو طوا لو سے دو سالہ کے تفریق لائے ہوئے ہیں مسلم کے لئے انہوں نے بتایا کہ اب دوسری جماعت وہاں قائم ہو چکی ہے۔"

طوا لو میں جلد جلد جو تین تھیں ہوئیں وہ تمام حضور کی دعاؤں سے رجسٹر ہو گئے۔ حضور نے اپنے 1985-12-16 کے خط میں فرمایا: "خدا کرے کہ جلد کثرت لوگ احمدیت میں فوج در فوج شامل ہوں۔ دراصل ابتداء میں چار زور لگا چاہئے ورنہ بعد میں آہستہ آہستہ دیگر قریب تک بھی حرکت میں آجائی ہیں اور مخالفت بھی شروع ہو گئی ہے۔ جس میں اس کے کیا کیا ہو آپ پر بھی کوشش اور دعا کے ذریعہ ہزاروں کو احمدی مسلمان بنائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے۔"

پھر فرمایا: "آپ اپنی رفتار کو کم نہ ہونے

دی۔ وہی تو آپ نے بلند چوٹیوں کو سر کرتا ہے۔ ہمت اور لگن کے ساتھ مسلسل آگے بڑھتے رہیں۔ لوگوں میں جذبہ تبلیغ کو ابھاریں اور سبھی احمدیوں کو بڑھ چڑھ چڑھ کر اللہ تعالیٰ بنائیں۔ ان میں خیر اسلام کے لئے تڑپ چھڑا کریں اور انہیں بتائیں کہ آپ نے اپنے کام خود کرنا ہے۔ اپنے پاؤں پر خود کھڑے ہونا ہے۔ وہ ہمت کریں۔ کثرت سے دعا کریں اور توفیق جہد میں مشغول ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ بھی کثرت عطا فرمائے اور ہر ایک کو کامیاب دلی اللہ عطا فرمائے۔" (31/10/1986)

... آہ وہ کیا ہی چار کا کارہ ہوا تھا۔ ایک ایک لفظ دل میں اترتا اور جذبہ کو بکثرت کرتا چلا جاتا تھا اور ایک ہی قندارہ جاتی ہے کہ اس راہ میں چاہی جاتی ہے تو جانے دو۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک راہی اللہ کو اس جذبہ سے ہمکنار کرے اور تبلیغ جہاد میں جہت اور لگن کے ساتھ چلے جائے تو توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جہد 1986ء کا رمضان آیا تو حضور نے خاص طور پر اپنی روحی نصائح سے نوازا فرمایا: "مصلان کا سیکھ سیکھ شروع ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی تعلیم اللتان بركات سے مستمع ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس مہینہ سے قاعدہ اٹھاتے ہوئے احباب جماعت کی تربیت کی طرف خاص توجہ دیں۔ یہ توجہ لیں اور جو پچاس سال کا بہترین وقت ہے اور ہاؤن کی طرف خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ اس لئے جماعت اور ہاؤن کی طرف توجہ نہ دیں کہ جو مصطفیٰ کرنا نہیں اور ہر احمدی کو تین تھیں کر وہ احمدیت کے پیغام کو دوسروں تک پہنچانے اور اپنی تعداد کو تیزی سے بڑھانے کی کوشش کریں۔ اشاعت کا کام بن دیں۔ ہر لگن اس کو ان کی شہرت نہ دیں کہ جب وہ جہد کے جذبات بکرا لیں۔ سخت عملی اور دعاؤں سے کام لیتے ہوئے تبلیغ کریں۔ مقصد یہ کہ کوئی آدمی جماعت کے ساتھ جلد جلد اسلام ان کو لگائے اور ان میں شمول جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور قبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔" (22/5/1986)

تبلیغ کے میدان میں حضور پانچے تھے کہ جلد از جلد آگے بڑھا جائے اور جمیع ان صحیح ہوں وہاں جماعتوں کو اپنے پاؤں پر کھڑا کیا جائے۔ اس کے لئے تبلیغ کے کام میں علماء اساتذہ اور نوجوانوں کی طرف خصوصی توجہ دی جائے کہ وہ تربیت کے کاموں میں اور جماعتی ذمہ داریوں کو سنبھالنے کے کاموں میں متعلقہ ثابت ہو سکتے ہیں۔ اس طرف حضور نے اپنے 23/10/88 کے خط میں توجہ دلائی۔ فرمایا:

"طوا لو کے نوجوانوں، علماء اور اساتذہ کی

طرف خصوصیت سے توجہ دیں اور نوجوانوں کو اپنے پاؤں پر کھڑا کریں۔ انہیں بنیادی تعلیم دینے سے کر داعی اللہ بنائیں تیزی سے آگے بڑھیں۔ کسی قسم کے روکل سے پہلے پڑھیں مضبوط ہو چکی ہو۔ میری دعا ہے کہ یہ سب باہر ہوں اور خدا تعالیٰ کی توجہ کے قیام کے لئے کسی کی رضا کی راہوں پر چلے ہوئے تعلیم اللتان ترقیاں کرنے والے ہوں۔"

(خط 23/10/88)

حضور رحمہ اللہ پندرہ فرستے تھے کہ احمدیت کا پیغام مثبت طریق پر پہنچایا جائے اور دوسرے کے احساسات اور جذبات کا خیال رکھا جائے۔ 1997ء میں طوا لو کے ذریعہ ایک بیانیہ پائے یونیورسٹی کے دورے پر انگلستان آئے تو حضور کی خدمت میں بھی ملاقات کے لئے حاضر ہوئے اور وہاں طوا لو کا کثیر پر اور خوشدلی کا خاکشا اس کے اجراء میں حضور نے فرمایا:

"مجھے بھی خوشی ہوئی۔ یاد رہے اس کے کہ کو بیانیہ معلوم ہوتے ہیں پھر بھی انہوں نے میری بات کو بڑے حوصلے سے سنا۔ اس سے نہیں نے کسی وقت فوری فیصلہ کیا کہ کثرت کے خلاف بحث کی بجائے واحدیت اور یونٹی (Unity) کو رجسٹر لایا جائے۔ انشاء اللہ جی آئی ہیں۔ سروسٹ جرنل کے ان کو بھیجنا ہے اس میں اسلامی اصول کی حفاظت، حالات حاضرہ پر اسلام کا رد عمل اور خدا شل ہونا چاہئے۔ یہ کہیں اکثر لوگوں کے لئے قاعدہ کا موجب بنی ہیں۔ "مزید ارشاد فرمایا کہ: "خاص طور پر انہیں یہ بھی کہیں کہ کھڑے کی دلی کی پینکس کے خلاف آپ کے مذہب پر نہیں ہے مدد غرض ہوا اس اور مسلسل دعا کریں کہ ہاؤن کر اللہ آپ کو کھلتے اور حوصلہ سے اور آپ کسی قیامت پر بھی مایہ کی نگہ نہ پھلانے والوں کے سامنے سر جھکانے پر مجبور نہ ہوں۔ اللہ ان کے بچنے کے بچنے سے آپ کو بھڑکھڑا کرے۔ ان کی اسے کی طرز کے پروگرام جو کھلی افغانی اور انسانی قدردان کو بوجھانے والے ہیں وہ آپ کی ضرورت ہیں۔ وہ بچنے چاہئیں۔ اگر آپ ایسے کوئی پروگرام اپنے لئے وہاں سے بھانے چاہیں جس میں بدن کی مریانی نہ ہو اور میڈیکل نہ ہو بلکہ دینی ماحول اور اپنے مسائل کا ذکر ہو تو ہم اپنی اسے بڑی خوشی سے آپ کے وہ پروگرام سازی انیا کو دکھائیں گے۔ خدا کرے کہ ہمارے طوا لو سے تعلقات ہمیشہ استوار رہیں اور خوب بڑھیں۔"

(خط 24/11/1997)

حضور "کی اس دعا کا کہ ہمارے طوا لو سے تعلقات ہمیشہ استوار رہیں اور خوب بڑھیں کا فوری نتیجہ اس رنگ میں ظاہر ہوا کہ طوا لو نے اس عاجز کو برطانیہ میں اپنا مکمل جرنل مقرر کر دیا اور تعلق کا پستلہ

<p>دعائوں کے طالب</p> <p>محمود احمد بانی</p> <p>اسد محمود بانی</p> <p>کنکھ</p> <p>SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 REG: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893</p>	<p>BANI</p> <p>موٹر گاڑیوں کے ہرزہ جات</p>	<p>Our Founder:</p> <p>Late Mian Muhammad Yusuf Bani</p> <p>(1908-1968)</p> <p>AUTOMOTIVE RUBBER CO.</p> <p>BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS</p> <p>5, Sootherkin Street, Calcutta-700072</p>
--	---	---

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہدی ہے۔ الحمد للہ
ان سے پہلے جو دوسرے مہتمم سرکاری ہوا کرتے تھے
اور اب طوائف کے گورنر جنرل ہیں۔ وہ بھی ۱۹۸۷ء میں
حضور انورؑ سے شرف ملاقات کے لئے حاضر ہوئے اور
ایک نیک جماعت کے ساتھ پیار کا تعلق ہے۔ ۱۹۸۷ء
میں بیک کے وزیر مہتمم تھے اور رجسٹریشن کے بعد
جب جماعت کی مخالفت بہت بڑھ گئی تو انہوں نے
بہت جرات کا نمونہ دکھایا۔ اس کا ذکر حضورؑ نے بلکہ
سالانہ جلسے کی تقریر ۱۹۸۷ء کو اپنے خطاب میں
فرمایا تھا:

”طوائف میں جماعت کی رجسٹریشن کے بعد
مخالفت کا ایک غور بہا ہو گیا اور اس کی بنیادیں کی
طرف سے شدید اعتراضات اٹھائے گئے اور حکومت
پر شدید دباؤ پڑ گیا۔ آپ نے کئی ایک نئے ذہب کو
میں لاکھ دھندلا کر سامان پیدا کیا ہے اور آپ کو ہرگز
رجسٹریشن نہیں کرنی چاہئے تھی۔ جب یہ بات پارلیمنٹ
میں حزب مخالف کی طرف سے اٹھائی گئی تو وزیر مہتمم
نے بڑی مضبوطی کے ساتھ جماعت کی تائید میں کیا کہ
میرا اپنا مذہب بھی صیانت ہے۔ اور جیسے صیانت
صیانت کی ضرورت کرتے ہیں ہم بحیثیت حکومت طوائف
کے قانون کی بھری کریم کے۔ اور اس میں صیانت
کو دخل نہیں دینے دیں گے۔ اس لئے جماعت کو ایک
رجسٹر ہونی ہے اور قائم رہے گی۔ اس بیان پر گورنر
جنرل نے وزیر مہتمم سرکاری ہوا کرتے ہوئے کہا کہ
کیا اور کیا کہیں اور ہوا کہ تم نہیں کوئی گورنر ہونے
نے لے لو تم نے بہت اچھا کام کیا ہے اور اچھا فیصلہ دیا
ہے۔ اس خدا تعالیٰ کے فضل سے جہاں اللہ تعالیٰ
کا کام چاہیں مصلحت فرماتا ہے وہاں فرشتوں کے ذریعہ وہاں
کو انصاف پر قائم ہونے کی بھی قوت بخش رہا ہے۔
صرف بد نظمی یہ ہے کہ بعض ایسے سماج کے نہیں
ہو گئے کہ اسلام کی اعلیٰ تعلیم پر عمل نہ کریں اور وہ لوگ
جو اسلام سے تعلق نہیں رکھتے وہ بڑی شان کے ساتھ
اسلام کے کھل کی تعلیم پر عمل کر رہے ہیں۔ یہاں جو
تجسس ہوئی ہے اس کے فضل سے اعلیٰ تعلیم یافتہ بائزر
لوگ بھی ہیں۔ ان میں ان کی ایک پبلک سروس کمیشن کے
پڑنے والے بھی ہیں۔ یہ جماعت میں شامل ہو چکے
ہیں اور وہ پولیس کے افسر جن کی گورنر جنرل کے ساتھ
ڈیوٹی ہے جماعت میں داخل ہو چکے ہیں اور یہ دونوں
دوست بلورنا کھدہ تھریف لائے ہوئے ہیں۔ (۱۰۰)
موقع پر فرمایا کہ کہاں ہیں وہ دوست کفر سے ہوں۔
ابھی کھل دکھائیں۔ اور انہوں نے جب سے اسلام
قبول کیا ہے مسلسل خدمت دین کے لئے وقف ہیں اور
لبایت اعلیٰ درجہ کی زبان انگریزی پر بھی مہور ہے۔ اور
مقامی زبان پر بھی۔ چنانچہ اس وقت سے جماعت
جہیز کے قیام کر رہے ہیں۔ اور قرآن کریم کی جو
تفسیر آج کا ترجمہ قرآن کی بھی تفسیر ہے۔ اور
ماہر جہیز وہ پولیس افسر جو گورنر جنرل کے ساتھ
تجسس ہیں انہیں نے یہاں آنے سے کچھ عرصہ قبل
لے لیا تھا کہ جب سے نہیں اسلام قبول کیا ہے وہاں
میرا دلی پولیس سروس سے اجازت ہو چکا ہے۔ مجھے
ذیل ترین رجسٹریشن مل گئی ہے۔ میری درخواست

ہے کہ مجھے ذیل ترین رجسٹریشن قبول کرنے کی
اجازت دیں اور پھر جماعت احمدیہ کی خدمت کے لئے
مجھے وقف سمجھیں۔ جب ہوا ہے اللہ تعالیٰ کی جبر
طرف چل رہی ہے۔ یہاں میں کی قیام کا منصوبہ خدا
کے فضل سے مکمل ہو چکا ہے اور رقم بھی بھرا دی گئی
ہے۔ مقررہ اس کا کام شروع ہو جائے گا۔“
(خطاب حکم انگشت ۱۹۸۷ء جلسہ سالانہ ہدی)
حضورؑ نے تبلیغ کے لئے بیک بھجور کا
پروگرام بھی پسند فرمایا۔ ایک دفعہ جب طوائف میں یہ
طریق اختیار کیا گیا تو حضورؑ نے فرمایا:
”بیک بھجور کا پروگرام جو آپ نے تحریر کیا
ہے بہت مبارک ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہت اعلیٰ
نتائج ظاہر فرمائے اور لوگوں کو زیادہ سے زیادہ استفادہ
کی توفیق بخشے۔“ (26/12/88ء)
بیک بھجور کو بھی تبلیغ کے لئے پسند
فرمایا۔ جب بیک بھجور کے ذریعہ احمدیت کا پیغام
پھیلا تو شروع کیا تو حضورؑ نے فرمایا: ”بیک بھجور
کا طریق بہت عمدہ ہے۔ اس سے احمدیوں کی بھی
ترتیب ہوگی اور غیروں کی بھی اسلام بکھنے میں مدد ملے گی
اور جماعت کے حقوق تسلیم کرنے میں بڑی مدد ملے گی۔
انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ اس پروگرام کے بہترین
نتائج برآمد کرے۔“ (7/3/88ء)

حضورؑ تو مہتمم کے ساتھ خاص
صفت کا سلوک فرماتے اور ان کے لئے حضورؑ کا
کے مخالف بھجواتے رہے۔ 18/12/88ء کے خط
میں فرمایا ”اللہ تعالیٰ انہیں ایمان اور نور سے معمور
کرے اور اپنے پیار سے نوازے۔ انہیں تعلیم و
روابطہ سلسلہ کے لحاظ سے مضبوط اور راسخ العقیدہ
بنائے۔“
بحر الکمال کے سارے جہیز نما ملک کے لئے
حضورؑ دعا میں بھی فرمایا: ”اللہ تعالیٰ طوائف اور اس
کے ارد گرد کے علاقہ کو احمدیت کے نور سے منور و جہیز
بنادے۔ خدا کے فضل سے اب حضرت سجاد موعود
علیہ السلام کا سلسلہ پوری شان سے بڑھ رہا ہے۔“
(30/12/88ء)

جب طوائف کے ارد گرد کے 22 اضلاع میں
احمدیت کے پورے ملک کے لئے کو سنبھالنے کا حکم ہوا
اور حضورؑ کی خدمت میں خاص دعا کے لئے لکھا۔ اس
پر حضورؑ کی طرف سے جواب موصول ہوا۔
”آپ گھبراہٹ نہ۔ محبت چڑھا دیں اور خدا
تعالیٰ سے مدد و نصرت مانگیں جو اسے اپنے قدم کو آگے
بڑھائیں۔ تبلیغ میں علم کا سوال نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی
دین ہے جس کو چاہے دے۔ دعاؤں پر بہت زور
دیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی خدمت کے لئے بھی
لایا ہے اور فرما دیا ہے۔“ (۱۰۰)
اللہ تعالیٰ آپ کو ہر لمحہ اپنی خدمت میں
کرے۔ آپ کی خدمت کو ہر لمحہ دیکھ رہے ہیں اور
ذرا غفلت کو جلا کر دھوئے گا۔ یہاں میں تاخیر پیدا
کر دے۔“ (۱۰۰)
ایک دفعہ حضورؑ نے فرمایا کہ ہر کھنگر
تبلیغ کا رنگ دیا جائے گا اور میں نے ان کو ترغیب نہیں

بادشاہ بھی دی، تاؤ بھی، برکات سے بھی دی
غم کا ساگر بھی دی، موج کے حد سے بھی دی
مہراں دیکھا ترستی ہے ترے گس کو آگے
چاندنی رات دی، چاند ستارے بھی دی
ایستادہ سر راسے ترے مجھور۔ ہوز
دیکھ دھب دی، دیکھ کے ہارے بھی دی
ایک ہی نہیں اس گھمے آغواں میں دلیک
شیشہ دئے بھی دی، منے کے ڈلارے بھی دی
چوٹ بھی نکلی، مرے چادر گراں بھی پہلے
دند بھی دیا، غم دند کے ہارے بھی دی
تو دی، دھیری دھائی، تیری یادیں بھی دی
ہم دی، دل بھی دی، دل کے سہارے بھی دی
لوٹ کے کوئی نہ آیا کبھی پردیوں سے
منزلیں بھی دی، رستے بھی، اشارے بھی دی
غیر تبدیل ہے یہ سبب مغرب و طلوع
آمد و رفت دی، نور ظہارے بھی دی
ذات مولا کے سوا کس کو بھلا ہے؟ ساترا
لائی حمد دی، حمد کے و آرے بھی دی

(ایچ۔ آر۔ ساحر۔ امریہ)

وہاں گھاس پھوس کی مسجد بھی بنائی جائے۔ اس طرح
پانچ کے حروف والا استقبال ہو رہا تھا۔ رہا یاں چہ
پر لکھا دیا جائے جس پر ”محمد سلمہ و تہم“
(AHMAD:YA MUSLIM WELCOME
YOU) لکھا ہو۔“ (27/5/82ء)
فرمایا: ”شروع میں چھوٹی چھوٹی باتیں جو
آسانی سے سمجھ میں آئیں وہ انہیں سکھائی جائیں اور
وہاں کی طرح خوراک کی صورت میں دینی چائیں۔
جب ایک کا فائدہ پوری طرح ظاہر اور پختہ ہو جائے تو
پھر دوسری خوراک دینی چاہئے۔ کوشش کریں کہ وہاں
معلم پیدا ہوں اور جماعتیں خود نکلیں۔“ (26/5/82ء)

اللہ تعالیٰ دعوت الی اللہ کے پھل
جب نصیب کرتا ہے تو ان کی اتنی خوشی ہوتی ہے کہ
انسان مزید پھل حاصل کرنے کے لئے آگے بھاگتا
ہے اور جو پھل لے جاتا ہے وہاں ان کو خیال نہیں رہتا۔
اور بعض دفعہ وہ پھل ضائع ہو جاتے ہیں۔ حضورؑ نے
فرمایا:

”تمام نو احمدیوں کی تربیت کی طرف توجہ دیں
تاکہ Preserve ہو جائیں۔ بنیادی دعوتی کام
اور دینی تعلیم بھی یاد دیں۔ سرسوت تو اسے چھوٹے
ایک مرغی اپنے بچوں کے نیچے چڑوں کی آسانی سے
خاکت کر سکتا ہے۔ آپ کے پرندہ شادمانہ گانے ہیں۔
تربیت آسانی سے کر سکتے ہیں اور تبلیغ کے کام کو نہایت
مضبوط بنادیں۔ آگے بڑھاتے ہوئے اور دست
نکھڑا کر ساتھ ساتھ دیکھیں کہ کبھی تو قیام نہیں کریں

اس سے بہت فائدہ آگیا۔ جو بھی بات ہو رہی ہوگی
اس میں اسلامی نقطہ نظر کا ذکر بھی کرنا۔ اور اس طرح
ساری بات ہی اسلام کی تعلیم کی طرف پلٹ جاتی۔
حضورؑ کو جب اطلاع کی تو بہت پیارت سے حوصلہ
افزائی کے لئے فرمایا: ”آپ جس طرح ایک بات
سے دوسرے کی طرف رخ موزوں موعود احمدیت کی
طرف پھرنے کا دھمک دیتے ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ نے
آپ کو خاص صلیقہ عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک
فرمائے اور آپ کو ہر قدم اور گام پر اپنی دینا و آخرت کی
فستوں سے نوازے اور کامیابیاں عطا کرے۔“
(8/2/82ء)

حضورؑ تو مہتمم کی تربیت کی
طرف بار بار توجہ دلاتے رہے۔ آپ فرماتے کہ پورا
زور لگا کر ان کی اعلیٰ تربیت کریں اور سادہ یہ جلد از جلد
تعلیم و تربیت کے لحاظ سے اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر
دینی قوم کے لئے داعی الی اللہ بن جائیں۔ حضورؑ
فرماتے تھے کہ ملک میں احمدیت کی بڑی مضبوط
کرنے کے لئے ضروری ہے کہ مقامی لوگوں میں تبلیغ ہو
اور وہ تیزی کے ساتھ جماعت میں شامل ہوں۔ اس
سلسلہ میں فرمایا:

”تربیت کا کام بڑی مضبوطی کے ساتھ جاری
ہونا چاہئے اور احمدی تربیت ایسی پختہ ہو جائے کہ ایک
نوجوان کی جماعت میں جائے۔ جہاں نئی جماعتیں نہیں
وہاں نزدیک کے علاقے سے مسلسل دورہ پر جاسکا
ہے۔ وہاں تفسیروں اور کتابوں کی تلاش لگائی جائے
تاکہ لوگوں کو پتہ چلے کہ احمدیت ہے کیا۔ اسی طرح

یہ پہلا جزیہ ہو جہاں پر احمدیہ کی آزادی حکومت
تم ہو اور اسے اشاعت اسلام کے لئے بنیاد بنایا
گئے۔" (11/2/1905)

..... حضورؐ کا یہ فرمان تھا کہ اشاعت
مذہبہ مؤثر و رنگ میں تمام تک احمدیت کا پیغام بکلیا
ائے اور ہر مکتبی لوگوں کی تعلیم اور تربیت کر کے
میں وقت ماضی پر خلف طاقتوں میں بھیجا جائے تا
عت کے کام سے پوری طرح ناکہ اٹھایا جاسکے۔
فرمایا: جو جماعت آپ نے تیار کی ہے پوری
ہر ان کی بھرپور تربیت اور اعلیٰ ترقی کے لئے توجہ اور
تذکرہ رکھو اس کے لئے بنیادی تربیتی لٹریچر فوراً
تیار ہونا چاہئے۔ جب آپ کے لوگ مہمانان
ہوں گے تو مہمانان کو وقت
پوری سے آراستہ ہو جائیں گے۔ وہاں پر کوئی مستقل جگہ
لی کر لیں اور دایہ و دایہ کا انتظام بھی ہو۔ جماعت
کی کئی تعداد اور لٹریچر کی تلاش بھی ہو۔ جماعت
کام کو پرجوش کیا جائے۔ اس طریق سے
تک انتظام حاصل ہوگا۔" (18/1/1905)

..... ۱۹۰۵ء میں طواغیتوں نے رنجشیں
ہیں بہت طاقت ہوئی۔ اس طاقت کے نتیجہ میں
کے گورنر جنرل سر TUPHUR جرم نے بیعت
یا نکلن دوسرا بیعت کو باغی نہیں کرنا چاہئے تھے۔
اس کی اطلاع حضورؐ کی خدمت میں بھیجی تو
نے فرمایا: "جہاں بیعتی شخصیات سیاسی دباؤ
رے مکمل کھلائی گئیں ان کے لئے تاریخیں ان
لئے بہترین طریقہ یہ ہوگا کہ اپنے اسلام کو
تعلیمی کیمس انڈیا پر سیاسی سرعام عکت سے اس
استعمال کریں کہ حکومت سے لوگ احمدی ہوں
بیاست سے احمدیت کا تضاد روپ گئے۔"

(8/12/1907)

..... حضورؐ احمدی فوجی تھیں کی تعلیم و تربیت
رف خصوصی توجہ دلاتے رہے۔ چونکہ یہ لوگ
باعمل سے آئے تھے۔ گورنر کے لئے مردوں
لگ جیٹان کے لئے عیبی ہی بات تھی۔ حضورؐ
ایمان: "فوجیوں کا کلاس میں مردوں کے ساتھ
ہونا مناسب نہیں۔ آہستہ آہستہ ان کو اسلامی
پ سکھائی جائے۔ کلاس میں الگ انتظام کر لیا
پارٹیشن ہو جائے۔ یہ وہ دیرپا کام لایا جائے۔"

(18/12/1907)

بحر میری بیگم محترمہ امت الہیہ صاحبہ بھی
لی آگئیں اور لکھنؤ قائم ہوگی تو حضورؐ نے فوجی کا
ایمان فرمایا: "جب سے آپ کی تعلیم صاحب آپ
سائی ہیں۔ فوجی بنیادوں پر کام شروع ہو گیا ہے
کے بہترین نتائج کا بار ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ
ب کافر عظیم مظاہر فرمائے اور دونوں جہان کی
توازن سے اور ایک شہر سے دامن رہے۔"

(21/1/1911)

..... جماعت کی بنیادوں کا مضبوط بنانے
اور جماعت کے انتظام کے لئے مساجد کی
حضورؐ بہت زور دیتے تھے۔ فرماتے تھے کہ
لہر سحر قیصر کہ خواہ کھاس کھاس کی کیوں نہ
ہوگی دعاؤں اور توجہ سے طواغیتوں میں جلد مسعود
ہیں قیصر کے لئے زمین لگئی۔ جب اس کی

اطلاع حضورؐ کی خدمت میں بھیجی گئی تو فرمایا:
"آجکے زمین کی فیر کی مہارک ہو۔ اللہ تعالیٰ اسے
بہت مہارکت کرے اور ارضی طواغیتوں کے لئے شیخ نوراد
ذریعہ نہایت بنادے۔" (7/1/1907)

جب قیصر کا کام شروع ہو گیا تو حضورؐ کی
طرف سے خوشنودی اور دعاؤں کا پیغام موصول ہوا۔
فرمایا: "آپ کا کیم فروری کا اور سال کردہ خطا جس
کے ساتھ یہ پیدائش گئی کہ مشن ہاؤس اور مسجد کی تعمیر
کام مکمل ہوئی صورت میں آگے بڑھ رہا ہے۔ جزام
اللہ احسن الخیراء۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بہترین
رنگ میں اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی توفیق
بخئے اور یہ مرکز ان سب جزائر میں اسلام کا نور
پکھلنے کے لئے روکنے کا جیہ نہایت ہو اور بہترین کی
جماعت کا موجب ہو آئیں۔" (13/2/1907)

مسجد قیصر میں مردوں، عورتوں اور بچوں نے
بہت جذبہ اور محنت کے ساتھ وقت گزار لیا۔ اس پر حضورؐ
فرمائی کہی ہوئے اور ساتھ دعاؤں کے حلقے ایک بہت
ہارک اور گورنر جنرل فرمایا جس کا ہر احمدی کے لئے
سمت ضروری ہے۔ فرمایا: "دعاؤں کی رپورٹ بھی
بڑی دلچسپ ہے۔ ساری جماعت کو میرا بہت مبارکباد
پکھلایا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور
اپنی محبت سے نوازے۔ دعاؤں خود اپنی ذات میں
جزا ہے۔ اس سے انسان کے اندر مزہ نہیں کھسکا جذبہ
پیدا ہوتا ہے۔ اللہ یہ خوشی آپ سب کے لئے
مہارکت کرے آئیں۔" (21/1/1907)

مسجد طواغیتوں کے افتتاح پر حضورؐ کا پیغام

مسجد کے افتتاح کے موقع پر حضورؐ نے ازلہ
شفقت جماعت طواغیتوں کے نام ایک پیغام بھیجا جو ساری
جماعتوں کے لئے دو زبانوں میں مکتب ہے اور مساجد
کی محنت اور اہمیت کو روشن کرتا ہے۔

(۵۵۵ء، ۲۲/۱/۱۹۰۷)

"یارے احباب! جماعت طواغیتوں
اسلام پیغمبر و رحمت اللہ علیہ کا۔

مکرم انعام احمد اہل صاحب کے ایک خط کے
ذریعہ جنوری ۱۹۰۷ء کے پہلے ہفتہ میں مساجد کو مسک
کے جزائر طواغیتوں قیصر ہونے والی پہلی مسجد کے افتتاح
کی اطلاع ملی ہے۔ چونکہ بہت خوشی ہوئی۔ اللہ
مہارکت کرے اور افتتاح کی اس تقریب کو بے شمار
رحمتوں اور برکتوں کا حامل بنادے۔ طواغیتوں جماعت
مخلص جماعت مجھے بہت پیاری ہے اور ہمیشہ یار دینی
ہے۔ آپ کی خدمت و انکسار کی میرے دل میں ایک
خاص قدر ہے۔ آپ کے لئے دین و دنیا کی تمام
صناعت عطا ہونے کے لئے خدا کے حضور دعا گو ہوں۔
اللہ آپ کو اپنے خاص عباد کے نیکان عطا فرمائے اور
جلد جلد آگے بامبارک و بارکے۔ اور آپ کی سہارا
سب جزائر میں اسلام کا نور پکھلنے کے لئے روشنی کا
یہار جماعت ہو اور بہترین کی جماعت کا موجب ہو۔ اس
موقع پر مسجد کے افتتاح کی مناسبت سے میں جماعت
احمد پر طواغیتوں اس کے اور مرکز کے جزائر میں بسنے
والے احمدیوں کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ مسجد خدا کا
مگر ہے اور اس کی خوشنودی اور رحمت اس کے

نمازیوں کے ساتھ ہوتی ہے اور بھی نمازی اس گھر کی
روانی اور آبادی کا موجب ہوتے ہیں۔ اس لئے خدا
نے آپ کو یہ مسجد قیصر کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے تو
اسے بکثرت نمازیوں کے ساتھ بیچ وقت روزانہ اس
طرح بھر دیں کہ بہت جلد یہ چھوٹی ہو جائے اور ہر
وضع مسکن کے ارشاد کی قیاس میں اسے مزید
بڑھاتا اور وسیع کرنا پڑے اور یہ سلسلہ ہی طرح جاری
رہے۔ حتیٰ کہ جزیرہ جزیرہ خدا کے گھر بنے اور آباد
ہوئے مکمل کیجئے۔ خدا کرے کہ یہ سب جزائر
احمدیت میں جتنی اسلام کے نور سے جگمگا اٹھیں اور جلد
ان کے پکھلنے سے خدا تعالیٰ کی توفیق کی کوہیں اٹھیں
گلیں۔ خدا کرے کہ جلد ہی ہوں۔
والسلام
خاکسار مرزا طواغیت

طواغیتوں کے بعد جزیرہ Nauro میں احمدیت کا نفوذ

اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کی جزائر کے حق میں
دعائیں بہت جلد قبول کیں اور ان دعاؤں کے قیاس
ایک اور جزیرہ میں احمدیت کے پوسٹنگ گئے۔ اس کا
ذکر حضورؐ نے یکم اگست ۱۹۰۵ء کو اپنے جلسہ سالانہ
کے خطبہ میں کیا۔ فرمایا:
"ایک خاصا مسجد کو مسک کا جزیرہ ہے جو کہ
طواغیتوں کے قریب ساحل میں واقع ہے۔ یہ جزیرہ دنیا
کی سب سے چھوٹی مسجد ہے۔ اس کا مذہب صرف
آحمدیہ میں ہے یعنی دو تیل ایک طرف اور جازیل
ایک طرف۔ یہ آخر دنیا کے احمق تھا۔ ۱۹۰۵ء میں
آکر ہوا۔ آبادی آحمدیہ جزائر ایک سو ہے۔ زبان
انگریزی ہے۔ مذہب یہودی ہے۔ اکثریت یہودیوں
کی پرستش ہیں۔ طواغیتوں جیسا کہ آپ جانتے ہیں
ہمارے ایک بہت ہی مخلص اور فدائی آنریری سیکرٹری
ہو اور صاحب نے جماعت کو قائم کیا تھا۔ وہاں جب
دامی الی اللہ کی تحریک چلائی گئی تو طواغیتوں کا ایک دوست
نے از خود ناڈو (NAURU) کو مسلمان بنانے کا
حزم کیا اور باوجود جوش کرنے کے انہوں نے کوئی کراہی
قبول نہیں کیا۔ اور کہا کہ میں جس جگہ خدمت کے لئے
جانا چاہتا ہوں۔ اپنے شرف پر جاؤں گا۔ چنانچہ وہاں
گئے اور وہاں خدا کے فضل سے پہلے ہی دور سے میں چ
خاصا ان کو احمدی بنانے کی توفیق ملی۔ یعنی احمدی جب
میں کہتا ہوں تو ظاہر ہے کہ احمدی اور اسلام دونوں
کے نام نہیں بلکہ اسلام جسے حضرت کا موعود علیہ السلام
نے اللہ کی تائید کی روشنی میں سکھا اور جو حضرت
محمد ﷺ کا کچا اور حقیقی اسلام تھا۔ جب بھی میں
احمدیت کہتا ہوں اس کے سامری اور مرازمیں ہوتی۔ ناڈو
مردان جزائر میں اگر سب سے زیادہ امیر تھیں تو امیر
وسط میں ایک سوٹ اونچا چھوٹی سی پہاڑی تھیں کہ
تک جس کو ہم نہ کہتے ہیں اس کی ایک چیز ہے اور وہ
ساری حقیقی دعوت پر مکتبل ہے۔ چنانچہ مغربی توفیق
بڑی جلدی کے ساتھ مکمل کر کے دو دعوت سمیت
میں ہیں۔ خدا ان کا اعزاز ہے کہ ۱۹۰۵ء تک ان کی
دولت چلی۔ ۱۹۰۵ء کے بعد جہان کے پاس نیچے
کے لئے نہیں رہے۔ لیکن وہاں کے لوگ سمجھ رہے ہیں

اور جو بھی روپیہ حاصل کرے ہیں اسے شریوں اور
جوئے میں اڑانے کی بجائے لوگ میں اس طرح
انویسٹ (invest) کر رہے ہیں کہ اعزاز ملے۔
کہ یہ ریزہ اگر خالص ہو گیا تو اس ملک کی خوشحالی
بڑھانے پر ہے گا۔"

ناڈو کے بعد اور بھی کئی جزائر ملک میں
جماعتیں قائم ہوئی جا رہی ہیں اور حضورؐ کے ارشاد کے
حق بر جہاد بھی قیصر کے لئے کوششیں ساتھ ساتھ
جاری ہیں۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا:
"دوسرے جزائر میں بھی مساجد بنانے کا
سلسلہ جو آپ نے شروع کیا ہے وہ ہر مساجد
ہے۔ اللہ آپ کی روح القدس سے تائید فرمائے اور ان
جزائر میں تاریخ ساز کاموں سے نوازے اور اب
طواغیتوں کے بعد جزیرہ جزیرہ کے گھر آباد ہوں اور ہر
طرح سموری کی لہروں نے ملی کے ان ملک گھروں کو
اپنی لپیٹ میں لیا لیا ہے۔ اس طرح توفیق الہی کی
لہروں میں سب جزائر کو اپنی لپیٹ میں لے لیں اور میں
احمدیت میں جتنی حقیقی اسلام کا سورج پوری شان سے ان
جزائر میں طلوع ہو۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو آئیں۔"
(12/10/1905)

۱۹۰۶ء میں جب میں طواغیتوں کے دامن
اکھٹان آیا تو خیال نہیں تھا کہ دامن جانا ہو سکے گا۔
اس موقع پر کہنے والے نے جب باہر آیا تو
جماعت کے ایک وفد کو اپنا مختصر بیان اور ان سب کو دیکھ
کر حیرت کی انتہا نہ رہی اور اپنی کیمنگ اور ناگھوں کا
احساس شدت سے ہوا۔ وہ مختصر نے ایک دست کا
انتظام کیا کہ جس میں اس خاک کے ذرے کے قدر
افرونی کے لئے حضورؐ بھی شریں۔ جس شریں شامل ہونے اور
خطاب بھی فرمایا۔ یہ حضورؐ اپنے اونی ترین زبان
سے کمال شفقت کی ایک مہینہ مثال تھی۔ یہ میرے
لئے زندگی کا بہترین اور سب سے بڑا اعزاز تھا۔ اس
اعزاز کے خیال سے جذبات میں تھے اللہ ہر وہ
والے اللہ کی شریں رعایت کر جائے ہے۔ قالمحمد اللہ
علی ذاک۔

۱۹۰۷ء میں جب عالمی بیعتوں کے ذریعہ
روحانی اتحاد تھا کہ دور شروع ہوا تو جزائر ملک کو اس
کے لئے تیار کرنا ضروری تھا۔ حضورؐ دوا کے لئے نکلا۔
فرمایا:

"وہاں ابھی کافی کام کے واسطے ہیں۔ اللہ
آپ کی روح القدس سے تائید فرمائے اور آپ کو
اجس رنگ میں سب کام کرنے کی توفیق بخشے اور ان
جزائر میں جماعت کو عظیم الشان ترقیات سے صحت
فرمائے۔" (31/3/1907)

حضورؐ کی قیام اللہ تعالیٰ نے فوراً مکمل کیا
اور مجھے ایمان کی اڑکی طرف سے وہاں دامن جانے کے
آرزو موصول ہوئے۔ اس کی اطلاع حضورؐ
کو بھیجی تو بہت عباد جواب آیا۔ فرمایا: "اللہ اللہ
ماشاء اللہ چشم ہمدرد۔ یہ اللہ کی دین ہے۔ اس میں اس
ماجزی کی اجازت کا کیا سوال ہے۔ وہ جن مانگے دینے
والا جب دل کی تمنا میں اس شان سے پوری فرمائے تو
میرے سوا اور کیا جواب ہے۔ سو الحمد للہ الحمد للہ۔"
(31/4/1907)

جب طواغیتوں کی اطلاع دی تو فرمایا:

(20/11/88ء)
 سالہ چھٹی کے لئے یہی سلسلہ میں
 30 جنوری 1987ء کو مسجد فضل لندن میں
 اٹھا کر کے حوالے سے دوامان علی ایفہ کو
 ڈان مگنے اور انہیں برداشت پورا کرنے کی
 کے لئے یہ ہر

”ساری دنیا کے وہاں اہل اللہ اس مضمون کو
بھی نظر کر کے ایک یا چند بار مضمون کے درمیان کا وقت
بھی صرف اتنا وقفہ ہے۔ مابین اہل اللہ بننے کے لئے
دوران میں جو بحث کرتی پڑتی ہے۔ بعض درختوں کو
کھانے کے لئے چند سال کے بعد کھال لاتے ہیں۔ بعض
درخت جن پر جلدی پھل لے آتے ہیں۔ اس لئے
پودہ درخت بننے کی کوشش کرتی جو جلدی پھل لاتا
ہے۔ اور انسان ایک ایسی چیز ہے جو ہر قسم کا درخت
کا پودہ کھاتا ہے۔ تمام کائنات کا خلاصہ ہے۔ اس
آپ نے بھی کہہ سکتے کہ میں وہ درخت ہوں جس
کا وہ سال کے بعد کھال لگے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے
اس کے اندر یہ ایک ہنگامہ ہے جو یہ وقت صرف
تین سال پانی پانی ہے کہ اس کے اندر ہی کیمیا
کے کیمیا کی طاقت ہے۔ اپنی صلاحیتوں کو بوحالہ کی
ہے۔ انہیں کم کرنے کی بھی طاقت ہے۔ اگر
میں بوحالہ کو جو دیگر مضمون کی طرف حرکت کرتا
ہو کہ ملاحظہ کیجئے گمانی شروع کرے تو اصل
مضمون کی طرف حرکت کرتا ہے۔ اس لئے آپ اپنی
ذہن کو بوحالہ کی کوشش کریں تو اللہ تعالیٰ آپ کو
محافظہ پاسکے کہ آپ جلد پھل دینے والے
ہیں۔ جیسا کہ وہ بار بار پھل دینے والے ہیں
جیسا کہ مثال جو قرآن کریم نے مومن کی دہی
میں اس کے حلقہ کر لیا: ”وَمِنْهُمْ مَنْ جَعَلَ الْكَلِمَ
تَيْنِ زَيْفًا“ کہہ درخت ہے مومن کا طیب
اللہ کے ذہن کے ذہن کے ساتھ ہر مومن دیتا ہے۔
ایک دفعہ والا بھی نہیں یہ ہر مومن سے سزا
ہے اس لئے خدا تعالیٰ آپ کی اصلاحات کی
فرمان میں اور اس پر خدا تعالیٰ نظر رکھ رہا ہے۔
مومن بننے میں آپ کی کوششیں ہر مومن کو
ہیں۔ مگر وہ بھی کہ ہر مومن کو بھی آپ کی اصلاح
میں جس نے سزا دینی ہے کہ آپ کی اصلاح
کا رہتا ہے اور اس کی طرف سے کمال اللہ
میں سے نصیب ہوتے رہتے ہیں۔ کمال
میں اور ہیں اور کمال کے احکامات سے نجات
کمال دینے والے ہیں یا کمال کے احکامات کا رہا ہے
سے تو ان چالیس میں ایک کمال مائل
جو ہر مومن کے سال میں ایک دفعہ مومن سال
آپ کو آئی کمال کو کھانے پھل کے شروع
ہے مای اللہ ہیں اللہ سے فضل سے
میں ایک دوسرا ایک مائل میں پچاس سے داکہ
ہیں۔ مئی مچوں پر اس وقت کے پچاس
مائل اور مچوں پر صاحب ہیں۔ ایک
پچاس سے داکہ مچوں میں پچاس ہو سکی
ساتھ کے جرم سے مچوں ایک مائل مائل
مائل میں ان کی کوششوں سے جو مچوں مائل مائل
میں دوسرا تو ہیں مچوں۔ اپنا کام کرے
کیجئے ہیں کہ مچوں کام کے بعد وقت
لئے ایک مچوں سے یہ تو مچوں کے
مچوں مچوں مچوں ہیں۔ آئندہ دوسرا
کو دوسرا مچوں مچوں مچوں مچوں

حضور نے جلسہ سالانہ ۱۹۹۶ء کو فرمایا ایک
سہ ماہی رات مسلسل میرے منہ پر ڈاکار ڈاکار کا
اور ہوا ایک ایک حیرت انگیز بات تھی۔ میں آنحضرت
ؐ پر ایسا تو پہ پہلا ڈاکار سیکال کے دارالحکومت
ہے۔ چنانچہ ڈاکار کی طرف توجہ دی گئی اس
ہاں احمد علی کی توجہ اور صرف ۵ ہزار دھتے
ساکے کی جوتن سالیانہ میں اس سیکال کی میں
۵ ہزار احمد علیوں کا اضافہ ہوا اس وقت اس
۵ احمدی ارکان پارلیمنٹ میں بھی موجود ہیں
ایک ڈینی اسٹیکر ہیں۔ حضور نے ڈینی اسٹیکر
بولایا جنہوں نے فراموشی زبان میں بتو کر

(۱) سب سے پہلے ۱۹۸۳ء سے ۱۹۹۰ء تک
۱۹۹۸ء کے جلسہ سالانہ پر حضورؐ نے فرمایا
کہ میں نے اپنی ایک روئے کا ذکر کیا تھا
میں ذکر تھا کہ فرجی بولے ۱۷۰ سالوں میں
میں سے احمدیت پھیل چکی ہے ۱۹۹۳ء کے بعد
میں ۱۷۰ سالوں میں ۱۷۰۰۰ افراد احمدی
میں ہیں۔ (انتقال ربوہ ماہنامہ ۱۹۹۸ء)
۱) اس مضمون کی تیاری میں مرزا فطیم
عجب سے ایک مضمون سے مدد کی گئی ہے۔
حسن اجازت

ملیخ دیں و نشر ہدایت کے کام پر ☆ مکمل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

**Manufacturers & Exporters of all kinds of Fashion
Leather Products & General order Suppliers & Importers**

Off: 16D, Topola 2nd Lane
Mulapara, Near Star Club
Calcutta-700039

Ph. 3440150
Tel. Fax : 3440150
Pager No. : 3400-606266

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دائمی سکھوں والے دولت
بخنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم اپنی دعوت الی اللہ کے
مکمل نمائندہ اپنے پیارے آقا محمد ﷺ کے حضور پیش
کرتے رہیں اور ان کی روح کے لئے باعث صدقاتار
بنیں۔

مال روٹھے ہیں صد سالہ جشن میں کہ ان دو سالوں
میں اپنا نام بھی خدا تعالیٰ کی اس فرست میں
دالوں گا جس کا ذکر قرآن کریم کی ان آیات میں
ہے کہ میری نظر پڑتی ہے جب تم اچھے کام ہماری
کر رہے ہو۔

❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖

(طبعة جمہ 30/1/87 مسجد فضل لندن)

(خطبہ جمعہ 30/1/87 مسجد فضل لندن)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی امریکہ میں آمد آپ کی نوازشات اور دلداریاں

(سید شاد احمد ناصر امریکہ)

تو یہ چہ، کیا ایک فریق ابھی نہیں آیا آپ نے،
فرمایا چہ جائیں۔ انگار کر لیتے ہیں۔ چنانچہ:
دونوں فریق پہنچ گئے تو فرمایا اعلان کرو۔ اب
کچھ نہیں آ رہی تھی کہ آیا خطبہ نکاح دودہ پر جو
صرف اعلان کروں۔ میں چونکہ حضورؐ کے ساتھ
بیٹھا ہوا تھا، حضورؐ سے پوچھ لیا کہ اب دودہ آ،
نکاح پڑھوں یا بجلی والی کافی نہیں۔ آپ نے فرمایا
کہ اب بس نکاح کا اعلان کرو اور احباب وہ
کراؤ۔ احباب قبول کے بعد میں نے عرض کی
اب دعا کروا دیں۔ حضورؐ نے فرمایا دعا بھی تم ہی
میں تمہارے ساتھ شامل ہوں گا۔

قرآن کریم کی عظمت اور احترام

حضور اور جب امریکہ دورے پر تھے
لائے تو حکم حضرت میں مقرر تھا کہ صاحب
بچوں کی تربیت کی خاطر حضورؐ کے ساتھ ایک کلام
انتظام بھی کروا دے چنانچہ محرم میاں صاحب
اس سلسلہ میں خاکسار کی ذمہ داری لائی کہ سارا سارا
یہ کلام مسجد بیت الرحمان میں لکھا کر دو اور چار
بھائیوں کے اطفال و ناسرات اس میں شامل
کریں اور کلاس ایڈمز پر جو طرح حضورؐ
میں کراتے ہیں۔ یہ کلام اخلاقی کے فضل
مسجد بیت الرحمان میں چار سال تک بڑی کام
کے ساتھ چلتی رہی۔ جس میں ستر سے اتنی تک
حاضری ہوتی تھی۔

چنانچہ حضورؐ کے ساتھ جب بچوں کی کا
ہوئی تو ایک بچے کو خاکسار نے ایمنی اسکے کی برا۔
کا موضوع دیا کہ وہ اس پر تقریر تیار کرے۔ جب
کلاس ہوئی تو اس بچے نے بہت عمدہ تقریر کی یہ کہ
مولانا عطاء اللہ صاحب تعلیم کے واسطے تھے۔ کیا
تقریر کی تیار کی دوران اس نے مجھے بھی تقریر
دکھائی تھی۔ میں نے کہا فیک ہے۔ بچے نے تقریر
کی تو حضورؐ نے فرمایا کہ جو تم نے بیان کیا ہے
بہت اچھا ہے۔ بڑی اچھی تقریر ہے۔ لیکن ایک
بہت اہم بات کو تم نے چھوڑ دیا ہے وہ تو بجز
جان ہے۔ جس کا تم نے ذکر نہیں کیا ایمنی اسے
ترجمہ القرآن اور تفسیر قرآن کی کلاس تھی ہے اسے
نے کس طرح نظر انداز کر دیا اور پھر آپ نے قرآن
کریم کی عظمت اور اہمیت پر پندرہ منٹ تک
تقریر فرمائی۔

کلاس ہی کا واقعہ ہے۔ ۱۳۴۵ء کے بعد
ہوئی تھی۔ تعلیم خاکسار کی بچی نے چچی جو بہت پختہ
کی۔ اس کے بعد حضورؐ نے بچوں سے فرمایا کہ
جہاں سے تم سے سوال کروں تم مجھے سوال کرو
ایک بچی نے کھڑے ہو کر فرمایا حضور ہم تعلیم پڑھ
چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔
ہاں ہاں ضرور پڑھو۔

ملاقات تھی۔ میں نے اپنے دونوں بیٹوں ممتاز احمد
اور سعادت احمد کو لیا کہ حضورؐ کو دعا کیلئے جاکھو۔ اور
اپنا اپنا کلام ایک ایک لٹائے میں ڈال دو چنانچہ
ملاقات کے دوران بچوں نے اپنے اپنے لٹائے دعا
کیلئے دے دیئے۔ تو حضورؐ فوراً بھانپ گئے۔ ہم
کمرے سے ملاقات کے بعد نکلے گئے تو فرمایا
غیرہ۔ گئے تھے تم نے کوئی چالاکی کر دی ہے۔ فوری
اپنے ہاتھ سے دونوں لٹائے اٹھائی ڈال کر کمرے اور
رقم نکال کر واپس کر دی۔ خاکسار نے عرض کی کہ
حضور بچوں کی تربیت کیلئے یہ ضروری ہے۔ فرماتے
گئے کہ کرتے ہیٹ ٹیک ہے گزرتے کریں۔

دلداری کی ایک اور ادا

لاس انجلس میں مسجد بیت الحمید کا افتتاح
تھا۔ شام کو حضورؐ نے مسجد ہی میں مجلس سوال و جواب
منظور کی۔ لوگ حضورؐ کے دیدار اور زیارت کرنے
اور ملاقات کیلئے دور دورے سفر کر کے پہنچے تھے۔
مجلس عرقان ہو رہی تھی۔ لوگ سوال کر رہے تھے۔
پورٹ لیڈ میں ہمارے ایک مجلس دوست میاں محمد
ظاہر صاحب ہوئے ہیں۔ انہوں نے نایک پر آکر
عرض کی حضورؐ نے سب لوگوں سے ملاقات کی ہے
کسی سے مصافحہ کسی سے مصافحہ میں ۱۲۰۰ میل دور کی
مسافت نے کر کے آپا ہوں۔ اور پھر یہ شعر پڑھا۔
گل چھینے ہیں اوروں کی طرف بلکہ شرمی
اے خاندانِ بزمِ اعجاز جان پہچان تو اھر بھی
بکریا تھا حضورؐ نے جلدی سے انہیں بلایا اور
مسافت کیا۔ اس پر دوسرے لوگوں نے عرض کی کہ
حضور ہم بھی تو سفر کر کے آئے ہیں۔ ہمیں بھی مصافحہ
کی اجازت ہو۔ آپ نے فرمایا اگر ۱۲۰۰ میل دور
سے آئے ہو تو آ جاؤ!

ایک دفعہ جب آپ امریکہ تشریف لائے تو
لازم عمر سے پہلے ملاقات میں نہیں۔ ملاقات میں ختم ہوئی
تو حضورؐ نے فرمایا لازماً کی تیار کر لیں۔ ہم لوگ مسجد
میں آگے لایاں وہاں کی گئی اور حضورؐ نے عمر و مصری
فرما دیں پڑھائیں۔ نماز کے بعد کھانوں کا اعلان
تھا حضورؐ نے فرمایا کہ کھانوں کا اعلان یہاں کے
مری صاحب کر چکے۔ چنانچہ مجھے ارشاد ہوا کہ
کھانوں کا اعلان کر دیں۔ میں نے کھڑے ہو کر
ایک دستون پر چڑھی تھی کہ حضورؐ نے فرمایا۔ چہ
کر لو فریقین بھی کھلی گئے ہیں یا نہیں۔ میں نے چہ کیا

لوگ ظاہر سے ہی مانتے رہیں گے۔
ہاں ٹیک ہے کہ خلافت کی برکات وغیرہ کا
جان ہو۔ اپنی اس رپورٹ کے ساتھ خاکسار نے
انہی اخبارات کے تراشے نہیں بھجوائے تھے کیوں کہ
انہی اکٹھے نہیں ہوتے تھے۔ رپورٹ بھجوانے کے
تین چار دن بعد ہی اخبارات کے تراشے ملے جو بھجوا
دیئے گئے۔ لیکن حضورؐ نے جو دعائیں بھجوائی تھیں۔
مجھے ابھی ملی نہیں تھیں۔ اگر مل جاتی تو میں تراشے نہ
بھجواتا۔ تراشوں کو دیکھ کر حضورؐ نے خاکسار کو خط
بھجوا دیا جو محرم مبارک احمد ساقی صاحب مرحوم کے
ہاتھ کا لکھا ہوا تھا وہ غالباً ان دنوں ایڈیشن دیکھ
تھیں۔ آپ کو کچھ بھی کیا گیا تھا آپ نے پھر
دہی کیا۔ یعنی ظاہر سے کے بارے میں مجھے یہ خط ملا
میں تو کاپی اٹھا کر حضورؐ کو بھیج دی گئی تھی میں نے
ڈپٹی سے فوراً محرم حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد
صاحب مرحوم کو فون کیا۔ آپ نے خیریت دریافت
کی میں نے جواب میں کہا کہ خیریت نہیں ہے۔
آپ نے پوچھا کیا ہوا۔ میں نے کہا کہ ڈاؤن پڑ گئی
ہے۔ آپ نے پوچھا وہ کیسے میں نے سارا واقعہ
بیان کر دیا۔ حضرت میاں صاحب نے کلمی دلائے
ہوئے کہا کہ تو کچھ بھی نہیں آپ نے تو ڈاؤن پڑتی
دیکھی ہی نہیں کہ کس طرح حضرت مسیح موعودؑ اذیت
پاتے تھے۔ میں نے جواب میں حضرت میاں
صاحب سے عرض کی کہ آپ کی بات ٹیک ہے لیکن
میرے لئے تو اتنی ہی اذیت کافی ہے۔ حضرت
میں میاں صاحب نے فرمایا کہ حضورؐ کو وضاحت کی تھی
کہ وہ۔ کہ رپورٹ پر حضورؐ کی وجہ تھی مجھے ابھی ملی
نہیں تھی۔ کہ میں نے تراشے بھجوا دیئے۔ بہر حال
میں نے حضورؐ کی خدمت میں وضاحت کی اور مصطفیٰ
کا خط لکھ دیا۔

حضورؐ نے بڑے پیار سے اس کا جواب بھجوا دیا
کہ ہوا سو ہوا۔ آپ کی نیت بری نہیں تھی۔
خدا مہربان سے سزا رائے نہیں لیتے تھے
حضورؐ انہیں امریکیان کا کاربان سلسلے سے
ملاقات کے دوران بڑے رشتہ نہیں لیتے تھے۔ تو انہیں
کر دیتے تھے حضورؐ فرماتے تھے کہ جو مذہب دین
آپ کرتے ہیں اور دعوت الی اللہ آپ کر رہے ہیں
میرے لئے وہی عزت اور فخر ہے۔ ایک موقع پر
جب واشنگٹن میں میری فیملی کی حضورؐ کے ساتھ

۱۰ ستمبر ۱۹۸۷ء کی شام کو خاکسار امریکہ
پہنچا۔ حضورؐ خلافت کے بعد پہلی مرتبہ ستمبر ۱۹۸۷ء
میں ہی امریکہ دورے پر تشریف لائے۔ واشنگٹن
انٹرنیٹ پر دیگر احباب کے ساتھ جن میں حضرت
صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب محرم مولانا شیخ
مبارک احمد صاحب، پینٹل مجلس عالمہ کے ممبران
سینین اور دیگر احباب کے ساتھ خاکسار بھی حضورؐ
کے استقبال کیلئے موجود تھا۔ حضورؐ کے ساتھ سب
نے صاف کاشف حاصل کیا۔ جب میری باری آئی
و ایک دوست نے حضورؐ کو میرا تعارف کروانا چاہا
بھی اتنی ہی کہا کہ حضورؐ یہ ہمارے نئے مبلغ... حضورؐ
نے ان کا فقرہ پورا ہی نہیں ہونے دیا بلکہ اس قدر
مبت اور پیار سے فرمایا "میں شاہ صاحب کو بچپن
سے جانتا ہوں" یقین کریں کہ مجھے حضورؐ کے اس
قرعہ سے اتنی خوشی ہوئی کہ جس کی لذت آج تک
میں نہیں کرتا ہوں۔

حضورؐ کا یہ دور بہت وسیع تھا۔ بہت ساری
مناظروں میں گئے اور وہاں کے تقریباً تمام اہل
جواب سے ملے۔ اور صحافت امریکہ کی روحانی
نی اور ترقی و اخلاق کی رنگ میں خطبات کے ذریعہ
وال و جواب کی مجلس کے ذریعہ رہائشی فرمائی۔
چند دورے کے دوران آپ ڈپٹی میں بھی تشریف
لے گئے۔ حضورؐ کے وہاں جانے کے بعد خاکسار کو
ضوٹی طرف سے ارشاد و حصول ہوا کہ میری تقریر
درمیان ڈپٹی میں ہوئی ہے۔ لہذا میں حق میں حیرت
ایات بھی نہیں۔

بہرے

اگلے سال ۱۹۸۸ء میں جب اکتوبر کی وہ
رہی آئی جس میں حضورؐ نے ۱۹۸۷ء میں ڈپٹی کا
برہ کیا تھا خاکسار نے جماعت کو اکٹھا کیا اور "ظاہر
نے" کا نام سے خلافت کی اہمیت برکات۔
افت کی تحریکات وغیرہ امور پر روشنی ڈالی۔ اور
حتوں سے بھی کہا کہ وہ بھی حضورؐ سے ملنے کے
لغات و تاثرات بیان کریں۔ چنانچہ اس کی
ہرٹ خاکسار نے حضورؐ کی خدمت میں روانہ
رہی۔ اس موقع پر بعض اخبارات کے کونج بھی
۔۔۔ جن ہی حضورؐ کو رپورٹ کی حضورؐ نے پڑھ کر
کسا اور شاہد بھجوا لیا کہ یہ ظاہر سے دیکھ کر کیوں کیا
یا ہے میں تو ہر ملک میں ہر جماعت میں جاتا ہوں

مائدے جتنے ثریا سے اتارے دے گیا

(خلافتِ رابعہ - عبد اور کارناہ)

چشمِ بینا کے لئے کیا کیا نظارے دے گیا
اس کے دامن میں تھے جتنے پھول سارے دے گیا
آنسوؤں سے کر رہی ہے ہر نظر دل کا حساب
کیسے کیسے وہ سبھی کو گھوڑے دے گیا
میں وہ خوش قسمت کہ جس کا ہم زبان و دم سخن
اپنی یادوں کے خزانے دھیر سارے دے گیا
منتظرِ ذہنوں کو یکسو کر گئی اس کی صدا
ہر بھگتی تاؤ کو سمت و کنارے دے گیا
مفلوں کو زندگی میں سر چھپانے کے لئے
وہ نہایت اُلمد کے تجھے پیارے دے گیا
ریڈیائی لہر کے تحت رواں پر جلوہ گر
مائدے جتنے ثریا سے اتارے دے گیا
تشنگانِ معرفت کی اس نے کی ساقی مری
عرف کی نسبت سے نے وہ سب کو پیارے دے گیا
علم کی ہر یک گمرہ کو ناخن دانائی سے
اس طرح کھولا سمجھنے کے اشارے دے گیا
سلک جاں نونی تو دیکھا دیکھنے والوں نے پھر
آفتاب اپنے عوض کتنے ستارے دے گیا
وقتِ رخصت رکھ گیا بنیادِ مریمِ فذ کی
بٹیوں بہنوں کو جینے کے سہارے دے گیا
واقفین کو کے پیکر میں زمانے کو جھٹل
وہ نئی صبحوں کے زندہ استعارے دے گیا

(جلیل الرحمن - بالیڈ)

بہت پسند کیا۔ اور اس دوران بھی نئی لہجے اور
واقعات بھی سناتے رہے۔ خاکسار کو یہ شرف بھی
مائل ہوا کہ حضور کو Serve کرنے کی توفیق ملی۔
بعد میں حضور انور تو کینیڈا کے جسر کیلے
تشریف لے گئے۔ حضرت یحیٰی مدظلہ وہیں کیو لینڈ
علا میں صحت ہونے پر خاکسار ان کو کچھ کینیڈا لے کر
گیا۔ اور پھر یہاں سے لندن بھی ساتھ لے جانے
کی سعادت ملی۔

روحِ قسم ہو ارجح ہاتی ہے
سفید چاہئے اس بھر کیلے

☆☆☆

میں محرم واکریم رحمت اللہ صاحب نے ہر قسم کا
بندوبست کیا ہوا تھا۔ بلکہ جب یہ چلا کہ حضور انور
کیو لینڈ آ رہے ہیں۔ تو مسجد کے ساتھ ایک مکان
فردخت ہو رہا تھا کہ محرم واکریم رحمت اللہ صاحب
نے فوری طور پر وہ مکان خرید لیا۔ جس میں پھر حضور
قیام فرما رہے۔

ایک دن خاکسار نے حضور کی خدمت میں
پیٹا مچھلیا کا اگر پسند ہو تو PIZZA پانی ہو جائے۔
حضور نے تجویز پسند فرمائی۔ چنانچہ محرم واکریم رحمت اللہ
صاحب اور حمید الرحمن صاحب نے فوری طور پر
نزدیکی بیڑا ہٹ میں چاکر بندوبست کیا۔ برادرِ مظهر
پھر مظهر مرحوم اور دیگر احباب بھی ساتھ تھے حضور نے

لکھے۔ ایک خدا اس ناچیز کو بھی لکھا جس میں جماعت
کے کارکنان کے کام کی بہت تشریف کی اور فرمایا۔

بلاشبہ یہ انجمنِ مبلغِ علاقہ کے احسن کام کی
بھی عکاسی کرتا ہے۔ حالانکہ محترم امیر صاحب کو
آپ نے خط لکھا صدر جماعت۔ انٹر جلسہ اور دیگر
احباب کو خطوط لکھے لیکن اس موقع پر خاکسار کو بھی یاد
رکھا اور تشریف کی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات
بڑھاتا چلا جائے۔ جس طرح آپ نے ہمیں پیار
دیا۔ آپ بھی خدا کا پیار حاصل کریں اور اسی کی
جنوں میں ہمراہ کریں آمین

خاکسار ایک رات خواب دیکھا جس سے
شدید گھبراہٹ ہوئی۔ وہ خواب میں نے حضور کی
خدمت میں گھبراہٹ خواب میں میں نے محسوس کیا کہ
میری پشت پر سانپ نے کاٹا ہے۔ مگر سانپ نظر نہیں
آ رہا اور دو جگہ تکلیف ہو رہی ہے۔ جس طرح
سونیاں جھپتی ہیں اور خواب ہی میں یہ محسوس ہو رہا تھا
کس کا علاج تو ایک شخص امام الدین نے کیا ہے۔
تو پھر کیوں اب یہ تکلیف ہو رہی ہے۔ تکلیف کی
نسبت پریشانی زیادہ ہے۔ میں خواب ہی میں امام
الدین کے بیٹے یوسف سے کچھ باتوں کو سانپ کاٹنے
کا علاج تو ہو گیا ہے لیکن یہ سونیاں کی کیوں کچھ رہی
ہیں کیا سانپ کا زہر باقی بدن میں تو سہاگت نہیں کر
جائے گا، یوسف مجھے جواب دیتا ہے کہ بالکل نہیں۔
یہ سونیاں جھپتی ہیں اس بات کی علامت ہیں کہ سانپ
کا زہر اب سہاگت نہیں کرے گا اس پریشانی میں آنکھ
نکل گئی۔ حضور نے جو اس خواب کے بارے میں
لکھا وہ درج کرتا ہوں۔

پیارے عزیزین حضرت امجد احمد ناصر مرک

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط موصول ہوا۔ اللہ تعالیٰ فضل
فرمائے اور آپ کو ہر دکہ اور پریشانی سے محفوظ
رکھے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو نصیب کرنے
والوں کے شر سے بچائے۔ آپ کی خواب سے معلوم
ہوتا ہے کہ مبلغ کے پس پشت کوئی بائیس کر رہا ہے۔

اس کا اثناء اللہ آپ کو کوئی نقصان اور زہر نہیں پہنچے گا
تاہم معمولی جذبائی تکلیف ہوگی۔ مگر مظهر صاحب
اسے کہیں کہ وہ اس بات کی جماعت کو نصیحت کریں
اور گھبراہٹ رکھیں کہ ایسا زہر کا پیلائے والا کون ہے؟
اللہ آپ کو ہر شر سے محفوظ رکھے گا اللہ اعلم

والسلام ورحمۃ

مرزا امجد احمد علیہ السلام

بعد کے حالات نے واضح کر دیا کہ حضور انور
کی تعمیر مریضہ دوست تھی چنانچہ حضور نے تحقیق
کرائی اور پھر خطی اس کا علاج بھی فرمایا۔

ایک دفعہ دور و امریکہ کے دوران حضرت یحیٰی
صاحب پیار تھیں۔ آپ کا آپریشن ہوتا تھا۔ کلیو لینڈ

بچوں نے نظم جو پڑھی۔ حضور نے بہت پسند
فرمائی۔ وہ نظم جرمن زبان کی تھی۔ جو ایم ٹی اے پر
آئی تھی خاکسار کی بی بی علیہ بی بی نے اس کو ایم
ٹی اے سے سن کر ہو بہو یاد کر لیا۔ اور پھر کلاس کی
اور بچیوں کو بھی یاد کرادی وہی نظم سنائی گئی۔ اس پر
حضور نے خوش ہو کر فرمایا کہ اتنی عمدہ نظم پڑھی ہے
کہ پڑھیں لگ لگ کر جیسی میں جو نظم سن گئی وہ اصلی
تھی یا اصلی ہے اور پھر ساری بچیوں کا قہر حضور
پوچھنے لگے۔ میری دونوں بیٹیاں طبرہ اور صبیحہ شائل
ضمیم فرمائے گئے کہ تمہارے بغیر تو نظم مکمل نہیں ہو
سکتی اس کا اس کو آپ نے بے حد پسند فرمایا۔ کلاس
کے اختتام پر آپ نے بچوں سے اجازت چاہی کہ
اب ہم نے جلسہ کا انعقاد کرنے چاہئے ہے جب
میں نے آپ سے مانگ دیا تھا تو میاں مظهر احمد
صاحب مرحوم بھی ساتھ تھے۔ انہیں فرمانے لگے کہ
بھائی! اشتیاق نے بی بی ابھی کا اس آرگنائزنگ ہے۔
ملاقات کے دوران میرے والد سید شمس علی
صاحب سے فرمانے لگے ماشاء اللہ آپ کا بیٹا بہت
اچھا کام کر رہا ہے۔ الحمد للہ اللہ تعالیٰ خاکسار کو
بیشمار کام آفرائیں رنگ میں متبول خدمتِ دینیہ کی
ترغیب دیتا رہے۔ آمین۔

آپ دلداریوں، شفقتوں اور محبتوں کے
اعمال کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے
تھے۔ میں پہلے ذکر کر چکا ہوں کہ میں نے کھانا مغربی
افریقہ سے آپ کی خدمت میں ایک مرتبہ لکھا کہ
اگر آپ نے افریقہ میں دیکھا تو کچھ بھی نہیں دیکھا۔
چنانچہ جب آپ لندن سے سفر لی افریقہ کے دورہ
پر تشریف لے گئے تو خاکسار نے حضور کی خدمت
میں کاغذ پر وہ وہی مبارک یاد کا خط لکھا حضور نے
۱۳ مارچ ۱۹۸۸ء کو خط لکھا جس میں فرمایا:-

"ماشاء اللہ آپ کا انا سر ریلوں میں اچھا
'ٹیک اٹھ چھوڑ کر' ہے میں فک جیت سے آپ کو یاد
کرتے ہیں آپ۔ ب پرورش چھوٹی ہے وہ
بھی ماشاء اللہ بہت خوش کن ہے۔ الحمد للہ انہی
لا بچیوں پر آگے بڑھیں اور تکنیکی مسامی کو جیت کرنے
کیلئے جو در پروگرام آپ نے ترجیح دی ہے ہیں۔ ان
کو بھی رنگ میں انتہا تک پہنچا نہیں"

جب کہ خاکسار نے بتایا ہے کہ کسی کی
دلداری کیلئے کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے
تھے۔ گویا یہ صفت آپ کے اندر باریج اتم پائی جاتی
تھی۔ ایک مرتبہ حضور امریکہ کے وزٹ پر تھے اور
ڈرائیو میں جلسہ سالانہ میں شرکت فرمائی۔ اللہ
تعالیٰ کے فضل سے اور حضور کی آد کی وجہ سے تمام
کارکنان نے بڑی محنت سے کام کیا اور جلسہ کامیاب
رہا۔ حضور نے واپس جا کر بہت سے لوگوں کو ذاتی
طور پر شکر اور دلداری اور حوصلہ افزائی کے خطوط

اور خلافتِ رابعہ کا بابرکت عہد

طوبہ پر وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جائے گا کہ اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کرے گا۔

ماہوار کی چندہ

آپ نے رسالہ "اسلام و ۱۸۵۹ء میں تالیف فرمایا۔
۱۸۵۹ء میں کچھ کرنا تھا جس میں آپ نے فرمایا:
"حواہ اسلام کے ذی حقیقت کو کوکھ میں نہیں
پیچھا۔ آپ کو دل تک پہنچا دیں کہ آپ کو کوئی کام
مسلکی ہو مگر مذہبی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے رکھا ہے اسے
مارنے سے دل اور ماری تو آپ اور سارے اعلیٰ سے مدد
کر لی جانتے ہو کہ اس کے سارے بیوقوفوں کو جو غرضت
کی کہ کچھ بہت جلد حلقہ خدمت ادا کرنا چاہئے۔ جو شخص اپنی
حیثیت کے سوا کچھ کچھ اجماعی دینا چاہتا ہے وہ اس کو کون
بچاؤں اور کون اسے آپ کی طرح کچھ خود بخود دیا ہو یا اگر
نہ اس کے اور اس فریضہ کو نہایت مضر کر کے اس
کے اندام میں مختلف اسباب کا ذکر کر دے گا۔ جو شخص
حقیقت ادا کر کے صوبہ دینا چاہتا ہے وہ اپنی طرح ادا

لیکن یاد رہے کہ اصل دعا جس پر اس سلسلہ کی اختراع چلنے کی امید ہے وہ یہی انتظام ہے کہ سچے خیر خواہ کے لئے اپنی بیعت اور اپنی بڑا کے لحاظ سے ایسی کمال دعا جاری کیے کہ طور پر یاد کرنا سچے نفس پر ایک حقیقی وعدہ ہو، ایسا جس کو جبراً واپس آنے کی کسی حقیقی مانگ کے

ہیں جس کو اللہ تعالیٰ شانہ، توفیق اور اشراج صدر
 مہدے عطا دے اس ماہواری چاند کے اپنی وسعت و ہمت
 اعلاۃ مقدرت کے موافق یکسخت طوطی پر بھی مدد کر

اور تم اسے حرکت کرو اور مجھے یہ یاد دلاؤ کہ میرے
 دل میں جو کچھ ہے اس پر غور کرو اور خدا تعالیٰ کی رحمت سے محرم
 ہو۔ میرے لیے ایک کتب خانہ ہے جس میں تمام اہل ایمان کی زندگی کا پتلا
 ہے۔ یہ تمام اہل ایمان دیکھ کر کہہ رہے ہیں کہ اگرچہ ہمیں
 انہوں کو نہیں جانتے، لیکن جو کچھ کہتے ہیں اسے قبول کرنا ہی سہل ہے
 جو کہ اللہ عزوجل کے پاس ہے۔ ان تمام اہل ایمان کے لیے جو یہاں
 آئے ہیں ان کی خدمت کے لیے میں یہاں ہر روز آتی ہوں۔ انہوں
 کے لیے جو کچھ کہنا چاہتا ہوں اسے کہتا ہوں اور انہیں دیکھنے کے لیے
 یہاں بھیجتی ہوں۔ یہاں کی عورتیں ہیں۔"۔

(فتح اسلام روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۴۴۳)
 ہی طرح کشمیریوں میں جو اکتوبر ۱۹۰۲ء میں شائع

[illegible][illegible]

جماعت احمدیہ کا مثالی کردار

اسی مصلحہ کے حصول کے لئے خدا تعالیٰ نے آپ کو
بہترین صافرائے جن کا صلاحتی تقویٰ اور قربانی
مثال اخذ فرماتا ہے ﷺ کے زمانہ کے سوا کسی میں ملے۔
تک کہ خود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"سچ کہ جو کو کہ تیرو سوس میں امیر زمانہ صراج
کا اور اس کے پیچھے؟ اسی زمانہ میں جس میں ہماری
تہذیب ان کی گئی ہے، جو وہ ہے اس جماعت کا صحابہ
اور انہیں ہم سے مشابہ ہے۔ وہ لوگوں اور عقائد
کے پیچھے ہیں جیسے کہ صحابہ کے نہ ہو۔ وہ خدا تعالیٰ کے
دور سے دور، وہ ہاتھ نہ تائیدات سے دور اور یقین نہ جاتے ہیں
کہ صحابہ نہ بنیں۔" وہ خدا کے کلمے کی تفسیر اور
حاصل اور دونوں اور عسکت کی تعلیم ہے پاک زندگی حاصل
جاتے ہیں۔

[illegible]

نام الصلح ووحاشی خزان جلد ۱۶ صفحه ۴۰۶-۴۰۷

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کو

[illegible]

اسے اپنے تئیں بھلا کر اور اس کو برا سمجھ کر کہتا ہے۔“
(کنز العمال، روح البیان جلد ۱۵ صفحہ ۸۶)
اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص احسان سے حضرت
مکرمہ کو مدد علیہ السلام کو اپنی صدق سے ہماری ہوئی، وہیں
ہمیں حکیمانہ کامیابیوں سے اپنے اہل ذر اور اسباب قدرت
کے ساتھ جو ان کو ہمیں بھی خدا کی نعمتیں فرما کر دے۔
اور خدا تعالیٰ نے ان کی قربانی سے الٰہی برکت رکھ کر اس
کے لئے بڑے بڑے کاموں سے اور اپنے اہل تاج حاصل
کئے ہیں اور یہ کاموں سے کسی ایک سے خدا تعالیٰ نے ان
کے عمل کو قبول کیا اور یہی ہے کہ فضل اور برکت
انہیں اس انعام مانگے۔ **الحمد لله رب العالمین**

[illegible]

نیز فرمایا: "نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی
لوگوں اور اپنے قبضہ میں کرلوں بلکہ تم شاعتِ دین کے
لیکھ: ایک: مجنوں کے حال اپنے ہاں کرو گے اور بدبختی زندگی
کے"۔ (مسلمہ متعلقہ رسالہ الوصیت)

مجلسِ مہتممینِ محمدیہ اہل بیتؑ کے اجلاس
مستطابق ۲۹ جنوری ۱۹۰۱ء کو جس کی روایتاً یہ حضرت
صاحبزادہ علیہ السلام نے مجھ کو ۱۹۰۱ء کو دہلی لائے،
میں شوقِ فہر ۶ کے مطابق ”مجموع احباب کوئی جاندار
نہیں دیکھ سکتا“ کی کوئی مسئلہ نہ تھے۔ یہ ۱۱ دینی کا
۱۰/۱۰ احمد آباد انجمن کے پرچہ پر ہے۔ لیکن
توجہ دینی کوئی کہ ان کے مرنے کے بعد ان کے
کہا کہ ان کے ۱۰/۱۰ احمد آباد انجمن پر ہے۔ لیکن

اہلِ دوحہ کے ظلمین کی ایک شیرتہ دے اس اہلی
ہم پر اطلاع پا کر جاؤ خوف اس میں شہوت اختیار کی
جانت کر دیا کہ انہوں نے ”دوحیت وین کو دن کو ناپا مقدم
ہے۔ اور ہیبت کا اقرار انہوں نے ہمارا کر کے

خلفاء کے ذریعہ تکمیل

[illegible]

بیت المال کے قس قس سے چندوں کے نظام کو ختم کیا گیا۔ آپ نے ہمارے چند کو چند گروہ عام سے موسوم کیا اور اس کی باقاعدہ شرح مقرر فرمائی۔ ہاں جو اس سے زیادہ دے وہ مزید نیک بات کتنی ہوگا۔ یہ خدمت سے باقاعدہ جب تک کہ مالی حالتی چاندنی غیر موسموں کی تھی اس طرح چند دہمیت (حصہ دار و چاند دار) میں کسی غنایں یا خاصہ نہیں، چندہ سالانہ میں بھی بہت باقاعدگی کوئی اور گروہ جسے چندہ مسکینات، عیالدار، نگران، شاگرد و یتیمان، قند، حدیثات و اشاعت اسلام، تحریک خاص، تعمیر قلعہ و تعمیر مسجد وغیرہ سمیت باقاعدہ شرح مقرر کی گئی تھی۔ یہ تمام مسکینین سے دل کو مل کر کرتا رہا۔

حضرت کا مودود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے
مصلح موعود کے بارہ میں اہل ایمان کا تہنیت
ہوگا۔ جلد چلنے والے گا۔ دوسری دکان کا سبب
ہوگا۔ انہیں کہنے کا اصل حکم حضرت پانے گا۔ اور تو میں اس
سے کہہ دوں گا۔

چنانچہ حضرت علیؓ کو سونے جماعت کے قدم کو
بڑی تیزی سے چھو دیا اور بہت سی قوسوں نے آپ
کو بہت کم ہی لڑنے کے واسطے ایک آپس کی غمروں
کھولی۔ آپ نے اس سے اتفاق رائے کے ساتھ اس
کی حالت کا واضح اور سچے سچے لئے ایک ہی حکم جاری
کر دیا۔ جو فرمایا کہ: "میں نے اس سے کسی
کے لئے کسی سے نہایت قتل رکھنے کے لئے، جس
ساتھ رکھنے کے لئے اور جس تلخ کے ساتھ اور ان
سب کا سونے کے چلنے کے لئے ایک خاص چہرہ اور چوڑی
چوڑی ترکیب کی تھی۔ میں نے اس سے کسی کی غرض
نام نہادوں کے ساتھ اور پاکستان کی تعلق اور مذاکرات اسلام
کا کرنا ہے۔ جس نے اس غرض کے لئے لڑنا جو
میں نے وقف کرنے کی ترکیب کر لی اور وہ اسباب کو
میں نے اس غرض کے لئے دنیا میں رکھیں گے۔ چنانچہ

”لو بھی ملے ضرور ایک دہت دہانے تو چٹانوں کی
 دیہی آتے ہیں اور دہک بھی غلہ و دم کی کھار کے سارے کے اخیر
 کی تپیں نہ کر سکتے۔ ہیں ان کے لئے ضروری ہی ہوتا ہے کہ
 تھک ماک میں ان کی خاموشی میں ہوا کا ایک گونج جگہ جگہ
 کی طرح محسوس ہوتی ہے دوسری جگہ ان کے سامان کی کرتی
 ہوتی ہے۔ ہیں اور حاضر ہے کہ سنے سنے ماک میں جا کر
 چلے کر۔“

”روحانیت کی بھی ایک رو ہوتی ہے جو بعض لوگوں کو

[illegible]

امریک جدید کے پانچ وزیری مہاجرین (صفحہ ۱۲)

کا تہذیب سامنے رکھیں تو ارحامی میں کا فرق بھی نظر آئے۔
 فرمایا: "اس تحریک کا آغاز کرتے ہوئے سب سے پہلی بات
 طرف سے اس مقصد کے لئے باج گزاروں کی ایک صفیہ
 رقم جمع کرنا ہوگی۔ یعنی فی مثنیٰ پانچ ایک ہزار ارباب۔"
 (الدور واشکلن امریکہ ۱۵/۱۰/۱۹۵۵ء)
 جماعت احمدیہ پاکستان کے مضمین نے نہایت قہر
 اور اظہار اور جوش کے ساتھ اس تحریک میں حصہ لیا
 اور جلسہ سالانہ کے بعد ۱۹۵۶ء کے سوچے پر حضور نے یہ
 نوے ملین روپے کے قرضے سے امریکہ میں پانچ مکتوبات
 کرنے کی تحریک کے جذبہ میں سترہ (۷۰) ملین رقم کو
 پہنچے ہیں۔

(مسجد مہنامہ انصار اللہ سنہ ۱۳۷۵ھ)
 کینیڈا میں بھی مساجد و مراکز
 ۲۰۰۰ فروری ۱۹۵۸ء کو حضور نے جماعت کینیڈا کو
 پیغام دیا کہ جماعت اپنے امریکہ کی طرح جماعت
 اپنے کینیڈا میں کرسمس کے دن اور تین سال میں چھ لاکھ
 ڈالر ڈینیٹیشن کی مساجد و مراکز کا قیام کے لئے
 اور سب سے زیادہ رقم کے لئے مقرر کریں۔ اس پر جماعت
 کینیڈا نے بڑی تیزی سے وارنٹ حاصل کیا اور سترہ
 ہزار سو مساجد و مراکز کس اور سو چھ لاکھ امریکی
 سرانجام پایا۔ اللہ

انتظام جلسہ کے لئے دیکھیں
 ۲۳ فروری ۱۹۵۸ء کو صدر سالانہ جلسہ کے جلسہ پر
 حوجہ غیر معمولی حاضری کے پیش نظر انتظام جلسہ سالانہ
 کے ۵۰۰۰ دیکھیں کی تحریک فرمائی اور فرمایا کہ پانچ
 دیکھیں کا فریڈم دیا۔ جماعت نے بہت جلد اس سے
 بد کر فرمائی ہیں کہ نہی۔

مہمبہت احمدی
 ملٹی (۲۰۰۰) میں مہمبہت احمدی کے لئے
 ہنس ملاؤں کی جماعتوں کو گورنر فرمائی۔ چنانچہ جلد ہی
 مہمبہت احمدی کے لئے اور دوسری مہمبہت احمدی اور دوسری
 نوع انسان کی خدمت کردی ہے اور اللہ کی مہمبہت کر
 سمور ہے اللہ

ہجرت
 ایک سو بیس تیس ہجرت جماعت احمدیہ پر
 اہل ارحامی کے لئے کوہ کے لئے اور کوہ کے لئے مہمبہت احمدی کے لئے
 کے ساتھ ساتھ بزم خود جماعت کا قیام کرنے کے لئے
 ۲۶ اپریل ۱۹۵۸ء کو صدر جنرل غیاثی کی طرف سے مہمبہت
 لاکھ آڈیشن فرم ۲۰۰۰ ہجرت کیا گیا تاکہ یہ جماعت
 کو "اسلام" میں سرگرمی سے باز رکھا جائے۔ اس
 آڈیشن کے خلاف کے لئے مہمبہت احمدی کے لئے ان کے
 فرانس میں کی اور ان کی مہمبہت احمدی اور یہ خطرہ پیدا ہو گیا
 کہ جو مہمبہت احمدی کے لئے مہمبہت احمدی کے لئے ان کے
 وجہ سے مہمبہت احمدی کے لئے مہمبہت احمدی کے لئے ان کے
 فیصلہ کرنا ممکن ہو جائے۔ لیکن خطرہ کا صورتحال میں
 سامنے اس کے اور کوئی چارہ نہ رہا کہ مہمبہت احمدی کے لئے
 پاکستان سے ہجرت کر کے کسی ایک جگہ میں چلے جائیں
 جہاں وہ آزادانہ اپنے نظریات اور ان کی مہمبہت احمدی اور
 سر: جماعت کی صورت میں جماعت احمدی کی مہمبہت احمدی
 کر سکیں۔
 چنانچہ اہل مہمبہت احمدی کے لئے ۱۳ اپریل ۱۹۵۸ء کو

حضرت خلیفہ المسیح ارحامی ایک عام مسافر کی طرح ایک
 معمول کی پرواز (KLM) پر پاکستان سے روانہ ہو کر لندن
 (U.K.) ہجرت کر گئے۔ جو ایک بہت بڑا انجمن تھان ہے۔
 یہ مسافر مسافر کی ہجرت میں بھی خدائی حکمت چھپاں تھی۔
 لندن کی مہمبہت احمدی کے لئے سترہ دہائیوں کے ساتھ
 جماعت احمدیہ کی ہجرت اور سترہ دہائیوں کے ساتھ
 دنیا بھر کی کروڑوں مسلمانوں کو کھلے گواہ اسلام کرنے کی
 سعادت حاصل ہوئی۔ اور جماعت نے مہمبہت احمدی میں بھی
 اس قدر ترقی کی کہ کسی کی تصویر میں بھی خدائی حکمت چھپاں تھی۔
 جب خدائی حکمتیں بھی خدائی حجت انگیز ہوئی ہیں۔

یورپ میں دو بڑے مراکز
 ۱۹۵۸ء فروری ۱۹۵۸ء کو حضور نے جماعت اسلام کے
 لئے ایک وسیع اور جامع پروگرام کا اعلان فرمایا اور فرمایا کہ
 ان افریقہ کو ہمارے لئے کے لئے کہ جب بہت بڑے
 کیلیں کی ضرورت ہے۔ امریکہ میں پہلے ہی پانچ بڑے
 مراکز کی تعمیر ہو چکی ہے۔ دو سترہ مراکز ہجرت میں بنائے
 کا پروگرام ہے۔ ایک انگلستان میں بننے کے بعد امریکہ کے
 کرنا ہے اور دوسرا جرمنی میں۔ اس کے لئے خدائی حکمت
 دیکھنا ہے فضل سے مسافر گاہکوں کے لئے بنائی گئی ہے
 اس پروگرام کا آغاز دس سالوں میں اس کام کے لئے چھپاں کر رہا ہوگی۔
 جماعت نے اس مہمبہت احمدی میں اپنی طاقت سے
 بڑھ کر حصہ لیا اور خدائی فضل کے فضل سے ہر مرکز پر ہر مرکز
 اشاعت اسلام کے مراکز بن چکے ہیں۔

خلیفہ وقت کی ہر تحریک میں برکت
 خدام اللہ کے ہر مہمبہت احمدی کے لئے حضور نے فرمایا
 ۱۹۵۸ء کو خطاب کرتے ہوئے حضور نے فرمایا
 "اللہ تعالیٰ جب بھی کوئی تحریک جماعت احمدیہ کے
 کسی خلیفہ کے دل میں دیا ہے تو اس کے متعلق آپ کو
 پہلی طرف مضمین ہونا چاہیے کہ ضرور کوئی ایسی اشاعت
 اپنے ہیں جو مضمین کی عقل احمدی باتوں کا پتہ دے
 ہیں اور دوسری کہ جو مہمبہت احمدی کے لئے خدائی حکمت
 ہے۔ ایک عظیم الشان مہمبہت احمدی میں خیر ہو جائے۔ جس
 تحریک میں آپ اس لئے خدائے کے لئے خدائی حکمت کے قائم
 کردہ مہمبہت احمدی کے خلیفہ کی تحریک ہے اس میں عظیم الشان
 مہمبہت احمدی کی جماعت کے لئے خدائی حکمت کی ہمارا ہیں۔"

(مہمبہت احمدی خالد رومہ جون ۱۹۵۵ء)
 اس خود طاقت مہمبہت احمدی کے لئے امریکہ میں کی طرف
 ہمیں ہے کہ نہ صرف یہ کہ بنیادی چھپوں اور پہلے سے
 ہاری تحریکات میں جماعت نے بڑھ کر کرنا چاہا تھا
 کہیں بلکہ مہمبہت احمدی تحریک جن کی کہ خدائی حکمت ہے۔ جس میں
 معمولی جتن و ہمت اور اظہار کے ساتھ جماعت نے اس
 قدر فرمایاں چھپیں کرنے کی سعادت پائی کہ جو ہجرت
 انگیز ہیں۔ عربی مہمبہت احمدی سے مہمبہت احمدی نے
 مہمبہت احمدی کے ساتھ خدائی خدمت میں بڑی تیزی میں اس
 درخواست کے ساتھ ہیں کہیں کہ ہمارا مہمبہت احمدی کے لئے
 دفتر چھپاں مہمبہت احمدی کے لئے اجراء
 مہمبہت احمدی میں ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۹ء کے خلیفہ
 میں حضور نے تحریک چھپے کے لئے سال کا اعلان کر کے
 ہوئے یہ بھی مہمبہت احمدی کے لئے دفتر (سوم) پانچ سال گزار
 چکے ہیں اور اب وقت آگیا ہے کہ ہم دفتر چھپاں کا اعلان
 کریں۔ اور دفتر سے مراد ہے۔ ہر مرکز میں چھپوں سال

کے بعد چھپاں ہو کر بڑی ہو رہی ہے۔ ان کے لئے سے
 کما کر شروع ہو جائیں اور سترہ سے سترہ کے لئے ہر مہمبہت احمدی
 ہوں۔"

حضور نے فرمایا:
 "تحریک چھپے مہمبہت احمدی میں ایک مہمبہت احمدی
 رکھی ہے اور اس دور میں اس نے ایک عظیم الشان مالی
 قربانیاں کی ہیں۔ یہ ہے جو مختلف شکلوں میں تحریک چھپے
 کے لئے سے بڑھ کر ہوئی اور ہوری ہیں اور ہوئی ہیں تاکہ
 گی۔ چھپے چھپے سے بڑھ کر ہیں یہ سب تحریک چھپے کے
 چھپے ہیں۔"

تمام دنیا کی جماعتوں نے اس آواز پر ایک کھار
 نہ صرف یہ کہ دفتر چھپاں میں فرمایاں چھپیں کی بلکہ
 دوسرے وقت اور اول دوم ہجرت میں بھی پہلے سے مہمبہت احمدی
 حصہ لیا۔

تحریک وقت چھپے کو کھالی بنانا
 "جماعت میں چھپا ہونے والی مہمبہت احمدی کے
 چھپے ہیں۔ اور اس بات پر کہ "مہمبہت احمدی کی جماعتیں چھپے
 غریب ہیں۔ وہاں وقت چھپے کی ضرورت نہیں ان کے
 چھپے کی جماعت کے مقابل بہت زیادہ ہیں۔" اسی
 طرح افریقہ کی جماعتیں چھپے چھپے غریب ہیں۔ نہ ہونے
 طرح اپنے چھپوں میں خود نہیں ہیں وقت چھپے کی مہمبہت احمدی
 تمام وہاں ہجرت کرنے کے لئے وقت چھپے کی مہمبہت احمدی
 کی تعمیر و ترقی کرنے کے لئے ہمارے پاس وہاں کوئی
 اپنے سامنے ہے کہ ہم کبھی خود ہی ان خود کو توں کو ہمارا
 کر سکیں۔" ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۹ء کو حضور نے وقت چھپے کی
 تحریک کو پہلی دنیا کے لئے وسیع کر دیا اور فرمایا کہ ہمارا
 ہے کہ مہمبہت احمدی ایک پوزیشن پر ہے کہ شمال ہمارا جن
 ملکوں میں کوئی پوزیشن نہیں ہے وہی اپنے حالات دیکھ
 کر کوئی مہمبہت احمدی کے گاہک ہجرت کر کے شمال ہو سکتے
 ہیں۔ "کوشش ہو جائے اس میں کہ تعداد زیادہ ہو۔
 مہمبہت احمدی کے ساتھ ہیں۔ ہجرت اور مہمبہت احمدی میں
 شمال ہمارا اور تمام اسی دے مہمبہت احمدی کے لئے
 خدائی حکمت نے بڑھ کر ہجرت چھپے۔"

جماعت کے مضمین نے پہلی دنیا سے ہر
 مہمبہت احمدی کا اور ہجرتی بہت بڑی تعداد میں چھپوں
 شمال ہو گئی۔ مہمبہت احمدی کے لئے وقت چھپے کے لئے
 ۱۱ مہمبہت احمدی تحریک میں شمال ہو چکے تھے اور شمال
 ہونے والے مہمبہت احمدی کی تعداد میں لاکھ ہجرت چھپے چھپے
 حسی مہمبہت احمدی

دیگر مالی تحریکات

حضرت خلیفہ المسیح ارحامی نے اور بہت سی
 مالی تحریکات چھپیں فرمائی ہیں۔ جن تحریکات کا ذکر اب ہو چکا
 ہے جو ۲۳ تحریکات کا مختصر ذکر درج ذیل ہے۔
 (۱) ۲۹ اکتوبر ۱۹۵۸ء کو کوٹہ کے مہمبہت احمدی زندگان
 کے لئے جماعت احمدیہ کی طرف سے امداد کی تحریک فرمائی۔
 (۲) ۱۲ جولائی ۱۹۵۹ء کو شام اور عراق کی مہمبہت احمدی
 کے لئے چھپے چھپے مہمبہت احمدی کے لئے چھپے چھپے
 تحریک فرمائی۔ اپنی طرف سے ایک ہزار پانچ سو امداد کی
 اور فرمایا: "میں چھپے چھپے مہمبہت احمدی کے لئے کسی
 بجائے۔ عہد تحریک کرنا ہجرت چھپے میں میں فرمایا کہ
 شمال ہونے کا موقع ملے گا۔"

(۳) مہمبہت احمدی بلڈ فنڈ - ۱۴ مارچ ۱۹۵۸ء کو
 رادہ مہمبہت احمدی کی تکلیف اٹھانے والوں اور شہداء کے لئے امداد
 اور مہمبہت احمدی کے خیال رکھنے کے لئے ایک مستقل فنڈ قائم
 "مہمبہت احمدی بلڈ فنڈ" کے لئے تحریک فرمائی اور فرمایا: "یہ بزرگ
 مہمبہت احمدی کی تحریک نہیں بلکہ جو مہمبہت احمدی میں حصہ لے گا وہ اس
 بات کا اعزاز دیکھے گا کہ جو مہمبہت احمدی خدمت کرنے کا چھپے چھپے
 نہیں کی۔" حضور نے دو ہزار پانچ سو امداد کی طرف سے دے
 کر اس کا آغاز فرمایا۔

۲۹ جون ۱۹۵۸ء کے خلیفہ جماعت احمدیہ فرمایا:
 "ان مشکلات میں جماعت ایران اور دوسروں کو
 جماعت کی طرف سے چھپے چھپے مہمبہت احمدی کے لئے مہمبہت احمدی
 مہمبہت احمدی کرنے کے بعد اپنے خدائی کی طرف سے مہمبہت احمدی
 لال فنڈ میں مہمبہت احمدی سے دیا۔ اللہ تعالیٰ نے میرا دل قبول
 دیا اور میری دعا یا خدائی مہمبہت احمدی میں چھپے چھپے
 بلڈ فنڈ" کے ایک سو ہزاروں میں کوٹہ اور قرآن کریم کا مہمبہت احمدی
 چھپے چھپے چھپے چھپے چھپے چھپے چھپے چھپے چھپے
 چھپے چھپے چھپے چھپے چھپے چھپے چھپے چھپے چھپے
 دلوں کی طرف سے مہمبہت احمدی چھپے چھپے۔"

(مسجد مہنامہ انصار اللہ جون ۱۹۵۵ء)
 (۴) خلیفہ جماعت احمدیہ فرمودہ ۲۸ مارچ ۱۹۵۸ء میں
 "توسیع مکان بھارت" کی تحریک فرمائی۔ بھارت میں
 کے مقدس مقامات کو محفوظ کرنا دینی، کاپڑ بھی بھگوان
 پر اپنی مراکز کی تعمیر اور چھپے چھپے مہمبہت احمدی کے لئے
 فرمایاں سے نے فیصلہ کیا کہ اس کی جودان مہمبہت احمدی عام
 تحریک دینی ہے۔ بھارت میں مہمبہت احمدی کو کوٹہ کر جن ملکوں نے
 فرمائی کرنا چھپے چھپے۔

(۱) بھارت میں مہمبہت احمدی کے لئے مہمبہت احمدی کے لئے
 (۱۱) بھارت میں مہمبہت احمدی کے لئے مہمبہت احمدی کے لئے
 ہیں خدائے۔
 (۱۲) اگر کوئی انفرادی طور پر بھارت میں مہمبہت احمدی کے لئے
 مہمبہت احمدی دے ہے، ہمیں بھی ملے گا۔ اپنے دل کے جذبہ
 سے مہمبہت احمدی کرنا چھپے چھپے چھپے چھپے چھپے چھپے
 جائے۔

(۵) ... اشاعت قرآن فنڈ - مختلف زبانوں
 میں ترجمہ کے ساتھ قرآن مجید کی اشاعت کے لئے جلد
 سارا ہے۔ ۱۹۵۸ء کے سوچے پر حضور نے تحریک فرمائی۔
 چنانچہ فوراً ہی مہمبہت احمدی میں ایک دہائی کے لئے چھپے
 کا پھیلنے سے خدائی حکمت کا وہ دہائی کی طرف سے خدائی
 مہمبہت احمدی کے لئے خدائی حکمت کے لئے خدائی حکمت کی طرف
 سے ایک دہائی کا خدائی حکمت کا خدائی حکمت کا خدائی حکمت
 مہمبہت احمدی کے ساتھ اور ان کی مہمبہت احمدی۔

(۶) ... امداد کوٹہ ۱۹۵۸ء کو مسلمانوں اور مسلمان
 کے چھپے چھپے چھپے چھپے چھپے چھپے چھپے چھپے
 ایک ہو گئے کہ کلاںہ اور ترقی کی ذمہ داری لینے کی تحریک
 فرمائی۔ "کلاںہ" جس میں ملک میں ہیں وہاں ہے چھپے
 ہیں ان کے لئے اپنی اپنی حکومت سے درخواست کریں کہ
 جماعت احمدیہ سے چھپے چھپے چھپے چھپے چھپے چھپے
 اور جس حد تک ممکن ہے مہمبہت احمدی کے لئے ذمہ دار
 ہے۔

توسیع مہمبہت احمدی کے لئے ایک مہمبہت احمدی میں مکمل
 ہو چکا ہے اور جو مہمبہت احمدی کے لئے مہمبہت احمدی کے لئے
 ضروری ہیں مہمبہت احمدی میں ہو اور فرمائی چھپے چھپے۔ یک
 مہمبہت احمدی کے لئے مہمبہت احمدی کے لئے مہمبہت احمدی کے لئے
 کے لئے ہے۔



منظوم کلام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

تو سرے دل کی شش جہات ہے * اک نئی میری کائنات ہے
 سب جو تیرا ہے لاکھ ہو میرا * تو جو میرا ہے تو بات ہے
 بچ ہے تجھ سے قطع ہر ذات * جس کا تو ہو اسی کی ذات ہے
 عالم رنگ و بو کے گل بوئے! * خواب ٹھہرے تو ثبات ہے
 سادہ باتوں کا بھی ملا نہ جواب * سب سوالات مظلمات ہے
 یہ شب و روز و ماہ و سال تمام * کیسے پیمانہ صفات ہے
 ہوئی میزان ہفتہ کب آغاز؟ * کیسے دن رات سات سات ہے
 عالم حیرتی کے مندر میں * کبھی بُت مظہر صفات ہے
 کبھی مخلوق ہو گئی ہمہ اوست * آتش و آب عین ذات ہے
 کتنے منصور چڑھ گئے سر دار * کتنے نعرے تعلیات ہے
 کتنے غوئی بنے؟ مئے کے بار؟ * کتنے لات اُجڑے کتنے لات ہے
 کتنے محمود آئے، کتنی بار * سومات اُجڑے سومات ہے
 جو کھنڈر تھے محل بنائے گئے * کتنے محلوں کے کھنڈرات ہے
 عالم بے ثبات میں شب و روز * آج کی جیت کل کی مات ہے
 تیرے منہ کے سبک سہانے بول * دل کے بھاری معاملات ہے
 دن بہت بے قرار گزرا ہے
 آج کل چاند میری رات ہے

ہوئے ایک بچے فرستادہ کے سوا کوئی دین نہیں سکتا۔
 ساری دنیا کی طاقتوں کو سب سے پہلے ہوں کل کر ڈھکا کر دیے
 تیس صحت اللہ کی سب سے پہلے سلام بھیجی کوئی مائی قرآنی
 کرنے والی عبادت نہیں ہو کر رکھنا میں نے دنیا کے سامنے
 اوپر سے توڑی کر دی۔ وہاں لوگ ہیں جس طرح اظہار
 اور دق کے ساتھ اور جیسی کوئی قرآنی کی راز کے ساتھ صرا
 قتالی کے حضور اپنے سوال پیش کرتے پہنچتے ہیں۔
 (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ دسمبر ۱۹۹۲ء)

ہاں کے خاص بدل جاتے ہیں قرآنی کرنے والوں کا سہارا
 بادل چلا کر ہے۔ ہمارے پہلو سے اعلان تمام جگہ سے
 قریک پر ہی ہوا ہے کے ایک سارا تک کامیابی کے
 ساتھ آج کے ہفتے رہنا اس جماعت کے بانی کی صداقت
 کی ایک بہت عظیم الشان دلیل ہے ناسرور پر بندہ دنیا کے
 روحان اس کے برعکس مل رہے ہوں۔ جماعت احمدیہ
 - حیرت انگیز دق کے ساتھ اس سلسلہ کو قائم رکھے ہوئے
 ہے کہ ہر آنے والا سال جماعت کی مائی قرآنی کی راز کو کم
 کرنے کی بجائے بڑھا رہا ہے۔ یہ اعزاز خدا تعالیٰ کے ہے

اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

مخمس - ملتان شریعتی ۸/۵/۳۱ روضہ چاندی چورڈاکٹ - ۷۳۰۰۰
MODERN SHOE CO.
 31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD, CALCUTTA-780073
 PH: 275475 RES: 273903

جس سالانہ کے مبارک موقع پر شریف لائے واسطے مہمانان کرام کی خدمت
 میں قادیان ویلیئر کلب خوش آمدید کہتے ہوئے نیک ترانہیں پیش کرتا ہے

لے احمدیہ ایسٹین (بیوسٹیٹ فرسٹ) کے درمیان امداد
 مجوز ہیں۔

(خطبہ جمعہ ۱۸ اپریل ۱۹۹۲ء)
 (۲۳)۔ "بیت الفتوح"؛

سیدانوں کے لئے جب حضور نے تحریک قرآنی قرآنی ہی
 ہفتہ میں ۳۳ ملین پاؤں کے اندر سے بچ گئے۔ محروم نے
 زہر پیش کیے مردوں نے پلٹ تک پیش کر دئے قرآنی کی
 درمیان امداد مل گئی تھی۔

(المصلح انٹرنیشنل ۳۰ مارچ ۱۹۹۲ء)
 خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت سے کامیاب قیر
 ہوئے ہیں۔ جماعتی قیادتوں نے اپنی تعلیم کے بل پر
 جہاں کام شروع ہو چکا ہے۔ سہری قیر آفری مراحل میں
 ہے۔ الحمد للہ

حیرت انگیز ترقی

خدا تعالیٰ کے فضل سے خلافت رابعہ کے دور میں نہ
 صرف یہ کہ بنیادی چندہ جات اور پیسے سے جاری تحریکات
 میں قیر معمولی اضافہ کے ساتھ جماعت نے اپنی قرآنی قیادت
 بلکہ برقی تحریک میں دلایا نہ صرف یہ بلکہ کئے ہوئے اس قدر
 مائی قرآنی قیادت کی کہ جس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔

☆ ۱۹۸۲ء میں ۳۸ ملک میں ۸۱ مرکزی سہولتیں
 مصرف مل گئے۔ اور ۳۱ مارچ ۲۰۰۰ء کو ۶۵ ملک میں
 ۲۳۴ مرکزی سہولتیں مصرف مل گئے۔ جماعتی سہولتیں اور
 سہولتیں کی ایک خاص قسم اس کے علاوہ ہے۔

☆ ۱۹۸۲ء میں ۳۸ ملک میں ۸۱ مرکزی سہولتیں
 مصرف مل گئے۔ اور ۳۱ مارچ ۲۰۰۰ء کو ۶۵ ملک میں
 ۲۳۴ مرکزی سہولتیں مصرف مل گئے۔ جماعتی سہولتیں اور
 سہولتیں کی ایک خاص قسم اس کے علاوہ ہے۔

☆ ۱۹۸۲ء میں ۳۸ ملک میں ۸۱ مرکزی سہولتیں
 مصرف مل گئے۔ اور ۳۱ مارچ ۲۰۰۰ء کو ۶۵ ملک میں
 ۲۳۴ مرکزی سہولتیں مصرف مل گئے۔ جماعتی سہولتیں اور
 سہولتیں کی ایک خاص قسم اس کے علاوہ ہے۔

☆ ۱۹۸۲ء میں ۳۸ ملک میں ۸۱ مرکزی سہولتیں
 مصرف مل گئے۔ اور ۳۱ مارچ ۲۰۰۰ء کو ۶۵ ملک میں
 ۲۳۴ مرکزی سہولتیں مصرف مل گئے۔ جماعتی سہولتیں اور
 سہولتیں کی ایک خاص قسم اس کے علاوہ ہے۔

☆ ۱۹۸۲ء میں ۳۸ ملک میں ۸۱ مرکزی سہولتیں
 مصرف مل گئے۔ اور ۳۱ مارچ ۲۰۰۰ء کو ۶۵ ملک میں
 ۲۳۴ مرکزی سہولتیں مصرف مل گئے۔ جماعتی سہولتیں اور
 سہولتیں کی ایک خاص قسم اس کے علاوہ ہے۔

☆ ۱۹۸۲ء میں ۳۸ ملک میں ۸۱ مرکزی سہولتیں
 مصرف مل گئے۔ اور ۳۱ مارچ ۲۰۰۰ء کو ۶۵ ملک میں
 ۲۳۴ مرکزی سہولتیں مصرف مل گئے۔ جماعتی سہولتیں اور
 سہولتیں کی ایک خاص قسم اس کے علاوہ ہے۔

☆ ۱۹۸۲ء میں ۳۸ ملک میں ۸۱ مرکزی سہولتیں
 مصرف مل گئے۔ اور ۳۱ مارچ ۲۰۰۰ء کو ۶۵ ملک میں
 ۲۳۴ مرکزی سہولتیں مصرف مل گئے۔ جماعتی سہولتیں اور
 سہولتیں کی ایک خاص قسم اس کے علاوہ ہے۔

☆ ۱۹۸۲ء میں ۳۸ ملک میں ۸۱ مرکزی سہولتیں
 مصرف مل گئے۔ اور ۳۱ مارچ ۲۰۰۰ء کو ۶۵ ملک میں
 ۲۳۴ مرکزی سہولتیں مصرف مل گئے۔ جماعتی سہولتیں اور
 سہولتیں کی ایک خاص قسم اس کے علاوہ ہے۔

☆ ۱۹۸۲ء میں ۳۸ ملک میں ۸۱ مرکزی سہولتیں
 مصرف مل گئے۔ اور ۳۱ مارچ ۲۰۰۰ء کو ۶۵ ملک میں
 ۲۳۴ مرکزی سہولتیں مصرف مل گئے۔ جماعتی سہولتیں اور
 سہولتیں کی ایک خاص قسم اس کے علاوہ ہے۔

☆ ۱۹۸۲ء میں ۳۸ ملک میں ۸۱ مرکزی سہولتیں
 مصرف مل گئے۔ اور ۳۱ مارچ ۲۰۰۰ء کو ۶۵ ملک میں
 ۲۳۴ مرکزی سہولتیں مصرف مل گئے۔ جماعتی سہولتیں اور
 سہولتیں کی ایک خاص قسم اس کے علاوہ ہے۔

☆ ۱۹۸۲ء میں ۳۸ ملک میں ۸۱ مرکزی سہولتیں
 مصرف مل گئے۔ اور ۳۱ مارچ ۲۰۰۰ء کو ۶۵ ملک میں
 ۲۳۴ مرکزی سہولتیں مصرف مل گئے۔ جماعتی سہولتیں اور
 سہولتیں کی ایک خاص قسم اس کے علاوہ ہے۔

☆ ۱۹۸۲ء میں ۳۸ ملک میں ۸۱ مرکزی سہولتیں
 مصرف مل گئے۔ اور ۳۱ مارچ ۲۰۰۰ء کو ۶۵ ملک میں
 ۲۳۴ مرکزی سہولتیں مصرف مل گئے۔ جماعتی سہولتیں اور
 سہولتیں کی ایک خاص قسم اس کے علاوہ ہے۔

نیک کردہ انسان احمدی میں داخل ہوں گے۔ اس
 سامنے سادہ کی قیر کا منصوبہ بنایا ہے۔ اس کے لئے
 معمولی مزم ہے۔ احمدیہ کے لئے قرآنی دے گا۔ حضرت
 (موجودہ سلام نے فرمایا ہے اگر کسی ہمد اسلام کی ترقی
 کی ہو تو سب سے پہلے خدا کو شکر گو کہ لگے گا۔ جس سادہ
 قیر کے اس منصوبہ پر جمی ہوئے ہیں شروع کر دیں۔
 (المصلح ۲۰ مارچ ۱۹۹۲ء)

۲۱) مریم شادی فنڈ:

خلیفہ جمعہ فرمودہ ۲۱ مارچ ۱۹۹۲ء لندن میں
 نے اپنے قرآنی کی مفت شادی کے لئے شادی کے لئے
 کر کے ہوئے شادی

"انسان پر اپنے والدین کا شکر بھی واجب ہے۔
 تاکہ ہے کہ وہ اپنے والدین کے شکر کا حق ادا کر سکے۔
 اس کے اندر ہیں ان کے لئے شکر کا حق ادا کر سکے۔
 ماہرین کی مائی کو پلا پلا کر مائے علم سکھا اور ادب
 نے۔ اس کی خاطر تھیں برداشت کیں تو اسے بے
 دلی کی تھیں۔"

مریم فرمایا "اب اس خلیفہ کے بعد میں حضرت
 در پائی والدہ مرحومہ کا ذکر کریں گے کہ ان کا شکر
 کی کہ بہت دور دور ہے اور بہت مہربان ہیں جو میں
 نے بھی فرجوں اور ضرورتوں کی مدد کرنے کی
 دی۔ اب ان کی یاد میں ان کے احسان کا دل
 نے کے لئے۔ اب احسان کا دل تو میں ۱۲۱ جاسکتا
 ر کڑا ہے کہ ان کی خاطر میں یہ احسان کرنا چاہتا
 جن کی نظاں میں ہے مائی میں اور ان کے لئے ضرورت
 سب تو میں میں اپنی طرف سے بھی کچھ ان کو پیش
 دیں وہ بے شک سے بھی نہیں ان کا مناسب گزارہ
 نے گا اور ان کی رسم کی مدد کر دی ہو جائے گی۔ اگر
 خدا تعالیٰ توفیق نہ دے تو خدا تعالیٰ کے فضل سے خدا تعالیٰ
 عت فرج نہیں ہے۔ بہت دور دور ہے جماعت کے
 جو انشاء اللہ جماعت کے کسی نئے سے ان کی مدد کر دی

ن۔ (المصلح انٹرنیشنل ۲۰ مارچ ۱۹۹۲ء)
 اگلے جمعہ ۲۸ مارچ ۱۹۹۲ء کے خلیفہ میں فرمایا
 "بچہ خلیفہ جو میں میں نے خیر بھیجی کی شادی
 و تحریک کی مائی کر شادی کے لئے کچھ رقم پیش کریں۔
 یہ کام ہے کہ جماعت نے اس طرح دن کو مل کر اس
 کی ضرورت ہے کہ اس کے لئے خدا تعالیٰ کے فضلوں کی
 کی ہے اس میں ایک ہفتے کے اندر اندر رقم
 کی ضرورت میں ایک لاکھ ۹ ہزار پاؤں سے زائد
 کیا ہے اور جس خزانے نے اپنے زہرات پیش
 ہیں۔"

مریم فرمایا "مجھے ذاتی طور پر تو وہاں کر جیسی بھی
 کے لئے ان کا حضور قبول کرتے ہوئے اس فنڈ کا
 شادی فنڈ رکھتا ہوں۔ اس سے اب یہ فنڈ بھی
 ہوگا۔ اور بیش خیر بھیجوں گا کڑا کے ساتھ
 بنایا جائے گا۔"

(المصلح انٹرنیشنل ۱۸ اپریل ۱۹۹۲ء)
 عراقی عوام کی مالی امداد کی

خلیفہ جمعہ فرمودہ ۲۱ مارچ ۱۹۹۲ء بغداد میں
 کے بارے میں حضور نے فرمایا کہ وہ اپنی ادا کر
 لے ہوئے لڑ رہے ہیں اس لئے بھی ایک حکم
 ہے۔ وہاں عوام کے جو کھنڈر حالات ہیں ان کے

خليفة المسيح الرابع حضرت مرزا طاہر احمد کے احسانات

انقلاب 1947: دور درویشی

ہندو پاک کی کج آزادی اپنے ساتھ ایک غریبی انقلاب لے کر طلوع ہوئی مرکز قادیان سے احمدیوں کی اکثریت کو حالات کی ناساعدگی سے ہجرت کرنی پڑی۔ قادیان میں روحانیت سے محروم "تین سو تیرہ" صوفی منش درویشان نے مقدس مقامات و مشاعر اللہ اور قادیان کی حفاظت و خدمت کے لئے اپنی جان و مال اور عزت کا قربان کر دیا اور اوقاف و عمارتیں (پاکستانی) چاند لادوں، مکانوں، عیدوں، اولادوں اور رشتہ داروں، ان سے وابستگی، سب کچھ قربان کر دیا۔ وہ فرقہ درویشی چیلنج صوفی زمانے قادیان میں بیٹھے۔ ان صاحبو شر کر بڑی پستی درویشوں نے ایماندار کے ساتھ اپنے عہد وفا کو پوری طرح نبھایا۔

”نہ پوچھا حال ان کو نہ جانوں یہ کیا کردی“ ان ایام میں احمدیہ ایمان کی کشتی کا ناندہ دہائے ذخار میں ڈھک رہا تھا جس کا خدا سوائے خدا کے کوئی نہ تھا۔ کوئی یاد بان، کوئی چہ کوئی کنارہ، کوئی رافہ نہ تھا۔ تیز و سحر خیز طوفان کلی طور پر اس سختی سے گھراتے رہے ان ایام میں درویشوں نے اپنی ہوئی محکمہ کما کر گزارا کیا تھا۔

ہم کو اپنی بے بسی کا دور زمانہ یاد ہے اپنی گندم درویشی میں بھی کھانا یاد ہے درویشی دور سے طوں پکڑا۔ قدر سے حالات سحر نے ہاتھیں شادیوں کی اجازت ملی تاکہ درویشوں کے بعد مرکز احمدیت خالی نہ ہو جائے۔ مہار اکرم نے درویشان کو لولا دھیمی نعت سے بہت نوازا۔ چونکہ عرصہ تک درویشان اور ان کی اولادوں پر پابندی کا حکم تھی کہ وہ بغیر اجازت قادیان سے باہر غیر مہمانک میں نہیں جاسکتے تھے لہذا ان کے مالی حالات پتے ہی رہے۔ یہ حالت کم و بیش چالیس سال سے رہے یہی سبب تھا کہ درویش باسوائے چند ایک کے اپنی اولادوں کو اپنی تعلیم نہیں دلا سکتے۔

اس زمیں حالی کے دور میں انہوں نے کبھی کبھو نہیں کیا۔ ان کی نظریں درگاہ باری میں اپنی خدوں کی بخشش پر مرکوز تھیں۔

خدا تعالیٰ کی طرف سے قائم کردہ مذہبی جماعتوں پر آزمائشوں اور انتقامات کا دار و بومناصب اہلہ مستحقہ حوا و راہ ایک مسلک تاریخی حقیقت ہے۔ چونکہ مسلم جماعت احمدیہ خداوند تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت ہے اس لئے اس پر سخت الٹی کا اطلاق پابندی لادیں اور ضروری حواس جماعت پر انتقامات آئے جو بظاہر اسے نیست و نابود کر دینے والے تھے مگر جہاں اس کی ترقی اور وسعت عالمگیری کا پیش خیر تھے۔

تحریک جدید کا پس منظر:

تحریک جدید 1934 میں چلی ہوئی۔ اس کے پس منظر میں اس زمانے کی بنیادیں تھیں کہ احمدیوں کے مخالف درویشوں کے خلاف رہا تھا۔ احرار نے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی قیادت میں ہندوستان بھر میں چلیے، جلوس، لٹریچر بخریے کر دے بازاری قسم کے ملہ کے ذریعہ احمدیت کے پورے کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ ان دنوں سر زمین پنجاب احرار کا گڑھ اور میدان کارزار بن گیا تھا۔ اس پس منظر میں امام جماعت نے خدا تعالیٰ سے علم پا کر قہقہہ احمدیت کے لئے تحریک جدید کے ذریعہ بیرون ملک تبلیغی مراکز قائم کئے۔ اس طرح اقصائے عالم میں احمدیت کے نئے ہستان نمودار ہوئے۔

مطالعہ تحریک جدید:

فاکسائے تحریک جدید کا مطالعہ کیا تو کیا کہ جماعت احمدیہ پر ایسے اعداد آنے والے ہیں جن میں سے 1934 سے شمار کر کے ہر سال کے بعد ایک دور بظاہر اندر کی کام کر جہاں ترقی کا ہوا کوہے گا۔ اور 1934 سے شمار کر کے ہر اربع سال کے بعد دوسرا دور جماعت کی ظاہر ترقی کا آقا کرے گا۔

زمانہ درویشی میں تحریک جدید دو بارہ گہرائی سے غور کیا اور پانچ بیٹھنے کے بعد اخبار بدر میں ”نشان عقدہ کشا“ نامہ انصاف شائع کروایا گیا۔ ”آئندہ دو انتقامات 1981ء اور 1991ء میں آنے والے ہیں۔ ان میں سے ایک انتقام (1981) جماعت احمدیہ کی صریح ترقی سے متعلق ہے۔ (اللہ اعلم) جو زعمہ رہیں وہ انتقام اللہ جماعت کی ترقی کو دیکھیں گے۔“ ”سوالہ نامہ نظام کا دورہ آج بھی کھلے ہوئے خدا آج بھی اپنے بھگتوں سے چار کرتا ہے اور ان سے محکوم ہوتا ہے۔“ (اخبار بدر جلد 36 شمارہ 7 صفحہ 15 مئی 1987)

انقلاب 1991:

خليفة المسيح الرابع کے احسانات:

خداوند تعالیٰ کی محلی تقدیر کے غیر مرئی تاریخان میں متحرک ہوئے۔ اہالیان قادیان و بھارت کے احمدیوں کی قسمت جاگنی۔ چارپیس برس کے لیے عرصہ نہ انتظار کے بعد ضلیہ آج الرابع کے مبارک قدم سر زمین ہند نے چھوئے۔ آزادی کے بعد وہ پناہ نیند قہاجس کا درجہ باجوہ بے شمار برکتوں کے ساتھ بھارت میں وارد ہوا۔ وہ ایک رشتہ تھا جس کا دل مادر ہرین کا سنے ذرا شفقت و رافت سے بھر اہوا تھا۔

یہ دروہ مسعود اہل قادیان و بھارت کے احمدیوں کے لئے تربیت غیر مترقبہ تھا۔ ان کی قہنائے شوقی زیارت، ترقی ہوئی آنکھوں میں ان کے دیار سے نور دل میں سرور و جہان تھا۔ خدا تعالیٰ کی عظیم کاز دیدار کرنے کے لئے اہل بھارت اپنے گہروں کو تالے لگا کر دیار قادیان آپہنچے۔ چار پانچ دن اور چار چھوڑ کر اپنے آقا کی زیارت کے لئے قادیان آگئے۔ زیارت کر کے دھرم آخرت تیار کر گئے۔

جلد سالانہ 1991ء میں قائم شل تھا۔ دوران تقریر حضور نے درویشان تو جہان کی چلی مالی حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

درویشوں کے بارے میں جماعت نے کتنا ہی ہوئی۔ یہ لوگ مشاہیر جماعت احمدیہ کی قادیان میں نہایت کرتے رہے ہیں۔ میں جماعت کی طرف سے ان سے معافی چاہتا ہوں (انہوں نے درویشوں کو 1991ء) لاموں کے سر پہنے آقا کے حضور دعائے سے جھک گئے۔ حضور نے ارادہ کر۔ جملہ اہل قادیان کے گزارے پہلے سے دو چھوڑا دیئے۔

دفعہ مکاتیب کی تحریک از سر نو رو برائی۔ درویشوں کو خصوصاً فقیرات، مکانات کے لئے مالی امداد حیات فرمائی۔ بعضوں کو یہ امداد چھ سو ہزار روپے تک تھی۔

قرضہ جات حیات عطا فرمائے جہاں نہایت آسان اقساط واپس ہوتے چلے گئے۔ بعد میں بہتوں کو بچہ روم قرضہ جات ان کی دروغ ستوں پر معاف کر دی گئیں۔ ان روم سے اہل محلہ نے زمین خرید کر اس پر ذاتی مکان تعمیر کئے۔ جس سے ان کا وقار جو حاد۔ احساس کتری دور ہوا۔

کالونی بنانے کے لئے زمین خریدی اور اس پر نئے ڈیزائن کے کم از کم 50 فٹلی کار تعمیر کردئے اور وہ سارے کے سارے مستحق درویشوں اور ان کی اولادوں کو رہائش کے لئے عطا فرمائے۔ حالانکہ ان کو لڑنے کر دہوں روپے خرچ ہوا تھا۔

کمارکن اور دیگر ساکنان احمدیہ ایک سال تک کھانے کے لئے مستحق انتظام فرمایا۔ ہر گھر میں پانی کا فری انتظام فرمایا۔ ہر گھر میں نئے طرز کے بیت الخلاء بنوا دیئے۔

گئے۔ سر دی مری سے بچنے کے لئے مستحق مقرر فرمائے۔ غربا کو ہر سال مہینہ پاپوت سے ہوئے۔

میں اور دیگر جوہروں پر ہر گھر ہزاروں روپے چھٹے کا انتظام فرمایا۔

ان انتظامات نے احمدی امیر کے اہلہ اعلیٰ پاپوت، احمدیت، محلی خوراک و پانی، اور اور عزت نفس حیات کے۔

جلد سالانہ 1991ء میں دوران تقریر نے قادیان کے درویشوں اور ان کی اولادوں کو رو وغیرہ کے لئے ہر دی ملک میں جانے کی اجازت ہے۔ یہ صاحب توفیق خداوند اور ان کی اولادیں بیرون ملک چلے گئے جس سے ان کی مالی حالت بہت بہتر ہو گئی۔ ان پر ”اہلہ“ پائی ہوئے کا عہدہ چپاں ہوتا ہے۔

رشتہ ناطہ:

تحریک مریم شادی فٹ:

دور درویشی کے کئی سالوں تک درویش لڑکیوں کا شخص رشتہ بننے کو تیار نہ تھا۔ چارے لڑکیوں سے ہر شادی پر شہادت فرماتے ہوئے درویش لڑکیوں شادی پر تیار نہیں ہوا روپے کی خطیر رقم بھروسہ درویش لڑکیوں کی شادی کے اخراجات کے لئے عرصہ تک خطہ مقرر فرمایا۔ اس احسان سے درویشان کی بچی گئی۔ اگر بھائی کے دور میں قریب گھر انوں لڑکیوں کی عزت نفس قائم فرمائی اس نظام سے جماعت کے مسئلوں، کٹوں میں سے درویش لڑکیوں رشتے طے شروع ہو گئے۔ بظاہر جدیت نعت کے ایک بیٹے کا شہ سو پ ہر سال ہر سال ڈائریکٹنگ بیسی کی ڈائریکٹنگ سے ہوا۔ فٹ۔ حضور کی دعاؤں سے خداوند کریم نے فٹ بہت کچھ عطا فرمایا ہے۔ جبکہ شادی و رشتہ میرے پاس کوئی جوتی اور تین روپے 19 سویدہ پڑو کے سوا کچھ بھی نہیں تھا۔

مرزا مومن ترمذی تھے درویش پارچا ت تیرپ میں موت کا انھیں چرنا یاد ہے میری آپ درخواست پر حضور انور نے فرمایا:

”آپ کے حالات ایسے ہیں۔ آپ کاغذ تیر

اور انکی دعائے رسا فرمائی کہ کج میرے حال نہ تکم نہایت محروم اور عاجز ہو گئے۔ بیٹوں کے عہدہ مکان و دکانات تعمیر کر لے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے تمہیں بیٹے مسئلہ عالم احمدیہ کی خدمت کر رہے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمۃ اللہ تعالیٰ کی بابرکت تحریکات ایک نظر میں

محمد یوسف انور استاد جامعہ احمدیہ قادیان

میں اس کے حضور حضرت اللہ کی تحریکات پر
تحریر کروں میں حضور کی شخصیت پر کچھ بیان کرنا
ضروری سمجھتا ہوں۔
کردوں انسانوں کے محبوب ہر عنصر
پیارے شمس آقا حضرت مرزا غلام احمد صاحب خلیفۃ
السیاح الرابع کا بابرکت وجود اگرچہ آج ظاہر ہم میں
موجود نہیں ہے لیکن وہ ہر آدمی کے دل کی ہجر کن
ہے۔ سب کا بابرکت اور نہایت ہی درخشندہ دور
خلافت تیسرے کے سہری کارہے اور انکاف عالم
میں ہمیشہ پیش جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ستاروں
کے مندرجہ ذیل ہیں جو عالمی حروف میں آپ کی
سیرت و سوانح کو جماعت احمدیہ کی تاریخ میں لکھا
جائے گا اور آئے دلی نسلیں ہلکیاں گے ہر پور ناکہ
آئی نہیں گی۔

حضور نے اپنے روح پر در خطبات، تقاریر،
جاس علم و عرفان، بیانات اور علمی نمونے سے جماعت
کے اندر ایسی دلی روح چھوڑ دی کہ ایک طرف
جماعت کو عبادت پر قائم کرنے کا بڑا حکمت نظام
پوری فرمایا تو دوسری طرف اعلیٰ اخلاق و اعتبار کرنے
مفادات الہیہ کو اپنانے اور حقوق خدا کے سب سے
رحمت، بخشش کی ذرہ دست کرنا فرمائیں۔ جن سے
احمدیوں کے علاوہ دین کی مختلف قومیں بھی مستفید
ہوتی ہیں۔ دینی ہیں اور دنیوی چلی جائیں گی۔

بیوت احمد منصوبہ کا اعلان و تحریک
انجمن میں سات سو سال بعد فقیر ہونے والی
جہلی مسجد کے افتتاح سے دلی ہی حضور جرحہ اللہ تعالیٰ
نے ۱۹۰۶ء کو ۱۹۰۶ء کو مسجد اقصیٰ ربوہ میں اسی
تحریک کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

”اس سلسلہ میں مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا
منصوبہ بھی بھیجا جس کا اب میں یہاں اعلان کرنا
چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ اللہ کا مگر جانے کے ساتھ
ساتھ شکرانے کے طور پر خدا کے فریب بندوں کے
مگر دلی کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے اس طرح یہ جو
کی کسی فعل ہوگی۔

”میں چاہتا ہوں کہ جلسہ جہلی تک ہم کم از کم
ایک کروڑ روپے کی لاگت سے مکان بن کر خرابہ کو
میاں کر دیں“

چنانچہ تحریک خدا نے ڈاکٹر و انصار کے
فضلوں کی منادی بن گئی اور ربوہ میں سرسبز
شاہد درختوں میں گھری ہوئی ۸۰۰ مکانات پر
مختل بیت اللہ کالونی اس تحریک کا شیریں شرم
ہے ۲۰۰ کے قریب مستحقین کو لاکھوں روپے کی

بڑی امداد اس کے علاوہ ہے نیز اللہ تعالیٰ کی شفقت
سے محروم بچوں کیلئے دارالاکرام کے نام سے ایک
ہوسل کا قیام بھی عمل میں آچکا ہے۔ یہ تو ربوہ
پاکستان میں ہے، ہندوستان میں بھی اس تحریک کے
تحت سٹیکروں غریب نادار افراد کو مکانات کیلئے
لاکھوں روپے کی امداد دی گئی ہے قادیان میں بھی
بیت اللہ کالونی لاکھوں روپے میں تیار کی گئی ہے
اس تحریک کے تحت اب بھی دنیا بھر کے مستحقین کو
امداد دی جا رہی ہے۔

پس اسے ہمارے آقا نے خدمت خلق کی
ایسی سکیم جاری کی کہ خدا کی حمد کرتے ہوئے عجیب و
کریم گئے وہ بے آسرا اور بے سہارا لوگ جو بیوت
اللہ کی سکیم کی بدولت اب بے دردی نہیں رہے بلکہ
وہ ہر سکون چھت تلے سوتے ہیں اور وہ لوگ بھی یاد
کریں گے جو اس سکیم میں حصہ لے کر سکین
پاتے اور قرب لئی کے ذرائع اختیار کرتے ہیں۔

ہر یکہ میں نئے مہسٹروں اور مساجد کی تحریک
حضور رحمۃ اللہ تعالیٰ کی دور بین نظر نے دکھایا
تھا کہ مستقبل میں جماعت کو شش ماہہ اور مساجد کی
ضرورت پڑے گی چنانچہ یہی وجہ ہے کہ ریاست
ہائے متحدہ امریکہ میں مساجد اور مہسٹروں کی بڑھتی
ہوتی ضروریات کے پیش نظر ۱۵ دسمبر ۱۹۸۲ء کو
احباب جماعت کے نام اپنے ایک عظیم میں
اڑھائی ملین ڈالر خرچ کرنے کی تحریک کی آپ نے
فرمایا:

”میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم پانچ مشن ہاؤسز کی
تیسرے کو پیش نظر رکھ کر کام شروع کر دیں اور اعلان
کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے عاجزی اور انکساری کے
ساتھ دعا نہیں کرتے ہوئے توفیق بڑھانے کی
کوششیں کریں تو جدید نہیں کہ ہم ان پانچ مشن ہاؤسز
کا وجودداشت کر سکیں۔“

(روزنامہ فضل ۳۱ مارچ ۱۹۸۳ء)

دو نئے یورپی مراکز بنانے کی تحریک
حضور نے ۱۸ مارچ ۱۹۸۳ء کو دو نئے یورپین
مراکز کے قیام کی تحریک کی جن میں سے ایک
انگلستان میں اور ایک جرمنی میں چنانچہ حضور نے
فرمایا:

”دو نئے مراکز یورپ کیلئے بنائے گا
چونکہ تمام ہے ایک جرمنی میں ہے انگلستان کو یورپ
میں ایک خاص حیثیت حاصل ہے۔ میں نے
انگلستان میں بہر حال بہت بڑا مشن چاہئے اس
لئے انگلستان میں بہت بڑا مرکز قائم کرنا ہے اور

ایک جرمنی میں۔“
(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ مارچ ۱۹۸۳ء)
اللہ کے فضل سے یورپ میں جماعت احمدیہ
نے ایسی عظیم الشان مسجد بیت الفتوح لندن میں تعمیر
کی ہے جو کہ سب سے بڑی ہے اور جس کی بنیاد خود
حضرت مرزا غلام احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع نے
رکھی تھی اور اب دور حاضر میں جماعت احمدیہ کے
پانچویں امام حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ
السیاح الخامس ایہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے
بابرکت ہاتھوں سے اس مسجد کا افتتاح فرمایا۔ یہ مسجد
اکیسویں صدی کی تمام کھلیات سے آراستہ ہے
جس میں دس ہزار نمازیوں کے نماز پڑھنے کی گنجائش
ہے۔ جو جن میں بھی ایک دو سو و عریض جگہ خرید کر
مسجد میں باؤں تعمیر کیا گیا ہے۔

بابرکت تحریک کا تعمیر حکومت الی اللہ
اس کا آغاز ۲۸ جنوری ۱۹۸۳ء کو فرمایا۔ پور
رہے کہ آپ کے تاریخی اور باقانی کارناموں میں
سے آپ کی تحریک و دعوت الی اللہ اور عالمی بیوت ہے
جس کے ذریعہ گزشتہ دس سالوں میں پوری دنیا میں
کروڑوں افراد سلسلہ عالیہ میں داخل ہوئے ہیں۔
حضور نے فرمایا:

”فحشی اور مسرت اور عزم اور یقین کے ساتھ
آگے بڑھو تبلیغ کی جو جوت میرے مولیٰ نے میرے
دل میں چھائی ہے اور آج ہزار ہائیوں میں یہ دلی
رہی ہے۔ اس کو بچھنے نہیں دینا۔ اس کو بچھنے نہیں دینا۔
جہیں خدا نے داعیہ دیگا کہ اس قسم اس کو بچھنے
نہیں دیں تم اس مقدس امانت کی حفاظت کرو۔ میں
خدا نے ذوالجلال والاکرام کے نام کی قسم کھا کر کہا
ہوں اگر تم اس شیخ کے امین بنے روگے تو خدا سے
بھی بچھنے نہیں دیگا۔ یہ یوں بلڈر ہوگی اور پھیلے گی۔ اور
پہنچے پندرہ روٹن ہوئی چلی جائے گی اور تمام روٹے
زمین کو گھیر لے گی اور تمام تاریکیوں کو آجالتوں میں
بدل دے گی۔“ (خطبہ جمعہ مارچ ۱۹۸۳ء)

موجودہ دنیا کی
آپ خدا کے فضل سے حضرت مسیح موعودؑ کے
وہ سلامی تھے جن کے ذریعہ دنیا بھر میں احمدیت کے
پیغام کی اشاعت کیلئے قدیم محفوں، دار و بزرگان کی
کب میں پیشگوئیاں موجود تھیں۔ آپ کے دست
مبارک سے مسلم دنیا میں احمدیہ انقلاب کا اجرا
ہوا۔ جس کے ذریعہ دنیا بھر کے مشناتی احمدیت کا
رابطہ جماعت سے مضبوط ہوا۔ تعلیم و تربیت کے
ذریعہ انہماک پانچائے گئے جبکہ اس کے ذریعہ دعوت الی

اللہ کی نئی راہیں کھلیں اور احمدیت کا قیام خلق کی
شاہدہ پر زیادہ تیرنے کا مرکز ہو گیا اور آج جماعت
۵۰۰ ممالک میں مضبوطی سے قائم ہے۔

سیدنا بلال فاضل کی تحریک

حضور کی بابرکت تحریکات میں سے ایک
تحریک سیدنا بلال فاضل کی تحریک ہے حضور نے ۱۳
مارچ ۱۹۸۳ء کو اسیران اور شہداء کے لواحقین کیلئے
سیدنا بلال فاضل کی تحریک چار فرامی میں جماعت
کے افراد نے ایک کتبے کو بنوئے چھ ہر حصہ
اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:

”اللہ جی جماعتوں کی زندگی کی علامت اس بات
میں ہے کہ ان کے قربانی کرنے والوں کو اپنے
پسندیدگان کے حقوق کوئی گزند نہ ہو اور یہ حقیقت
اتنی واضح ہو کہ مکمل کی ہے کہ ہر ایک کے پیش نظر دینی
چاہئے کہ ہم بطور جماعت کے زندہ ہیں اور بطور
جماعت کے ہمارے سب کو اجتماعی حیثیت رکھتے
ہیں۔ اگر کسی جماعت میں یہ یقین پیدا ہو جائے تو
اس کی قربانی کا معیار عام دنیا کی جماعتوں سے
سیکڑوں گنا زیادہ ہو جائے گا۔“

آپ نے سیدنا بلال فاضل میں حصہ لینے والوں
کیلئے فرمایا:

”جو شخص اس میں حصہ لے گا وہ اس بات کو
اعتراف کئے گا کہ مجھے جتنی خدمت کرنی چاہئے تھی اتنی
نہیں کی۔ اس لحاظ سے سب دہم سوچنے کے
بعد میں نے فیصلہ کیا ہے اور آج اس تحریک کا اعلان
کرتا ہوں۔“ (خطبہ جمعہ ۱۳ مارچ ۱۹۸۳ء)

اللہ کے فضل سے اس تحریک کے تحت اب
تک بہت کام ہو چکا ہے اور ہر دور ہے۔
تحریک جدید دفتر چھارم کا آغاز
دفتر لؤل دوم دفتر سوم کے بعد تحریک جدید
کے دفتر چھارم کا آغاز کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

”دفتر سوم پر میں سال گزار چکے ہیں اور اب
وقت آ گیا ہے کہ ہم دفتر چھارم کا اعلان کریں۔
... اس لئے آج اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان اور اس
کی دی ہوئی توفیق کے مطابق دفتر چھارم کا بھی
اعلان کرتا ہوں۔
آئندہ سے جو کچھ تحریک جدید میں شامل
ہوگا۔ وہ دفتر چھارم میں شامل ہوگا۔ باہر کی دنیا میں
خصوصیت کے ساتھ بچوں کو لے کر احمدیوں کو لے کر
باغ ہونے والوں کو اس میں شامل کریں معمولی
قربانی کے ساتھ آپ کو ایک عظیم الشان اعزاز نصیب
ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ۔“
(خطبہ جمعہ ۱۳ مارچ ۱۹۸۵ء، قادیان)

اللہ کے فضل سے اس دفتر چھارم کے تحت اب
جزاؤں لاکھوں جماعت کے افراد داخل ہو چکے ہیں
اور اس کا بخت بھی الحمد للہ بہت بڑھ چکا ہے اور یہ

(68) 2003/23/30

100

(68) 2003/23/30

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمۃ اللہ تعالیٰ انسان دوست کی حیثیت سے

..... ترجمہ ایم خان صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت والی پبلشنگ ناشر اور عامہ بک

ایک فیصل اور ہریانہ و جہاز سے بہت دور لا گیا ہے۔ مگر ساتھیوں میں قدرتی ہوں اس کی یاد دل کے بہت قریب ہے جو اس انسان دوست وجود کو ایک نہ ختم ہونے والی زندگی عطا کرتی ہے۔ دل و دماغ اپنے بہت ہی مہربان آقا کے بارگاہ وجود کو راجع عین پیش کرنے کے لیے اپنے اندر جذبات حسرت کا ایک سیلاب پاتے ہیں جن کو الفاظ سادہ کوئی آسان کام نہیں۔ تاہم خاکسار اپنے لب و آقا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمۃ اللہ تعالیٰ کے جذبہ ہمدردی اور انسان دوستی پر تھپان کرنے کی کوشش کرے گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمۃ اللہ تعالیٰ کو دن دوئی اور ہمدردی خلق و روش میں ملتی تھی۔ آپ دادا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور والد بزرگوار حضرت خلیفۃ المسیح الثانی علیہ السلام و رضی اللہ عنہما کی ہمہ اہمیت زندگی کا آپ کی طبیعت پر ایک گہرا نقش۔ مگر ایک اور جذبہ تھا جس نے آپ کی تربیت سب سے زیادہ محنت کی اور ہر مرحلہ پر آپ کی نمائی فرمائی۔ یہ کوئی اور نہیں بلکہ آپ کی ہمہ اہمیت تھی۔ جن کا ذکر خیر آپ نے ان الفاظ فرمایا:

"آپ فریبوں کی بہت ہمدرد تھیں اور بہت بان و جوش تھیں۔ ہمیشہ انہوں نے مجھے بھی فریبوں نرو و زندوں کی مدد کرنے کی ترغیب دی۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲ فروری ۲۰۰۳ء)

ہمدردی کو اپنے الفاظ سے ایک ہی شئی تھی کہ وہ بڑا ہونے کا عظیم وجود ہے۔ چنانچہ باطنی واقعات کا ذکر کرتے ہوئے صاحبزادہ مظفر احمد صاحب بیان کرتے ہیں:

"حضرت آقا طہر قدس سب سے دلی اور گہرا نہ رکھتے ان خالوں جس ان کی شہید خواہش تھی ان کا بیٹا طاہر بڑا ہو کر اسلام اور احمدیت کے ان پر چلنے والے ستاروں کے جھرمٹ میں ایک ناس تارہ بن کر چلے۔" (ایک روزہ ص ۱۳۸)

حضرت امین طاہر بھی خواہش تھی کہ آپ کے بڑے ڈاکٹر بنیں۔ اس کے سب سے پہلے ہی خواہش ام ہوتی ہے کہ آپ کے ذریعہ حقوق کی خدمت ہمدردی کے کام ہوں سائنسی خواہشات کی تکمیل کے لیے انہوں نے حضور کی اس رنگ میں تربیت کا کہ جہاں آپ کو اپنی اسلامی تعلیم دی گئی آپ پر یہ بات بھی واضح کر دی کہ دوسرے ب کا احترام بھی اتنا ہی ضروری ہے۔ چنانچہ والدین کی اس طبیعت کو یاد کرتے ہوئے آپ

فرماتے ہیں:

"میں تعلیم ہی پر دلی مٹی تھی کہ مگر میں اختلاف کا مطلب مخالفت نہیں۔ بلکہ ہونا یہ چاہیے کہ اختلاف کی صورت میں دیا استداری سے دلائل کی بناء پر اپنا رائے قائم کی جائے اور اس کی تو کسی صورت میں بھی اہانت نہیں دی جاسکتی کہ یہ اختلاف ہماری روزمرہ کی زندگی میں نمایاں گول دے اور ایک دوسرے کے درمیان نفرت کی دہرائیں حاصل کر دے۔" (ایضاً صفحہ ۷۷)

اپنے والدین کی تعلیم تربیت کی وجہ سے ہی تھا طاہر بچپن سے ہی دوسرے کے ساتھ مکمل مل جانے والا اور ہر طرف خوشیاں اور مسرتیں بانٹنے والا تھا۔ لیکن اس ننھے بچے کو بچپن میں ہی ایک ایسا مصداق دیکھنا پڑا جس نے اسے غموں کو برداشت کرنا سکھایا۔ ۱۹۳۳ء کی بات ہے۔ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اپنے بھڑک کے احماتات کے لیے تیار ہی میں مصروف تھے کہ چائیک آپ کی بیاری والدہ مظفر کی علالت کے بعد اپنے مالک حقیقی سے جا ملیں۔ یہ مصداق آپ کے لیے کی پڑاؤ سے کم نہیں تھا جس کو آپ نے اپنے رب کے حضور نہایت مہربانہ و ہمدردی کے ساتھ مرحوم کو دیکر بڑا رشتہ کیا۔ تین ہی سال بعد عظیم ملک کا ساتھ پیش آیا۔ دیکھتے دیکھتے پنجاب کی سرزمین کشت و خون کا میدان بن گئی۔ تاج مصوم لوگوں کو نہایت علانہ طریق پر قتل کیا گیا۔ قسادات کی شدت کے ساتھ ہی قادیان کی مقدس بستی میں ارد گرد کی بستیوں سے ستر ہزار پناہ گزین بچے گئے۔ اس موقع پر صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کو نمایاں خدمات کی توفیق ملی اور انسانیت کے دکھ و درد کو قریب سے دیکھتے اور سمجھنے کا موقع ملا۔

ربوہ میں پانی کے لئے

تقسیم ملک کے بعد جماعت نے ربوہ کو اپنا مرکز بنالیا۔ اس وقت ربوہ میں چھ گھر بن چکے تھے۔ مگر پانی اب تک دھوڑا نہ جاسکا تھا جس کے نتیجے میں شہر کا آباد ہونا ناگہان نظر آتا تھا۔ اس نازک گزری میں جب کہ حوصلوں کے ٹوٹنے کا گھبراہٹ تھا حضرت صاحبزادہ صاحب ہر وقت اپنے ہم عمر بچوں کو حرم اور حویلیہ جاتے تھے۔

ایک رات کی بات ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ عشاء کے نماز کے وقت گھر میں غریب فرماتے تھے کہ بھی لاؤ ڈاکٹر پر کچھ کڑواہٹ کی پیدا ہوئی۔ اور پھر تھوڑی ہی دیر میں ایک نو جوان

کی بیٹی بھی دولہ انگیز اور پر اعتماد اور انسانی دلی کوئی نو جوان بہت خوش الحانی سے لقمہ پڑھ رہا تھا جو کھاس طرح سے تھی:

"ہماری محنت کا ثمر ملے لا ہے۔ کامیابی ہمارا مقدر بن چکی ہے۔ آج ہم سب مل کر، کچھ اور، تھوڑا سا اور ڈور لگائیں۔"

تھم کون کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بہت حیران ہوئے اور فرط مسرت سے بے تاب ہو کر کمرے سے باہر نکل آئے تاکہ کلمہ کو سانی سے سن سکیں۔ کلمہ پڑھ کر فرمایا "اس موقع پر میں ایسی ہی حوصلہ خور اور دل انگیز اور مزہم عظیم کلام کی ضرورت ہے۔" پھر فرمایا "خدا جانے یہ کلمہ کون پڑھ رہا ہے؟" ان کی اہلیہ نے جواب دیا کہ کیا آپ آؤ انہیں پہچانے؟

یہ طاہر احمد ہیں جو کلمہ پڑھ رہے ہیں۔" (ایک روزہ ص ۱۰۴)

نمبر ۱۹۵۸ء میں حضرت امین صاحب الموعود نے آپ کا نام وقف جدید مقرر فرمایا۔ چنانچہ آپ کو اس کے لیے پاکستان اور بنگلہ دیش کی دور افتادہ جماعتوں کے دورے کرنے کی توفیق ملی۔ اسی دوران میں صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ہر ایک فرو جماعت سے مل کر ان کی تکلیفوں اور پریشانیوں کے حال سن کر ان کے غم کھاتے۔ فرض اس دوران آپ کا اظہار جماعت سے ایک بہت ہی قریبی اور ذاتی تعلق قائم ہو گیا جو بعد میں حضور کے دور خلافت میں اور بھی زیادہ عظیم ہو گیا۔

بچپن میں ہی آپ کا ہوش و حسی سے لگا ہوا تھا اور گہرے مطالعہ کے بعد آپ کو اس پر کافی مہارت حاصل ہو گئی تھی۔ اب حضور نے دفتر وقت جدید میں ہی ہوش و حسی کو پختہ کر دیا۔ وہاں مرہیوں کا علاج شروع کر دیا۔ خدا جانے آپ کے ہاتھوں سے کتنے ہی بیماروں اور مرہیوں نے شفا حاصل کی۔ اور پھر خلافت کے بارگاہ ورمیں سے سلسلہ کو دور ہو گیا۔ حضور خود مرہیوں کی طبیعت فرماتے خود غلطیوں میں ان کی تفصیل کے مطابق علاج جوہر فرماتے۔ انہی اے کے قیام کے ساتھ ہی یہ طبیعت بھی عالمی صورت اختیار کر گیا اور سارے عالم نے اس سے فائدہ اٹھایا۔ تاریخ میں جگہ جگہ آپ نے علمی و دینی پر ہوش و حسی کی کلاس شروع فرمائی۔ ہر شہر اور گاؤں میں ان کلاسز کو کچھ کرکٹی دھمکیوں نے اس طریق علاج کو اپنالیا اور آج بھی دینی انسانیت کی بے لوث خدمت میں مشغول ہوئے۔ آج دینی بھروسہ میں قائم تنظیموں کا طاہر ہوش و حسی کا فائدہ اٹھایا۔

کلیک اس کی دلیل ہیں۔ آپ کی ہر بار تعریف "ہوش و حسی میں سن بالکل" ہمیشہ خدمت خلق کی غرض رکھنے والے کو فائدہ پہنچاتی رہی۔

نمبر ۱۹۶۶ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے آپ کو صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکز یہ مقرر فرمایا۔ آپ کے دولہ انگیز اور ممدات میں آپ نے خدام الاحمدیہ میں ایک نمایاں اور انسانی تبدیلی پیدا کر دی۔ اس دوران خدام کے نام تحریر کیے گئے آپ کے پیغام مشعل راہ کی حیثیت رکھتے ہیں جنہیں پڑھ کر دوسرے میں ایک ارتعاش پیدا ہوتا ہے اور دل میں خدمت دین اور خدمت خلق کا جذبہ مزید مضبوط ہو جاتا ہے۔ آپ نے اپنے تین سالہ دور ممدات میں خدمت خلق کے عظیم منصوبے تیار کیے اور پھر جب ان پر عمل درآمد ہوا تو اس کے حیرت انگیز نتائج ملے۔ یہ وہ فائدہ تھا جس کو محض وقت کے نام پر ایمان لانے کی بناء پر طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا جا رہا تھا اور ان کے سوال و اسباب کو ناچار جابردا۔ ایسے نازک دور میں حضور نے ہماری نوجوانوں کو خدمت خلق کے میدان میں اتارنے کی طبیعت کی جس کے نتیجے میں اب تقاضا جذبہ و ملت خدام کو مثالی نمونہ دکھانے کی توفیق ملی۔

۱۹۸۲ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی اپنا تک وفات کے بعد آپ جماعت کے چوتھے خلیفہ منتخب ہوئے۔ حضور نے جماعت کے نام اپنے پہلے پیغام میں ہی حقوق کی خدمت کر کے ان کا دل جیتنے کی تحریک کی اور خاص طور پر لاطین کے مظلوم مسلمانوں کے لیے دعا کی تحریک کی۔ شغف خلقی خلق اللہ کا پہلو جو آپ کی زندگی کا ایک لازمی جز تھا ہمیشہ جماعت احمدیہ کے نام منتخب ہونے کے بعد آپ نے ساری انسانیت کے رکھوں کو یاد دلایا اور جب بھی ملک پر کسی مظلوم انسانیت کو کوئی ظلم واقع ہوتا تو بارے شیع حضور ہمہ اہمیت کی راہنمائی فرماتے۔

۱۹۹۰ء میں جب احمدیہ نے عراق پر حملہ کیا تو پیارے آقا نے اس جنگ کے نتیجے میں پیدا ہونے والے حالات پر نہایت پیسیرت افزا خطبات ارشاد فرما کر انہیں عاقبت کی راہ دکھائی و تشویق۔ جیسا کہ فرمایا "اگر کوئی دل اس سے اترے اور کچھ اور قبول کرے تو اس کا اہم فائدہ ہے کہ کچھ قرائی تعلیم ہے جو میں پیش کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ عالم اسلام کی طرف سے ہماری آنکھیں کھلی کرے اور ہمارے دل کو فرحت نصیب فرمائے اور ہماری تمام بے قراریاں اور گردب و درفراہمنے۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ اگست ۱۹۹۰ء)

مگر ہمیں کہ مسلمانوں نے بھی اس سے فائدہ اٹھایا۔

۱۹۹۲ء میں جب یورپ کے ایک چھوٹے سے ملک یونینیا نے یوگوسلاویہ سے الگ ہو کر خود مملکتی کا اعلان کیا تو حساس ملک سرینا نے انتہائی خطرناک طائفہ طریق پر یونینیا پر حملہ کر کے لاکھوں کی تعداد میں مصیبت اور بینہ مسلحانوں کو قتل کر دیا۔ گاؤں کے گاؤں جلا کر خاکستر کر دیے گئے۔ کیمپوں کو بھیج کر کربوں کی طرح سزا کا طریق پر ذبح کر دیا گیا۔ مصیبت مندوں کی مصیبت زدگی کی گئی۔ ان حالات میں پیارے آقا کو دل مضرب ہو گیا اور ۲۹ اپریل ۱۹۹۳ء کو آپ نے ایک تاریخی خطبہ اور بیان فرمایا اور تمام افراد اور جماعت کے مظلوموں کی امداد کی تحریک فرمائی اور ایک جامع پروگرام جس تحت کے سامنے لکھا کہ جس کی تحت تمام دنیا میں یونینیا کے لوگوں پر وحاشے جانے والے ظلم کو تشہیر کر کے ان کے حق میں آواز اٹھانے کا ارشاد فرمایا۔ آپ نے خاص طور پر یورپ کے مملوئین کو قاضی کر کے فرمایا کہ وہ اپنے اپنے مملوئین میں آئے ہوئے مبینہ مجرم ہیں کی مصیبت زدگان کو پناہ میں اور ان کے مملوئین کو پناہ کی کوشش کریں۔ چنانچہ انتہائی سادہ حالات میں آپ کی خواہش کے مطابق جماعت کی بین الاقوامی رقافتی تنظیم Humanity First کے ذریعہ ان کے لیے خوراک، ادویات اور درگزر مکان بھجوا گیا۔ آقا کے ارشاد کی تعمیل میں ریلیف کمپنوں میں وہ رہے سہے بہرہ اور ناجائز سمجھا جائز کر کے مظلوم یونینیا خاندانوں کے لیے خصوصی مجالس کا انتظام کیا جاتا۔ ایسی مجالس میں غرضیہ شریعت فرماتے اور ان کے بچوں کو فریضہ سے بچنے سے کہتے۔

افریقہ کا دورہ کرتے ہیں تو وہیں بھی ان کی تکلیفوں کو دور کرنے کی کوشش فرماتے ہیں اور ہتھکانہ کا قیام فرماتے ہیں۔ ان کی خدمت کے لیے احمی واکٹر سے اپنی زندگی وقف کرنے کی تحریک کرتے ہیں۔ چنانچہ جب استعویٰ اصولیہ میں خود ساری کا دور آ یا تو حضور نے جماعت کے سامنے ان کی مدد کے لیے بھی تحریک فرمائی۔

جب ایمان میں زلزلہ آیا تو اس موقع پر بھی آپ ان کی مدد کے لیے جماعت سے قربانی کرنے کی تحریک کی۔ جب جنوری ۱۹۹۱ء میں ہندوستان کے تاریخی ستر پر تھیل لائے تو وہیں کی غربت دور ہے کسی کا آپ کے دل پر بہت اثر پڑا۔ چنانچہ وہی میں جب آپ میر کے لیے لے گئے تو آپ کے پیچھے مشکل بکڑے ہوئے غنیمتوں کی ایک تھارہوئی جنہوں نے شاید یا فرار میں انسان کی جلد بچھا تھا۔

اردو کی ۱۹۹۳ء کے خطبہ جمعہ میں جماعت کو انسانیت کے لیے کوشش و جدوجہد کرنے کی تحریک فرماتے ہوئے انسانی انداز کو قائم کرنے اور دینی فروع انسان کی پہلوئیں خدمت میں جمع جانے کی تحریک فرمائی۔ اسی خطبہ میں آپ نے جماعت کو قاضی کے قریبی:-

”اللہ کی محبت کے ساتھ ہی بنی نوع انسان کے حقوق کا تصور پیدا کریں۔ اُن کا پیار دلوں میں پیدا کریں اور قلم و سفا کی کوڑا لیا سے مٹانے کے لیے ہر ممکن کوشش کریں۔“

اپنے آقا کے اس ارشاد کی تعمیل میں جماعت نے والہاتہ لٹیک کہتے ہوئے ساری دنیا میں انسانی حقوق کے لیے آواز بلند کی اور بڑے symposium منعقد کر کے لوگوں میں شعور بیدار کرنے کی کوشش کی۔

تمام دن کے ساتھ ساتھ بھارت میں بھی
 مصیبت زدگان کے لئے آپ کی افراتفر خدشات
 ہیں، سچی، بھار اور ڈیر میں چپ فروق دارا خد
 ہونے کو خودی طور پر وہاں کرلیف کا سامان بھجوانا
 مصیبت زدہ گھوٹکی کی ہانا لحاظ سے وقت دیکھ دو
 کیے۔ حتیٰ کہ سلطان اور بھندوں کے لیے کیا
 کامات بنوا کر دیے۔ ۱۹۹۹ء میں ڈیر میں شدید
 طوفان اور سیلاب کو خودی طور پر وہاں بھیجنا
 گئی اور خدام الاحمرہ کے ڈیر بھڑوں کی
 انسانوں کو کرلیف بھجوانی گئی۔ اس طرح کے لیے
 مرکز قادیان سے محترم سید عزیز احمد صاحب ناظم
 وقف چدید اور جکسار کو بطور فائدہ بخش خدام
 الاحمرہ بھارت بذریعہ ہوائی جہاز ڈیر بھڑا گیا۔

۲۶ جنوری ۱۹۵۷ء کی صبح گجرات کی زمین
میں شدید زلزلہ آگیا جس نے جہاں ایک طرف
چراغوں کو گرا دیے تینہ سالہ لڑکی کو دوسری طرف
لاٹھوں کو گھسیٹ کر کھینچا۔ شہر پرانے کھانے اور
بیشمار کھنڈر بن گئے۔ یہ خبر سن کر گھوٹکی خاں صاحب
ہجران کی طرح صدمت کرنے والا خود چرچہ اٹھا اور
قوی طور پر ان کی ریلیف کے لیے لاکھوں روپے
بھجوائے اور مسلسل پمپاٹ و زماں پائی۔
بھارت کے خدام کو گجرات کے دورانیہ علاقوں
میں لیے عرصہ تک نمایاں خدمات کی تعریف ملی۔ محترم
صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب ناصر اعلیٰ تانپان
نے ازراہ شفقت گجرات ریلیف کمیٹی کے صدر کا رکو
مقرر فرمایا۔ انھوں نے ڈاک لاسٹس۔

ہمارے ملک بھارت میں کشمیر سے کنیا کی درمیانی ایک ایسی جگہ نہیں ہے جو آپ کی داستان خدمتِ مخلص بڑھان خود بیان نہ کرتی ہو۔

حضورِ نبی پاکیزہ زندگی میں شفقت علی خلق اللہ
کا ایک گوشہ رو بھی ہے جس کا تعلق ہی خدمات سے
ہے۔ حضور نے قادیان میں قائم احمدیہ شفا خانہ کو

جدید ہسپتالوں سے آدھ ستر فریو اور اس کی ترقی کے لیے خصوصی قیود فریو۔ ۱۹۹۰ء کے بعد سے اب تک ۳۳۳۸۱ مریضوں کا جان بچ چکا ہے۔ اور آپ کو خصوصی کمال شفقت و محبت سے کادیا کے روتی بھلائی میں جدید امیوی ہسپتال پٹی قیور کے آخری مراحل سے گزر رہا ہے۔ ۲۰۰۰ بیڈوں (beds) کی گنجائش والے اس ہسپتال کو شیخ عبداللہ اعظمی جدید ترین سہولیات سے آراستہ کیا جائے گا اور ہزاروں آخری صاحبان یہاں مریضوں کی تشخیص کریں گے۔

حضورؐ نے اپنے بزرگ محمد حنفیہ کے دوران ہمارے ملک میں تعلیم کے میدان کی طرف بھی خصوصی توجہ فرمائی۔ اس دوران جمعہ پائیز میں، رجب و اشکول اور جمادی الاول ۱۰۲۷ھ تک کئی قافلوں میں اپنا کیا۔ حضرت تعلیم کے تحت صوبہ جوں وغیرہ نکال، آرام، کرار اور یوپی میں متعدد تعلیمی ادارے نہایت اعلیٰ درجہ پر قائم کیے۔ مذہب و ملت چلن کو تقویت سے آراستہ کر رہے ہیں۔ صرف تعمیر ہی نہ ہو کر ان کے پاس ۱۳۵ سال قبل میٹرنگ اسکول جنوں میرا پی کام کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ یوپی، آرام، بجال میں بھی آپ کے دور خلافت میں اسکول جاری کیے گئے جو بغضِ عقائدی متبرک خداوند کی توثیق پارہ ہے۔ ان اسکول کو مرکز سے سالانہ نمونہ روپے روانہ دی جاتی ہے۔ حضورؐ نے ہندستان کے بین دو ہونہر علماء و

حالات کو اعلیٰ تعلیم کے لیے دہلی کی کونگرس بھی روک دینے لگا اور ایک خیر رقم اس غرض کے لیے بطور امداد عطا فرمائی اور صرف ہمارے ملک میں ہی جواکس، تینیس اور بے روزگاری کے نئے کارندوں روپے عطا فرمائے۔ ہر سال جب عید النبیؐ پڑے آتا فرمایا اور سائیکس کویڈن خوشنویں میں شامل کرنے کی ہدایت فرماتے۔ چنانچہ انکو عید کے خطبہ میں جماعت کے لیے یلپی پیغام دیا کہ اپنی خوشنویں میں فرمایا اور سائیکس کویڈن شامل کریں۔ اس غرض سے حضورؐ ہر سال ایک خطیر رقم عید الغفرار عید النبیؐ کے موقع پر ہندوستان سے انھوں کے لیے بھجواتے۔ خود سیکنگز ضرور قندھروں کے لیے خوش اور مسرت کا پیغام لے کر آتے۔

۱۲ فروری ۲۰۰۳ء کو لاہور کے غریب بچپن کی شاہی کی یاد کے لیے اپنی دلی مرحوم کے ذکر کے لیے ان کے نام پر ہی مریم شاہی فنڈ کی تحریک فرمائی۔ صرف ایک ہفتہ میں اس تحریک میں ایک لاکھ پانچ سو تیس باؤس سے زائد رقم وصول ہوئی۔ اور فنڈ کی شکل میں جمع ہو گئی۔ بعض خواتین نے اس فنڈ میں زکوٰۃ بھی پیش کی۔

انقرض کس کا ذکر کیا جائے اور کس کا ذکر چھوڑا جائے۔ کتنے ہی گھر میں جو آج حضور کی شفقت اور

لکھو قدم ہر پلر بھی تم میں
اُس کو دھن نہ یاد ایسا حبیب تھا
حضور: جب خلافت کے منصب پر متمکن
ہوئے تو پاکستان میں جماعت کے خلاف مظالم کا
ایک نیاپ شروع ہو چکا تھا۔ نہ اس میں حضور
کیسے اپنے فرائض کو سرانجام دینا چاہتی نہ تازہ ہوگی
لہذا آپ نے لندن ہجرت کر لی۔ لیکن پاکستان میں
جماعت کی مخالفت بد جتنی چلی گئی۔ بلکہ بد جتناء واذن
و بد تبلیغ کرنا حتیٰ کہ کسی کو سلاہ کرنا بھی احمدیوں کے
بے تحاشیانہ برزوم پر رد و جاچکا تھا۔ چاہے حکومت نے
"دفاع اسلام" کے نام پر "مقصود جموں کو نیلوں
مروا" کا شروع کر دیا۔ پیارے آقا کا دل اپنے
پیادوں کی حالت دیکھ کر بھی آپ نے آپ کی طرف سے
بھین ہو گیا اور حضور نے اپنی کئی رائیں اس خط اب
اور بے چینی میں ان امیران و مومن کی خاطر
رعاد اور انتہا کس میں گزار دیں۔ جب بھی کوئی
خوشی کا سلسلہ آتا آپ کو گیمبر آواز میں ان اسیران
مومن کی خاطر دعاؤں کی خصوصی تحریک فرماتے۔ سر
مصدقہ ان امیران کے بارے میں کہتے تھے حضور آپ نے
قلبی کیفیتیں بھر پور معنی کرتے ہیں کہ کس
طرف آپ کا دل اپنے پیادوں کو خدا میں دیکھ کر فخر
سے جھلکا تھا اور یوں محسوس ہوتا تھا کہ وہ آپ
نے بھی اپنے آپ کو ان کے ساتھ مسلسل میں قید
کریا ہے۔

مفتونو سیر دوسوئی محب می کسے صاحب کو
 اپنے ایک کاغذ پر ۱۵ جون ۱۹۹۴ء میں لکھا ہے
 قادیانہ نہت کا عہداریوں کرتے ہیں
 ”آپ کو صرف یہ بتانے کے لیے یہ حرف لکھ
 رہا ہوں کہ آپ کے دو پوچھ میں آپ میں اب بھی مجھے
 ایسا یقین کہ آپ بات آتے ہوں۔ چار ہفتہ
 الودیعہ پر ہے۔ گھر کو آنا دعا سے بھرا دل تھیل کر
 بھاگے گا۔ میرے بھائی کے ساتھ میرے بھائی کے ساتھ
 میری بیوی کی رہائی دکھا کر اس میں غم سے رہائی
 بخش جس نے مجھے بھائی بنا رکھا ہے اور جس کی
 آزادی کی خوشی میں کچھ ہوتا ہے کہ یہ آزادی
 چرچہ کو دے سکتی ہے۔“

۳ دسمبر ۱۹۸۸ء کو کیے گئے ایک خط میں
تحریر فرماتے ہیں

”ہمارا کہیں اور تہا۔۔۔ سے میرا تہیوں نہ
 لکھے کا ارادہ کیا مگر خود جات کے سارے کچھ پیش
 نہیں کی۔ اللہ کی تقدیر اسلام کے لیے تو کئی خاطر
 ہم سے جو قربانی لیا جاتی ہے ہم حاضر ہیں، وہی
 ہے جو ہمیں امت و دربر اور ثبات قدم بھی عطا
 فرمائے گا۔ لیکن میرا دل، دل ہی تو ہے۔۔۔ سنگ و
 خشت۔۔۔ اپنے پیارے کا ذکر میرے لیے ناقابل

بقیہ صفحہ (73) ہمہ حاضر، میں۔

حضور رحمہ اللہ کے ذاتی خادم
بشیر احمد کے تاثرات

اور آہستہ آہستہ صبر اول لگ گیا۔

میں نے اپنے والدین سے اس بارے میں اس قدر بات کی کہ وہ بھی میری بات کو سنا کر اس کی طرف سے اس کی تائید کی۔ اس کے بعد میں نے اپنے والدین سے اس بارے میں اس قدر بات کی کہ وہ بھی میری بات کو سنا کر اس کی طرف سے اس کی تائید کی۔ اس کے بعد میں نے اپنے والدین سے اس بارے میں اس قدر بات کی کہ وہ بھی میری بات کو سنا کر اس کی طرف سے اس کی تائید کی۔

ہرے ایک ایسا جوتہ جس کی قیمت کے مالک کے لئے "خطرہ اتع" کے لئے ایک جھٹکا سا پہاڑ ہے۔
 سرکاری کے موسم میں جب وہ بلف کی طرح
 تھے جے جے پڑنے سے مٹا کر جسم سے
 ہیں۔ ہر ایک دوست ان سے غور و خواہش
 چھوڑ دیا اور یہ بھی اپنے ساتھ لا گیا وہ
 کی یہ ساقی گھر سے ہم دروں مکمل کے
 سے تھے چپ کر "خ" نکلے پہلی کے
 تے۔ دروازہ فتح سے کر دئی گریک دن
 حضور نے حضرت سید محمد عامر کے ساتھ
 ہو کر ملایا۔ بیپ لایا نہ تھے۔ پچھلے سال
 کے لئے پلا کر نہ تھے جس سے مکمل کے لئے
 مکمل کے لئے کر دیا گیا کہ اس طرح سے
 ہوں سے مکمل کے لئے۔ ہر گز نہ تھے
 لئے۔ اور ہر حال کر تے ہر گز نہ تھے
 پچھلے وقت کے پاس میں تھے کیلئے میں
 میں تھے جس میں جوں چلی ضرورت کی کہیں
 سامان سے چھپا کر کر دیا گیا کہیں۔ خدا کا
 آخر حضور کا کائنات تھا۔ مجھے اس حال
 کیا کہ کیا کیا نہ تھے۔ جس میں کیا کیا
 ہو کر جس مکمل کے لئے کیا کیا گیا میں دن
 اور اس کے لئے کر دیا گیا کہ میں تھے۔
 دے دے پہلی میں دن لئے اور اچھا
 میں فرما کر تے تھے کہ جو کہ تم کہیں
 میں کیا کیا کر تے کہ تھے۔ اس واسطے
 صرف میں ہی کیا گیا کہ میں تھے
 تھے۔ اور جس کے لئے کیا گیا کہ میں تھے

[illegible][illegible]

کرم پتھر جو صاحب حضور کے ہل آنے
اور آپ کے ساتھ گزرے ہوئے واقعات کا ذکر کرتے
ہوئے لکھے ہیں:

[illegible]

کیا وہ OK ہے اور مناسب بخش ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

حضور کی توجہ اور دعاؤں سے سب سے
 تعلیم الاسلام اسلامی اسکول سے میرے اور تعلیم الاسلام کالج کے جو
 سہیلیے ایک لکڑی کے گھر کے پانچویں طبقہ پر تھے۔ وہ
 دورانِ کالج کچھ عیسائی شرور کی، شائد چنچل کا شوق بھی
 ہو گیا ہوگا۔ سڑک کے کنارے کوہِ طارق شاہ صاحب جو
 جی میں اس وقت انہیں صاحب مرحوم کے بیٹے جی سے میرے شوق کی
 کچھیں تھیں، صاحب مرحوم مدد فرمائی، میرے کمر میں سیدنا خالد
 صاحب نے بے محنت کمر لیا، جس کے نتیجے میں میرے انگلیں
 سب تھک اٹنے لگیں۔ آخر کار، خاکسار نے پنجاب کالج
 لاہور کے شاہد چنچل کو بھی روک کر کمرشٹن پٹی نکالیں
 اور لاہور کے شاہد چنچل کے کمرے کے قریب کمرے کے
 قریب سے آواز آ رہی تھی کہ صاحب مرحوم نے یہاں بھی دعاؤں
 کی تھیں۔ حضور کی تعلیم و تربیت، شہادتِ مہمانی، دعاؤں
 اور توجہات کا نتیجہ تھا جو مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے انحراف
 سے بچا رہا۔

عزیز سیدائیم صاحبہ کی شفقت

[illegible]

نماز سے محبت

[illegible][illegible][illegible][illegible]

شکار

بہارِ کائنات آپ 22 ہجرت کی بدولت سے ایک

سبھی نے کسی ایک دروازے کے بعد حضرت یحیٰیؑ

خلافت سے نکل حضور و مہذابہ اپنی رعیتوں پر

SECRET

”راہِ حوالہ کے اسیروں کے خطوط میرے دل

عزیزوں کے لیے دل کی لہریں سے دعا ہے
ابن ماجہ کا طرف سے کوئی مزید صدمہ

سرگوشیوں کے ریس گھولتا رہے۔" (۶ جنوری ۱۹۸۸ء)

مکرمی صبر سے کام لو، مہمیر! آفتِ فلسفہ و چرخِ جہان

ہفت روزہ کے اخبار کو اس وقت قریب

مذہبیت کرتے ہیں اور اس کا یہی خود گمراہی فرماتے۔
۱۱۷۔ نظام

اسی طرح کے ہر سے تحریری عمل مجھے بھیانا کہ تم اپنی

غریب سے ہمدردی

ہمارے کھاد کے گورام میں عکریف لائے ہوئے

صاحب نے میرے والد صاحب سے پیچھا کیا
میرے والد صاحب نے قصداً قاتل

ہمیں صائب کو میرے بچے کرشمہ میں لے کر

نے انتہائی شفقت سے خاکسار کو بھی دے دیا

ایک اور طرح کے دوران جب خاکسار ہی کا ہے

خاکسار اس طاقت کے دوران بیماریاں جنب طاقت کم
کے لئے معالجہ کے لئے اور بحال رکھنے کے لئے

ہرگز نہ کر عرض کی کہ حضور یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ آپ ہرگز نہ

اس میں سے ایک کھیت خود بچا اور باہر دو لپ اور لپ

حضورِ اہلِ کعبہ کے پاس ایک خواہشور تھوڑی سی جڑی بوٹی

سب خطرات ہم نے کر لیے لیکن اصل چیز یہ ہے کہ ہم ان خطرات

یہی ہے اور اگر

کے اور تعاون کرنے والوں کے شکر گزار ہیں۔ اللہ تعالیٰ

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax: (0091) 01872-220757
Tel Fax: (0091) 01872-221702
Tel: (0091) 01872-220814

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO RN 81/57

The Weekly **BADR** Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab (INDIA)

Vol - 52 Tuesday,

23/30 Dec 2003

Issue No. 61-62

Subscription

Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40 U.S\$
40 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S\$

میں شرکت کرنے کے بعد غیرت والی بیچ کے
جس۔ آپ نے خواب کی حمد و تحسین کی ہے۔ اللہ نے
انہیں جس جلد میں خطاب کا اعزاز بخشا ہے۔ الحمد للہ
شم الحمد للہ اللہ تعالیٰ انہیں جو دوارک سے
حضور اقدس نے اپنے دست مبارک سے خدا
پر وحی فرمائی۔

سیدنا حضرت صالحؑ کو دیکھ کر یہ پیارے الفاظ
یاد آ رہے ہیں کہ
"خدا اپنے کزور بندوں کا ہاتھ بڑھ کر ان سے
کام لیتا ہے عزت بندے کی ہوتی ہے اور محنت خدا
کی ہوتی ہے۔"

اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے آقا حضرت سیدنا
خلیفۃ المسیح الرابعی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے درجہ بہت
بہت بلند فرمائے۔ جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ
مقام عطا فرمائے اور حضور کے نبیوں و رسل سے
دنیا و آخرت زیادہ سے زیادہ شریف ہوتی رہے۔ آمین

انہیں ملے۔ مختلف ممالک کے لوگ موجود تھے
ساری دنیا نے MTA کے ذریعہ جلد کی کارروائی کو
دیکھا اور تقاریر کو سنا۔ بھلائی تعالیٰ خاکسار کی تقریر
ساری دنیا میں اسی طرح کی۔ اس کے ذریعہ تبلیغ کا سٹ
کی گئی۔ جب میں گھر آیا تو میری بیٹی منصورہ اور
میرے بیٹے خالد احمد نے بھی سرت سے اسی رائے
کا اظہار کیا اور دوسرے صاحب نے بھی اتفاق کیا جی
منصورہ نے کہا کہ اب اگر آئندہ کسی جگہ سے خواہ کتنا
بھی بڑا اعزاز آپ کو ملے تو وہ اس اعزاز سے کم
ہوگا۔ کیونکہ حضور اقدسؐ سے بڑا دنیا میں کوئی نہیں
ہے۔ الحمد للہ الحمد للہ۔

خاکسار نے خط لکھ کر حضور اقدس سے اپنے
خیالات کا اظہار کیا تو حضور اقدس نے اپنے گھر
تقریباً 3457/17/9/94 میں تحریر فرمایا۔
پیارے عزیز میرا صاحب محمد۔ دین صاحب انڈیا
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
آپ کا خط ملا الحمد للہ کہ آپ جلد سالانہ کے

خاکسار نے حضور اقدسؐ کو اپنی خوشی سے
اطلاع دی اور یہ رائے ظاہر کی کہ انہوں نے اس
اعزاز کے ذریعہ حضور اقدسؐ کی روئے پر فرمایا۔
حضور خوش ہوئے لیکن حضور نے یہ جواب دیا کہ
میرے خواب کی اس وقت تعبیر نہ کریں۔ میں نے جو
خواب میں دیکھا وہ انہیں ملے گا۔ حضور ہوتا ہے۔
۱۹۹۳ء میں جلسہ سالانہ میں چاند
گرہن سورج گرہن کے نشان پر تقریر کرنے کے بعد
والہی کے سر میں خاکسار کو خیال آیا کہ پیارے
حضور اقدسؐ نے خاکسار کے بارہ میں فرمایا دیکھا
خداوند دیکھا اب پرکھی ہوگی یہ کیونکہ آپ کے کاہل

(39)
حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی کی ایک مشہور روایت
حضرت صاحبزادہ احمد صاحب مدظلہ
اللہ تعالیٰ کے ذریعہ خاکسار کو معلوم ہوا کہ حضور اقدسؐ
نے خلیفہ بننے کے بعد غالباً ۱۹۸۳ء میں مدینہ میں
دیکھا کہ خاکسار کو اعزاز ملا ہے۔ الحمد للہ بھلائی تعالیٰ
اس کے بعد ۱۹۸۵ء میں خاکسار کو وہی میں ایک
تمغہ انعام دیا گیا بنام
Meghnad Saha Award
For Theoretical Sciences for
the Year 1981

انہیں ایک کے بعد دوسرا طاقت ور سلطان حاصل کیا
گیا پھر خدا تعالیٰ نے آپ ہی کی دعاؤں اور توجہ کی
بدولت جماعت کو اینٹ لاک سسٹم سے وسیعیت میں
داخل کر دیا جس سے ہمارے پروگرام جہاں ساری
دنیا میں پہلے وہاں نہایت ہی مختصر اور عمدہ ہو گئے۔
الحمد للہ۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس وقت MTA کا
پچھلے دنیا کے کسی بھی چینل سے پیچھے نہیں اس پر
ترجمہ قرآن کریم کے علاوہ احادیث نبویؐ اور
ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درس
جاری ہیں اس کے علاوہ بچوں کے پروگرام انگریزی
ملاقات اردو ملاقات و ہندی چٹک گاں اردو گاں
بچوں کی گاں تقاریر العرب۔ ترجمہ القرآن گاں
ایسے پروگرام ہیں جن کیلئے حضورؐ نے جہاں گئے
صرف کئے پھر آپ کا سوال و جواب کا پروگرام اپنے
انداز کی جادویت دیکھنا تھا کہ کوئی ایک بار دیکھ لے
پھر آپ کا ایک پروگرام بھی میں نہیں ہونے دیتا
تھا۔ ان کے علاوہ جرمن ملاقات، فرنیچ ملاقات،
ہنگر ملاقات، بچہ ملاقات، اطفال ملاقات و عقب
نو ملاقات یہ سب پروگرام بھی آپ ہی کی دین ہیں۔
یہ سب پروگرام آپ کے پاس میں بالکل اچھے ہیں۔
میں اس موقع پر کہن کا قانون کا ذکر کروں مجھ میں
نہیں MTA پر جاری ہونے والے پروگراموں
کا ایک ایک آپ ہی کے وجود پر جو ہے بجا ہوا
ہے۔ جب تک یہ نظام جاری رہے گا دنیا آپ کے
اس کارنامہ عظیم کو ہمیشہ ہی تحسین کی نگاہوں سے
دیکھی رہے گی حضور کی طاعت کے خوف سے اسی
پر اکتفا کرتے ہوئے قارئین سے درخواست کرتا
ہوں کہ وہ اس نیت عظمیٰ سے ہمراہ فائدہ حاصل
کریں۔

(33)
خاکسار سوچتا کہ شاید میں حضور کی خدمت میں
معاہدہ پیش نہیں کر سکا۔ لیکن یہ ایک اہل حقیقت
تھی کہ شاہد ہر اہل ہدایت جو بظاہر غیر متعلق تھے بعد
میں وہی مکمل طور پر اس معاملے میں موزوں و معقول
اور مناسب تھے یہ ایک ایسی اہلی تعریف تھی جس کے
مجموعہ میں گواہ ہیں۔
جب MTA کا آغاز ہوا اس وقت قادیان
میں کوئی مسلمان نہ تھا کسی سے کبیرہ نیک اور عام
VCR حاصل کر کے MTA کیلئے پروگرام بنانے
شروع کئے۔ اس وقت MTA کا نظام محترم ناصر
صاحب دعوت تبلیغ کے تحت تھا۔
آپ نے ایک کینیڈی ٹیلی ویژن دی جس کے
تختہ میں کرم صدیقی اشراف علی صاحب مقرر ہوئے
اس وقت آپ نے کرم ملک میر احمد صاحب، کرم
نصیر احمد صاحب حافظ آبادی کرم میر احمد صاحب
قادیان سب کا نام لیا تو مجھے نہیں ان کے ساتھ مل کر
کام شروع کیا بعدہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور انور
رحمۃ اللہ کی طرف سے ضرورت کا سامان مہیا ہوا اور
MTA کے نظام میں آسانی آئی۔
پھر ہندوستان کی غربت، ہمارے کیلئے یہ ممکن
ہی نہ تھا کہ وہ ہزاروں روپے خرچ کر کے ڈسٹریوٹ
ریسیوروں کا انتظام کر سکتے۔ معاملہ حضور انور رحمۃ اللہ
کی خدمت میں پیش ہونے پر آپ نے ازراہ
شفقت لاکھوں روپے مجھے جنت کی حضور کی عطایت
فرمائی جس سے ہندوستان میں خدا تعالیٰ کے فضل
سے MTA کا نظام شہر اور گاؤں گاؤں تک پھیل
گیا۔ اس طرح پہلے جس سہولت کے ذریعہ
ہمارے پروگرام دکھائے جاتے تھے اس سے
پروگرام حاف رکھائی نہ دیتے تھے اس طرف بھی
پیارے آقا نے کارکنان MTA کو توجہ دلائی اور

دینے والا ہے۔ (نویں کتبہ کی حین) "اور بھلا
برے میں تیرے کرانے کی کوئی بھی فرقان ہے"
"اے احمد! پہل پہل چپ چپ سے تو اپنی اعلیٰ صلب کے
پاس چل کر جا اور نرم زبان سے پائو سے سرت کے
ہونٹوں سے پلوں کو کھٹ کر حاصل کر، یہ میرے لئے
تیک ٹھکان ہے"

(اقرہ ۲۰۲۰ء ص ۱۲۷ نمبر ۱۱۱)
چنانچہ حضور انور کی قیادت میں مرکز قادیان کے
داعیان اہل اللہ نے قادیان سے باہر قدم رکھے۔ خدا
تعالیٰ نے اپنی برکت بخشی کہ ۱۹۹۱ء کے مزدور چین
کے سالوں میں ہندوستان ہزاروں لاکھوں نو مسلمین
اجنب نے ہندوستان کو شرافت سے دعوتی مائدہ
میں لایا۔ چنانچہ ۱۹۹۱ء سے عالمی بیت کے مناظر
کے بعد ہندوستان پر ایک کادھی منظر دکھائی دیا کرتا تھا
۔ جو درویشوں کی پریم و تحسین دیکھنے کی عادی ہو چکی
تھیں۔ لیکن اخبار بدر ۲ فروری ۱۹۹۲ء میں پڑا
مضمون شائع ہوا چکا تھا کہ "جو زندہ ہیں گے وہ انشا
اللہ تعالیٰ جماعت کی ترقی (انتخاب ۱۹۹۱) کو دیکھ
لیں گے"

اب درویشان قادیان کی کثرت و تحسین شکر کے سونڈ
سے تم قادیان کے گلی، کوچوں کو چاہا شان احمد سے
مارا سال حضور بخشنی رہتی ہیں۔ آجکل کے کام میں
وہ ہزار سے زیادہ مبلغین و مصلحین زبیر ہیں۔ اور
سیکڑوں دین کے مطابق رہنے کے پلوں کو کتب کرنے
میں مصروف و کار ہیں۔

اے خدا! حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی کی تحریک داعی الی
اللہ سدا بہر شریعت میں چل رہی ہے۔ ع
تاہد و شریعت میں رہتا رہے اور تمام
☆☆☆

(66)
خالی دماغ نے حضور انور کی دعاؤں کے عقلی قوت
و سکون بخشنے قدرت کا یہ اصول ہے کہ خدا امور رفیعہ کو
انسانی ذہنی قابلیت اور حقیقت کے مطابق عطا فرماتا
ہے۔ دیگر درویشان کا حال اس سے نہیں زیادہ عمدہ
ہے۔ خلیفۃ المسیح الرابعی کے احسانات کا یہ شرعہ نکلا
کر۔ ع

"ہرگز میرا مرض ہوا کا کھار ہے"

جماعتی ترقی کی ایک جھلک ::

قادیان کے جلسہ سالانہ ۱۹۹۲ء میں جلسہ کی حاضری
صرف تین سو چوبیس درویشان پر مشتمل تھی۔ جلسہ سالانہ
کے بعد ہندوستان پر ایک کادھی منظر دکھائی دیا کرتا تھا
۔ جو درویشوں کی پریم و تحسین دیکھنے کی عادی ہو چکی
تھیں۔ لیکن اخبار بدر ۲ فروری ۱۹۹۲ء میں پڑا
مضمون شائع ہوا چکا تھا کہ "جو زندہ ہیں گے وہ انشا
اللہ تعالیٰ جماعت کی ترقی (انتخاب ۱۹۹۱) کو دیکھ
لیں گے"

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی نے ۱۹۹۱ء سے پہلے تحریک
"داعی الی اللہ" کے تحت جماعت کو کھول دینے میں چل
پھر اسلام کے گدے رہنے پر سبھی کے معاذی کرنے
کا حکم فرمایا۔ جیسا کہ یہ مقدس میں بطور پیشگوئی بیان
ہوا تھا کہ۔

"اے تعریف کرنے والے (اللہ) اور لوگوں کے
پاس چل کر جا۔ اور اپنی زبان سے اپنے سدا بہر شریعت
طیبہ کے بارہ میں تاجہ کاٹنے جانے پر بھی (بار
بار) پکارا ہو جائے اور موعودہ گدے رکھے اور پہلے چل